

ما قیامت حیرت انگیز

امام عظیم امام ابو حنیفہ

..... تالیف

عبد اللہ القیوم حقانی

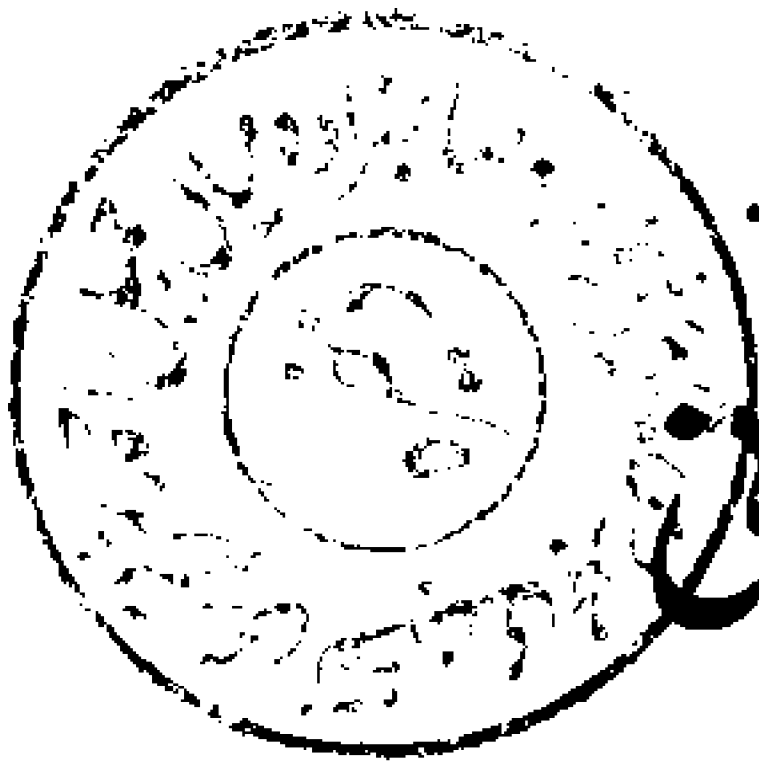
ترجمہ فارسی
مولانا پائندہ محمد زعیم بدخشان

القاسم ایڈمی • جامعہ ابو ہریرہ

خالق آباد • ضلع نوشہرہ • سرحد - پاکستان



عظم امام ابو حنیفہؒ



.... تالیف

عبد اللہ القیوم حقانی

ترجمہ فارسی

مولانا پائندہ محمد زعیم بدخشان

القاسم اکیڈمی • جامعہ ابوالحسن علیہ السلام

خالق آباد • ضلع نوشہرہ • سرحد - پاکستان

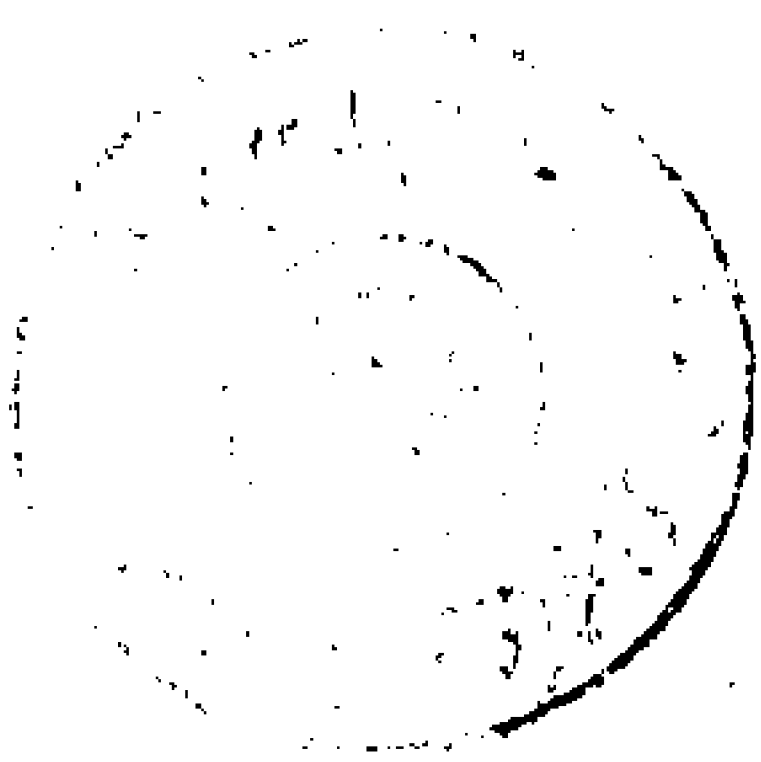
جملہ حقوق طبع و در حق مصنف محفوظ است

مشخصات کتاب 81615

نام کتاب	واقعات حیرت انگیز امام اعظم ابوحنیفہؒ
مؤلف	مولانا عبدالقیوم حقانی، مدیر جامعہ ابوہریرہ
مترجم	پائندہ محمد زعیم بدخشان، سابق استاذ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
کاتب	سید رسول شاہ بخاری حضرت کیلیا نوالہ گوجرانوالہ
ضخامت	۱۶۸ صفحات
بارچہ ارم	ماہ جوزا ۱۳۸۵ھ ش / جمادی الاولیٰ ۱۴۲۷ھ ق
ناشر	القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ، سرحد، پاکستان

آدرس دریافت کتاب -

- ☆ مولانا سید محمد حقانی مدرس جامعہ ابوہریرہ خالق آباد ضلع نوشہرہ Mob:0333-9158477
- ☆ حافظ کتب خانہ رحیمہ کتب خانہ علمیہ کتب خانہ جی ٹی روڈ اکوڑہ خٹک، ضلع نوشہرہ
- ☆ کتب خانہ رشیدیہ چارسدہ
- ☆ مکتبہ حنفیہ سوات
- ☆ مہمند کتب خانہ جلال آباد، افغانستان
- ☆ کتاب فروشی قدرت اللہ نزد مسجد میل خشتی کابل، افغانستان
- ☆ کتاب فروشی محمد میرولیس " " " کابل، افغانستان
- ☆ کتاب فروشی حاجی عبدالقیوم مزار شریف، افغانستان
- ☆ یعقوبی کتب خانہ قندوز، افغانستان
- ☆ ہم چنان در ہر کتب خانہ شہر پشاور



بسم الله الرحمن الرحيم

فہرست مضامین

نمبر شمارہ	مضمون	صفحہ	نمبر شمارہ	مضمون	صفحہ
۱	غرض مترجم	۱۱	۱۳	عالم فقہی - زاہر عابد	۲۹
۲	افتتاحیہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق	۱۳	۱۴	یک فقہی و ہزار عابد	"
۳	پیش گفتار مولانا سمیع الحق صاحب	۱۵	۱۵	دعای نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہ	"
۴	تاثرات - زاہد الحسینی صاحب	۱۷		فقہاء و علماء	
۵	حرف آغاز	۱۹	۱۶	در علماء بہتر کہ است	"
۶	مراد از اولی الامر فقہا است	۲۶	۱۷	علم فقہ ستون دین است	۳۰
۷	دو طریقہ تبلیغ	۲۷	۱۸	برکات اشتغال در علم فقہ	"
۸	مقام و اطاعت فقہار	"	۱۹	بہترین عبادت فقہ است	"
۹	تشریح لفظ فقہ و دو قسم علم	"	۲۰	امرار و فقہار	"
۱۰	مراد از حکمت علم فقہ است	۲۸	۲۱	نصیحت مخلصانہ امام محمد	۳۱
۱۱	نشانی انتخاب و عنایت اللہ	"	۲۲	کمال فقہی قابل صد افتخار	"
۱۲	ترجیح علم فقہ در مجلس ذکر	"	۲۳	تمثیل دل چسپ	۳۲

نمبر شمارہ	مضمون	صفحہ	نمبر شمارہ	مضمون	صفحہ
۲۴	جامعیت و آفاقیت فقہ حنفی	۳۲	۴۰	ترک سایہ و قبول آفتاب	۴۵
۲۵	تجویز امیر شکیب ارسلان	"	۴۱	حفاظت نظر	"
۲۶	تجویز انسائیکلو پیڈیا آف اسلام	۳۳	۴۲	ابو حنیفہ شخص عقیقہ و پاکیزہ	"
۲۷	ای صاحب عقل صفا	۳۴		کردار	
	باب اول		۴۳	خشیت و تقویٰ	۴۶
	مختصر حالات زندگی امام اعظمؒ	۳۵	۴۴	عمل بہ حدیث نبویؐ در تحائف	"
۲۸	جوہر نظر و قابلیت امام شعبیؒ	۳۶	۴۵	وہدایا	
۲۹	انتخاب علم فقہ از علوم مروجہ عصر	۳۷		تحمل و وقار عالمانہ و عمل بہ مقتضای	"
۳۰	لذت علم و ہدایت غیبی	۳۸	۴۶	حدیث	
۳۱	نگاہ بہ شفقت امام حادؒ	"		احیاء سنت رسولؐ انتہار ریاضت	۴۷
۳۲	انتخاب جانشین امام حادؒ	۳۹	۴۷	و مجاہدہ - -	
۳۳	اشارات غیبی بہ خدمت و اشاعت دین	۴۰	۴۸	نصیحت بہ عمل سنت رسولؐ	۴۸
۳۴	ریاضت و مجاہدہ ذوق عبادت و تلاوت	"		باب دوم	
۳۵	معمول ہمیشہ قیام الیل و تدریس علم	۴۲	۴۸	رزقیدن ابو حنیفہ بہ شنیدن نام اللہ	۴۹
۳۶	این است ہمان ابو حنیفہ کہ شب خواب نمی کند	۴۳	۴۹	ضرورت عمل مع حصول علم	"
۳۷	امام ابو حنیفہ صاحب ستون شریعت بود	"	۵۰	مشاجرات صحابہؓ و مسلک ابو حنیفہؒ	۵۰
۳۸	تقدیر ابو حنیفہ اسلام مجوسی	۴۴	۵۱	علقہ بہتر است یا اسود رہ	"
			۵۲	حضرت ابو بکرؓ پہلوان است یا علیؓ	"
			۵۳	اجتناب از غیبت و اداء کفارہ	۵۱
				واجتناب	
				حفاظت زبان	"

نمبر شمارہ	مضمون	صفحہ	نمبر شمارہ	مضمون	صفحہ
۵۲	مناجات امام ابو حنیفہؒ	۵۲	۷۱	انہار افسوس بہ فقدان مروت	۶۰
۵۵	در مسائل شکل توبہ و استغفار	۵۲		و ہمدردی	
۵۶	ماکیہ جنت کجا	"	۷۲	تمام قرض ابراہیم را تنہا ادا میکنم	"
۵۷	سقوط العالم سقوط العالم	"	۷۳	این ہیمنہ زاویہ دروازہ برای	"
۵۸	الہدیان قلب افادہ و استفادہ	۵۴		شماست	
۵۹	عبرت پذیری	"	۷۴	قناعت توکل و استعناء	۶۲
۶۰	امام صاحب در خلوت و بیرون و	"	۷۵	در بیست دینار و دجورہ کالا و یک	"
	یکساں بود	"		دینار نقد	
۶۱	صد مرتبہ دیدار خدا و دعائجات	"	۷۶	یک مثال اطاعت حکم و امانت..	"
۶۲	وظیفہ	۵۵	۷۷	صدقہ سی ہزار دینار	۶۴
۶۳	دعای مستجاب الدعوت شدن	"	۷۸	تحفہ و سوغات امام ابو حنیفہؒ	"
۶۴	اہتمام شکر و امتنان	"	۷۹	خدمت بہ علما و مشائخ و طلباء و	۶۵
۶۵	ترجمہ اشعار امام صاحب...	۵۶		محدثین	
	باب سوم		۸۰	کیکہ و چار مصیبت می شد	"
۶۶	اجتناب از خوردن مشتبہ	۵۷		امام صاحب....	
۶۷	دو شعر پندیدہ امام ابو حنیفہؒ	۵۸	۸۱	تأدیت زیادتی ماہانہ مصرف	۶۶
۶۸	جواب حاسدین	"		حسن....	
۶۹	حق گوئی یحیی بن معین	۵۹	۸۲	سخاوت و ایشار و احترام قرآن	"
۷۰	تحفہ یک ہزار بخت و تقسیم	"	۸۳	تجارت و بیع ابو حنیفہؒ	۶۷
	آن		۸۴	نظام بانک داری اسلامی عالی	۶۹
				از سود و ربا	

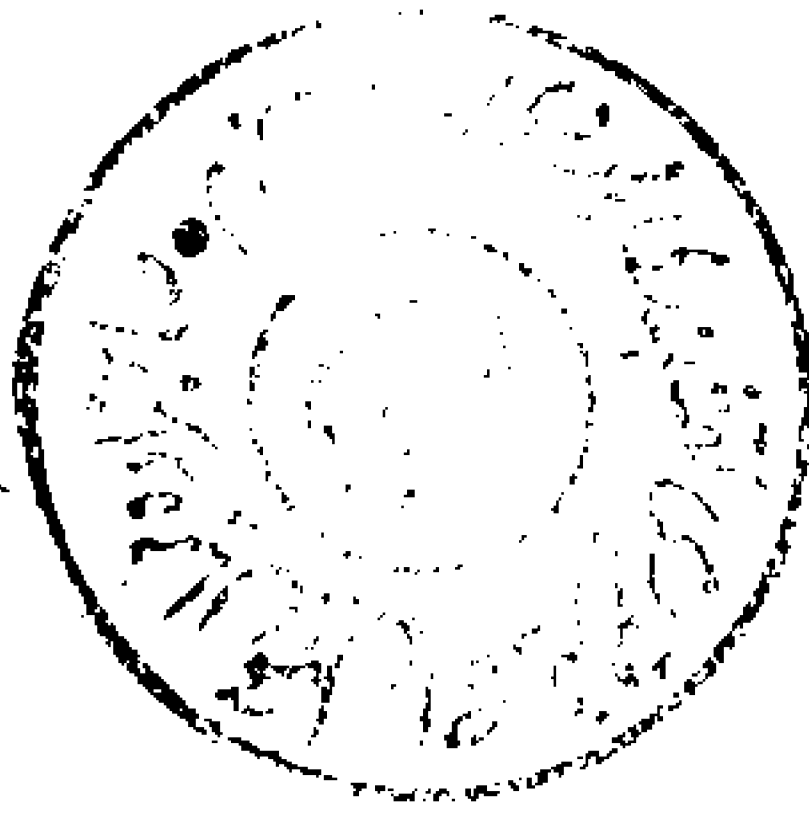
نمبر شمارہ	مضمون	صفحہ	نمبر شمارہ	مضمون	صفحہ
۸۵	حفاظت امانت و احتیاط ابو حنیفہؒ	۶۹	۱۰۲	سفارش یک زنی در دہ بار منصور	۸۰
۸۶	تمام شب بیاد تو چشم ندیدہ خواہ را	۷۰	۱۰۳	در پاسخ دشنام طرزی تبلیغ	۸۱
۸۷	اہی عاقبت ما را بہ خیر کن	۷۱	۱۰۴	صبر و تحمل بی پایان	۸۲
۸۸	مرگ چہ وقت می آید	"	۱۰۵	انتہار صبر و تحمل	"
۸۹	گفتگوی ابو حنیفہ سکوت طوسی	"	۱۰۶	ادب استاد	۸۳
۹۰	احتیاط در فتویٰ	۷۲	۱۰۷	کیستہ ہزار در ہی	"
۹۱	رافضی توبہ کرد	۷۳	۱۰۸	خاکساری امام ابو حنیفہؒ	"
۹۲	یک واقعہ بر باری و فکر آخرت	۷۴	۱۰۹	امام اعظم و حوال آورد	۸۴
۹۳	انکار از منصب قضا و قصہ دلچسپ	"	۱۱۰	بہ برکت امام صاحب یک مظلوم	۸۵
۹۴	التجاء و دعا بر بدر گاہ صمدیت	۷۶		از مرگ خلاص شد	
۹۵	گریہ از ترس خدا	"	۱۱۱	صدر پیہ بہ مقابل پنجصد	۸۶
۹۶	بی اندازہ گریہ و بیکار	"	۱۱۲	غسل بلا طلاق	"
	باب چہارم		۱۱۳	بہ قیاس ابو حنیفہؒ مال مسروقہ	"
۹۷	تصویر اجمالی اخلاق و محاسن امام اعظمؒ	۷۷	۱۱۴	پیدا شد	
۹۸	از حسن سلوک امام ابو حنیفہؒ....	۷۸	۱۱۵	عروسی مرد غریب بہ مہر زیاد	۸۷
۹۹	قرض دار خود را معاف کردہ عفو خواست	۷۹	۱۱۶	مسئلہ دینی و نہایت ابی یوسفؒ	۸۸
۱۰۰	واقعہ صاحب حمام	۸۰	۱۱۷	عداوت بہ محبت بدل شد	"
۱۰۱	تذییر ابو حنیفہؒ راست آمد....	"	۱۱۸	طلب علامات از پیغمبر مکذب	۸۹
				کفر است	
			۱۱۹	جواب جرارت مندانہ امام صاحب....	۹۰

نمبر شماره	مضمون	صفحه	نمبر شماره	مضمون	صفحه
۱۱۹	دالی ابن ابی سیره از امام صاحب نا امید شد	۹۱	۱۳۵	از ابو حنیفه "علم حاصل کن و به آن عمل کن ..."	۱۰۲
۱۲۰	احترام والد	۹۲	۱۳۶	ابو حنیفه در آغوش تا جدار نبوت محمد	"
۱۲۱	گفتگوی نواسه و فرزند امام صاحب	۹۳	۱۳۷	در وقت نعل اسپ ها ...	"
۱۲۲	تابع داری مادر	"	۱۳۸	جولاه هم مضمون می نویسد	۱۰۳
۱۲۳	خلیفه منصور و فتوی امام صاحب	۹۴	۱۳۹	خواب ابو حنیفه "و تعبیر ابن سیرین"	۱۰۴
۱۲۴	منسوبه طالانه ابو جعفر ...	۹۵	۱۴۰	علم ابو حنیفه "و ضرورت مردم	۱۰۵
۱۲۵	استقلال امام ابو حنیفه	"	۱۴۱	گرفتاری دزد و عدم وقوع طلاق	"
۱۲۶	بعد از مرگ ابو حنیفه خلیفه آرام نماند	۹۶	۱۴۲	ضحاک انگشت در دهن حیران شد	۱۰۶
۱۲۷	حق گفتنی منصب فرضی من بود	۹۷	۱۴۳	فیصله ملو از حکمت ابو حنیفه	۱۰۷
باب پنجم					
۱۲۸	مدینه شل عطار و فقها ...	۹۸	۱۴۴	از روشن دان تا دیوار	"
۱۲۹	علم ابو حنیفه "از علم خضر گرفته شده است -"	"	۱۴۵	تقسیم یک درهم	۱۰۸
۱۳۰	از امام ابو حنیفه حیا امام می آید	۹۹	۱۴۶	تدبیر ابو حنیفه "در باره چاه"	۱۰۹
۱۳۱	امام اوزاعی از غلطی خود ...	"	۱۴۷	عطار من عند الله	"
۱۳۲	فعل ابو حنیفه "مذموم نبود ..."	۱۰۰	۱۴۸	قسم جامع در ماه رمضان	۱۱۰
۱۳۳	ابو حنیفه "به غریب و غریب ..."	"	۱۴۹	اثر نام در کار هم ظاهر میشود	"
۱۳۴	امام باقر پیشانی امام صاحب را بوسه کرد	۱۰۱	۱۵۰	قیاس دل چسب ابو حنیفه	"
			۱۵۱	ماهر علم صرف	۱۱۱

نمبر شماره	مضمون	صفحہ	نمبر شماره	مضمون	صفحہ
۱۵۲	علم فقہ بہ شکل دستور	۱۱۱	۱۶۶	قاضی ابن ابی لیلی غلطی خود را	۱۳۴
۱۵۳	امام اعظم و علم حدیث	۱۱۴		احساس کرد	
۱۵۴	مسک ابو حنیفہؒ در معاملہ	۱۱۵	۱۶۷	پنج رویہ بدست آمد و مشک	
	سند حدیث			باقی ماند	
۱۵۵	شان تابعیت امام ابو حنیفہؒ	۱۱۶	۱۶۸	تدبیر شرعی و بصیرت فقیہانہ	۱۳۵
۱۵۶	اولین حج امام صاحب و	۱۱۷		امام صاحب	
	ملاقاتش		۱۶۹	زن بہ شوہرش رسید	
۱۵۷	بشارت رسول اللہؐ و امام اعظمؒ	۱۱۸	۱۷۰	بہ قیاس ابو حنیفہؒ مسئلہ عام	۱۳۶
۱۵۸	اعجاز صداقت محمدیؐ	۱۲۱		حل گردید	
۱۵۹	اشعار ابن مبارک		۱۷۱	تلاش مال گم شدہ و قیاس عمدہ	
۱۶۰	استدلال بہ حدیث ضعیف و الزام	۱۲۳		ابو حنیفہؒ	
	درست نیست		۱۷۲	ابن شہر مہ و وصیت	۱۳۷
			۱۷۳	لطیفہ ر علمی	
			۱۷۴	از دشمنی بہ غلامی	۱۳۸
			۱۷۵	امام صاحب دشمنی خود را از	۱۴۰
				مرگ	
۱۶۱	سہ طرق مختلف استدلال ...	۱۲۵	۱۷۶	جواب استفادہ بہ دو پارہ	۱۴۱
۱۶۲	فیصلہ میراث و ارثان	۱۲۷		سیب	
۱۶۳	تنازع جنازہ و فیصلہ امام		۱۷۷	پہنچہ زبرد دنیا تسببت بہ	۱۴۲
	ابو حنیفہؒ		۱۷۸	مسئلہ مشکل طلاق ثلاثہ	۱۴۳
۱۶۴	مناظرہ امام ابو حنیفہؒ و امام	۱۲۹	۱۷۹	دیت را کدام شخص میدہد	
	اوزاعی ...				
۱۶۵	مناظرہ ول چپ قتادہ و امام صاحب	۱۳۲			

نمبر شمارہ	مضمون	صفحہ	نمبر شمارہ	مضمون	صفحہ
۱۸۰	سہ سوال دانشمند رومی سے جواب مسکت ابو حنیفہؒ	۱۲۴	۱۹۱	امامؒ ابو حنیفہؒ امانت دار علم و معارف	۱۵۲
۱۸۱	قرارت خلف امام	۱۲۵	۱۹۲	امام اعظم ابو حنیفہؒ و علم قرارت	۱۵۳
۱۸۲	جای افسوس نیست بلکہ فضل خدا شامل حال شما است	۱۲۶	۱۹۳	دہ خصائل ابو حنیفہؒ	۱۵۴
۱۸۳	اجتہاد ابو حنیفہؒ سبب زندگی امام طحاویؒ شد	۱۲۷	۱۹۴	مصرفیات ابو حنیفہؒ	۱۵۵
	باب ہفتم		۱۹۵	ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ در تمام عمر	۱۵۶
۱۸۴	خوان زعفران	۱۲۸	۱۹۶	مکالمہ کینز و نسرین محمدؒ	۱۵۷
۱۸۵	بشارت احیاء ملت در خواب	۱۲۹	۱۹۷	احتیاط ابو حنیفہؒ در بحث و مناظرہ	۱۵۸
۱۸۶	قصہ سرزن و عبرت امام صاحب	۱۳۰	۱۹۸	عقیدہ راسخ و یقین محکم امام ابو حنیفہؒ	۱۵۹
۱۸۷	موسیٰ بن جعفر صادق ابو حنیفہؒ را	۱۳۱	۱۹۹	امام مالکؒ و احترام امام ابو حنیفہؒ	۱۶۰
۱۸۸	عظمت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ در نظر امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ	۱۳۲	۲۰۰	امام شافعیؒ بہ توسل امام ابو حنیفہؒ	۱۶۱
۱۸۹	ملاقات امام صاحب بازید بن علیؒ	۱۳۳	۲۰۱	سولات ابو حنیفہؒ	۱۶۲
۱۹۰	فقہ جعفریہ امام ابو حنیفہؒ	۱۳۴	۲۰۲	شرافت نسبی و کمالات ...	۱۶۳
			۲۰۳	ملاقات ابو حنیفہؒ با ابراہیم بن محمدؒ	۱۶۴

نمبر شمارہ	مضمون	صفحہ	نمبر شمارہ	مضمون	صفحہ
۲۰۴	شال نلور دیانت داری...	۱۶۲		ابو حنیفہؒ...	
۲۰۵	خداوندت رابتو واجب بگرداند...	۱۶۴	۲۰۸	علم آتست کہ نافع باشد	۱۶۶
			۲۰۹	علماء و فقہاء ولی اللہ اند	"
۲۰۶	حرکت حیا سوز رافضی...	"	۲۱۰	اختصار در خطبہ	"
۲۰۷	از کنارہ دوزخ بہ برکت	۱۶۵	۲۱۱	ابو حنیفہؒ	۱۶۷



عرض ناشر

از خداوند متعالی شکر گزاریم کہ ایں کتاب کہ بنام واقعات حیرت انگیز امام اعظم ابوحنیفہ است بہ چاپ رسیدہ و قابل استفادہ مردم شد۔ بارہا مردم فارسی زبان و غیرہ کہ اشنائی شان بہ زبان فارسی بود، تقاضا ہائے داشتن کہ کتاب واقعات حیرت انگیز امام ابوحنیفہ بہ زبان اردو و پشتو چاپ شدہ و فائدہ کتاب بہ مردم اردو زبان و پشتو زبان میسر بود۔

پس باید کہ بزبان فارسی ہم ترجمہ شود۔ تاکہ مردم کہ بہ زبان اردو و پشتو نا آشنا بودہ و از واقعات حیرت انگیز امام اعظم ابوحنیفہ ناخبر ماندہ باید کہ خبر و مستفید شوند۔ بہر حال من از مؤلف ایں کتاب کہ حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی است استفسار نمودم و عرض مردم فارسی زبان را برائش رساندم و حضرت حقانی صاحب دامت برکاتہم بالفور اجازت ترجمہ را داد۔ و من ہمراہ جناب مولانا پایندہ محمد زعیم بدخشانی استاد دارالعلوم حقانیہ دربارہ ترجمہ ایں کتاب مشورہ نمودم۔ بل آخرہ خود مولانا صاحب زعیم را وادار بہ ایں ساختم کہ ترجمہ کتاب را بہ زبان فارسی بکند۔ لیلہ الحمد کہ کتاب ترجمہ شد و چاپ شد ایں حال بدسترش شماست خواہشمندم کہ مصنف کتاب را، مترجم کتاب را و ناشر کتاب را، از دعائے تان فراموش نہ کردہ و دعائے مزید برائے مؤلف کتاب نماید کہ خداوند متعالی مزید توفیق تصنیف و تالیف نماید کہ مثل ایں کتاب دیگر کتب را تصنیف و تالیف کردہ تاکہ مردم از تشنگی بے علمی سیراب شوند۔

مولانا سید محمد وفا حقانی

رکن القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد، نوشہرہ، سرحد

غرض مترجم

حامداً و مصلياً - خواننده و سامعین گرامی

کتاب را که بدست دارید مشت نموده خردار برخی از واقعات حیرت انگیز امام بزرگوار مرزبان
 قافلۃ المہنت و الجماعت سراج امت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ است کہ بفضل خداوندی ہست
 خلیف عصر و مقرر زمان مولانا عبدالقیوم حقانی، مستم جامعہ ابو ہریرہؓ از کتب متداولہ و منتشرہ اختصار
 نموده شکل کتابی دادہ بجامعہ و نسل آیندہ نعتیم کردہ است چونکہ بندہ بعض جاسے این کتاب را مطالعہ
 کردہ بودم بنظم خیلی ذہن نشین و قابل استفادہ معلوم گردید۔ بعد از اینکہ بندہ در سال ۱۳۷۲ ش
 بطابق الشہود را علوم حقانیہ بنماطر دورہ حدیث شریف داخلہ گرفتم با مؤلف تا حاجی شناخت پیدا کردہ
 خواستم کہ از ایشان اجازہ گرفتہ این کتاب را بہ لسان سہل بہ فارسی ترجمہ نمایم تاکہ مورد استفادہ ہمہ مردم
 قرار گرفتہ از روش زرین اسلاف خویش آگاہی کامل پیدا کنند زیرا از آن جایکہ خداوندی مثال
 بنماطر ہدف عالی انسان را در احسن تقویم از کم عدم بوجود آورده بہ اشرف المخلوقات توصیف نموده است
 تاکہ منظر خالقیت او تعالی گردد۔ پس بمالازم است کہ در مقابل نعمات بی حساب خدای خود ناسپاسی
 نکرده در ہر شعبہ زندگی خود اعم از تعلیم و تعلم درس و تدریس، کتابت و خطابت، آمریت و مأموریت
 امامت و عبادت تالیف و ترجمہ رضار خدا را تعقب نمایم تا باشد کہ رضا او خالق بی نیاز را حاصل
 نمودہ بحق بہشت برین گردیم زیرا کہ بنماطر حصول رضا خویش خداوند لا مکان نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 را امری کند **يَسْمَعُ اَقْتَدَا** "و نبی بنماطر تعقب راہ اسلاف و نیکان بہ امتہایش
 می فرماید **خَيْرَ الْقُرُونِ قُرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ** " پس چو بحکام امام اعظم
 رحمۃ اللہ علیہ از **خَيْرَ الْقُرُونِ** بودہ پیشوای قافلہ عظیمی المہنت و الجماعت است باید پیروانش از سوانح
 ہدایت اش آگاہی تام پیدا کردہ خوبتر بفہمند کہ مسلک و مذہب و امام را کہ پیروی میکنیم واقعاً قابل
 ملاحت است تا باشد کہ زندگی خود را ہر بندہ مومن طبق زندگی اسلاف خویش ساختہ مورد انعام خداوندی
 قرار گیرد چو کہ ملت مجاہد و شہید پرور افغانستان با وصف حق دانستن مذائب اربعہ علوماً حنفی

مسک اندازین کتاب زیاد تر مستفید شوند۔

از یک طرف آرمان خودم و از دیگر طرف ولالت خیر حضرت مولانا مولوی سید محمد پروانی صاحب کہ فاضل دارالعلوم حقانیہ مے باشد و معاون خصوصی مؤلف مدظلہ است مراد ادارہ این ساخت کہ ہر چہ زود تر از مؤلف اجازہ گرفتہ قلم را برداشتہ بہ ترجمہ کتاب شروع نمایم پس از خداوند سمیع و بصیر توفیق مزیدی خواہم کہ طاقت چنین عمل نیک و شایستہ را بر لای بندہ ارزانی فرمودہ این ترجمہ مرا منید گردانند ہمیش ما را در راہ خدمت دین توفیق بیشتر عطا فرماید۔ آمین ثم آمین۔

پایندہ محمد زعیم خادم طلباء اہل سنت و الجماعت چہار مخدومہ و مسؤل فرہنگی حوزہ مشہد و سوال کشم ولایت بدخشان فاضل و استاد دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، پشاور۔ پاکستان

بسم الله الرحمن الرحيم

افتتاحیه

از محدث کبیر استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق
بانی و مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور پاکستان :

بعد از حمد و درود عرض میدارم کہ حالات زمانہ بہ سرعت تبدیل میشود و کسایک از علم آگاہی
دارند از مطالعہ سیر شدہ اند مردمان بی علم ہر چیز جدید را استقبال میکنند۔ عامہ مردم بر مشاغل خود
مصرف بودہ از دین بی پروا شدہ اند از دیگر طرف مردمان مغرض پیشوا حاد بزرگان خصوصاً علماء
حقی مذہب را مورد طعن قرار دادہ ذریعہ تمحیر بہ خلاف آہناز ہر کاشتق را شروع کردہ اند۔ از بسیار
زمانہ بہ این طرف تناداشتم کہ طبق حالات جدید ضرورت است حالات پاک زندگی ائمہ و واقعات و
تذکرہ پیشوا حاد و علماء حقی بہ لسان سہل نوشتہ چاپ گردیدہ بہ تعداد زیادی توزیع گردد تاکہ عامہ
مردم خصوصاً در تحت اذعان نسل آیندہ آثار زندگی بزرگان نقش کردہ شود تاکہ بنیاد محکم برای تشکیل
آدم سازی گردد زیرا کہ نتیجہ بی خبری و بی اعتمادی از ائمہ و بزرگان خود این شد کہ عامۃ الناس خصوصاً
نسل جوان از راہ بی راہ شدند حتی را بہ عقب انداختہ بہ باطل روگردانند و در مقابل زندگی روحانی
اسلام روش لادینی مغربی را بہتر دانستند۔ لہذا ضرور بود از فداکاریہای ائمہ امت خصوصاً از حالات
اصلی علماء حقی مذہب از ذکر و فکر و خدمات و تعلیماتشان مردم را آگاہ کردہ شود تاکہ از یکطرف
حالات زندگی یک انسان در آئینہ تاریخ ہویدا گردیدہ از طرف دیگر این علماء مشعل راہ زندگی عملی
امت گردند۔ الحمد للہ طبعی آرزوی بندہ و طبق تقاضای وقت دانشمند گرامی و محترم مولانا عبدالقیوم
حقانی استاذ دارالعلوم حقانیہ "واقعات حیرت انگیز" را بہ لسان آورد۔ جمع نمودہ شکل کتابی داد کہ
گویا بہ اقدام این عمل یک فرض کفائی را از گردن عامۃ الناس ساقط کردہ باشد۔ در اول جلد این
کتاب کہ "واقعات حیرت انگیز" امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ نوشتہ است کتاب در ہمین موضوع پر مفہوم
و مستند است کہ انشاء اللہ مفید و انقلاب آور تمام می گردد اگر رضا خدا باشد بذریعہ این کتاب

بسیار نفع‌های بی‌راه براہ می‌آیند نسبتاً خوشحالی من به این است کہ مؤلف آن واقعات و حالات را جمع نموده کہ برای نسل آئندہ خیلی مفید و قابل استفادہ است جناب مؤلف بعد از مطالعہ کتب زیاد و زحمات فراوان کتابی کہ شتمل بر حالات پاک علمای حنفی است ترتیب دادہ فہمیدہ میشود کہ در ہمین بارہ پنجمہ وماہر است من دعا میکنم کہ خداوند سعی زینندہ را بدرگاہ خود منظور نمودہ نوشتہ اورا سودمند بگرداند خدا کند کہ باقی جلدہای این کتاب را ہر چہ زودتر بہ خوبی بسر رساندہ برایش توفیق نشرو اشاعت دادہ شود۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلق محمد وآلہ و صحبہ اجمعین۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ مہتمم دیانی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (پشاور)

پیش گفتار

جناب حضرت علامہ مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ مدیر ماہنامہ الحق

دربارہ امام و مقتدار و پیشوای سواد اعظم اہلسنت والجماعت امام و سراج الائمہ ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ در ہر زمانہ نو پسندہ ہاتھریات زیاد کردہ اند و سلسلہ نوشتن فعلاً ہم جاری بودہ بہ ہمین ترتیب ادامہ خواہد داشت و چنین ظاہر میشود کہ یہی شعبہ زندگی اواز تحریر باقی ماندہ است۔ اما باید از نقطہ نظر اسلامی مقصود از تحریر سیرت دسوانج یک شخص این باشد کہ اعمال و اخلاص تقوا و کردار خوانندہ بہتر گردیدہ بہ اخلاص کامل رضا خدا را حاصل نماید شست و بر خاست خود را بہ طریقہ شریعت برابر کند و بہ ہمین قسم ہمہ امت اصلاح گردد و بکذا بہ مجر و مطالعہ سیرت و حالات نظریہ و خیال خوانندہ رنگ گرفتہ اخلاص عمل تقوا در او پیدا شود و بہ فروش و جوش تازہ در مسیر زندگی گام بردارد۔

با وصف کہ در بارہ امام اعظم بسیار کتب نوشتہ شدہ است و پیدا ہم میشود باز ہم فاضل محترم مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کہ بہ زبان اردو واقعات حیرت انگیز امام اعظم ابو حنیفہ را نوشتہ بسیار دل چسپ است خلاصہ اینکه این کتاب با وصف داشتن فکر و نظر علم و عمل فقہ و قانون تارخ و سیرت سیاست و اجتماعیت، اخلاص و للہیت، تقوا و طہارت، جذبہ انقلاب امت۔ تبلیغ و تعلیم، خیلی ہا مفید گو یا کہ در بارہ اور کوزہ بند کردہ باشی صوفی حاست یا علماء، طلباء ست یا علما، ہمگی می توانند کہ تشنگی خود را ازین کتاب مرفوع سازند۔

درین کتاب مسائل باریک و نکتہ مہم در بارہ شریعت، طریقت، سیاست، اجتماعیت، و در من واقعاتی بہ الفاظ صفا بیان گردیدہ است کہ از راہ شریعت و طریقت روح و قلب ہر مسافر قرار و آرام میگیرد و ایہ دلیل واضح بزرگی و کرامت امام صاحب است و جناب عالی قدر مولانا عبدالقیوم حقانی با وصف مشاغل و مصروفیات کہ لحظہ برای سرخاریدن ہم دقت ندارد و تاریخ حقی را بسیار

به یک گلدسته مزین مدون نمود صرف این نه بلکه قانون فقه و قانون بحث و مناظره مفاین دل
چسب و اوقات و قصه بار به شکل اساسی از بهر و محبت به لسان شیرین بیان کرده که قابل تقدیر است
به این مفهوم که جناب عالی را در باره این فن و داستان نوشتن مهارت تمام حاصل است به مجرد
دیدن "دفاع امام ابوحنیفه" که یکی از کتب عالی نویسنده است این سخن به ذهن میآید که نویسنده
را درین باره مهارت کامل حاصل است باز هم نویسنده گرامی خود را از تنقید و تبصره در امان مانده
تمام حالات و اوقات که معلوم بود به احتیاط کامل جمع نموده باز به سلیقه کامل این گلدسته علمی و تاریخی
را تیار کرده است زیرا که ایسا اوقات مردم در عین گلدسته جور کردن بعضی علف ناب به کار را هم میگیرد لکن جناب
نویسنده درین کتاب از آن هم خود داری نموده کدام الفاظ که خلاف شرع معلوم گردیده یا که بی سند بوده
آنرا ترک گفته و در کدام کلمات که شک و شبهه بوده آن را جابه جا تشریح کرده و این کتاب نمونه است که جناب
تاریخ و ادب را ثقیل میازد و از خواننده کتاب درخواست و خواهش میکنم که در هنگام دعا به نویسنده و بما
و به اداره مؤتمر المصنفین دعا نموده ما را بیاد داشته باشد۔

مولانا سید الحق صدر مؤتمر المصنفین دارالعلوم حقانیه

تاثرات

حضرت علامہ مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی مدظلہ خلیفہ مجاز حضرت امام
شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلوة والسلاما بعد :-

در قرآن عزیز الصلحون رایک قسم منعم علیہم قرار داده شدہ است
کہ مصداق او علم را عمل است زیرا کہ علم بلا عمل و عمل بلا علم بہ انسان وبال میگردد۔

از صلح امت با المحض طبعہ ممتاز گروہ فقہاء امت است آہنای کہ بہ بصیرت روحانی
حلال و حرام را وادنا را پسندیدہ و غیر پسندیدہ را بہ امت تفصیلاً فرمودہ را ہنای بہ سوی اعمال صالحہ
می کنند و از فقہاء امت نعمان بن ثابت المعروف عند الائمہ امام اعظم ابو حنیفہؒ مقام ممتاز را کما فی
نمودہ مالک مقام عالی است آن امام کہ در درس او امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ابو داؤدؒ، شرکت
کرده بودند علاوہ ازین ہادی گرامہ حدیث ہم از درس این بزرگوار خود را مستفید کردہ است و از درس
تفقت فی الدین او علاوہ از امام محمدؒ و امام ابو یوسفؒ و امام زفرؒ دیگر فقہاء ہم بی حصہ نماندہ اند
از کمالات دینی و روحانی او پیشواہای سلوک و طریقت حصۃ وافری حاصل نمودہ اند او بذریعہ ذکر و
فکر خود جوہر و حقیقت اشیاء را محسوس و مشاہدہ کردہ بود و او کہ بہ خاطر ساختن قوانین اسلامی کدام
کارنامہ را انجام دادہ بہمت ہیچ گاہ احسان او را بجا آورده نمیتوانند اما افسوس بہ این است کہ بعضی
نفرمای نمک حرام احسان محسن خود را فراموش میکنند و این امام عالی مقام را بیک دانا و مجتہد نسبت
می کنند در حالیکہ امامؒ یک محدث بزرگ ہم بود و یک مفسر قرآن و امام فقہ و پیشوا سلوک و
احسان ہم بود۔

مقام شکر است کہ درین دور عالم نوبوان محقق صاحب البیان و البنان مولانا عبد القیوم حقانی

حالات زندگی امام الخلیفہ علیہ السلام جمع نموده عامۃ المسلمین را از آن درس فراموش شدہ آگاہ ساخت بلکہ دوبارہ این سہ را تازہ نمود و از کارنامہ ہای جدید او کہ کتاب در واقعات حیرت انگیز علیہ السلام است در پیشرویم موجود است اللہ تعالیٰ این زحمت او را قبول و منظور نماید و برای مخلوق بسیار سودمند و برای نویسنده توشہ داین بگرداند۔ آمین

حرف آغاز

حامداً و مصلياً -

به همگی هویدا و معلوم است و همگی مشاهده میکنیم که اهل زمانه بخاطر کارهای دنیوی تجارت و مزدوری و برای حصول معاش و اقتصاد سرگردان بوده یک لحظه هم در مجلس علماء و صلحا و بزرگان و بزرگان نمیکند نشسته نمی توانند و نه طاقت دارند که در مدرسه ها به خاطر تعلیم و تبلیغ و یا در مجلس و عظماء و اشتراک و در زندگی طرف فخران و ذوق علم و از دیگر طرف از جهت خشکی های مشاغل روزانه برای استفاده از کتب مفصل یا تحریرهای تحقیقی و علمی و عملی و نهایتاً الی الله وقت پیدا کرده نمیتوانند استادان و تلامیظه مکاتب و پوهنتون ها و مأمورین و دفاتر حکومت از جهت کمی یا عدم ذوق علم از زندگی ماحول خود رنگ گرفته برای لذت حاصل کردن و تعیش ذهنی و حیوانی های فحش به بی هو ده ها گرفتار و مصروف اند بسیار اوقات اخبار و رسائل و کتب خطرناک و زهرآگین مثلاً «کتب نشه یا عشق» را به محبت مطالعه میکنند در حقیقت چنین مردم نه بخود بلکه سبب تباهی و بربادی تمام قوم و ملت است از یک طرف برای نشر نمودن قسما قسم آزادی و نشر خیالات فاسده و شهوانی و بیزاری از خدا و ادعای سوسیالیسم و اشتراکیت و الحاد رسائل و کتب چاپ گردیده توزیع می شود -

از دیگر طرف همی از منکرات و اشاعات معروف بطور بطوت روان و از دیگر طرف ادب و ادبای علمی و تحقیقی - مطالعاتی و اشاعاتی و درسگاه های تعلیم و تربیه خصوصاً درسگاه های که در آن شعبه درس و تدریس و امور انتظامی و مسائل علمی که من جمله تالیف و ترجمه و اشاعت در آن شامل است به مشاغل دنیوی خود طوری گرفتار اند که در اصلاح باطن به ذوق عبادت و شوق عمل و اخلاص به فکر زندگی آخرت رضاء خدا و اصلاح اخلاق بکلی توجه ندارند در حال که مقصد تعلیم و روح شریعت همین زندگی روحانی و اصلاح باطن است - حالات زندگی بزرگان و خود خصلت آن ها و مطالعه و قوت حافظه و ذوق و شوق به عبادت و تقواشان و اعتماد آن ها به خدا و ترس آن ها از پروردگار یک نمونه است بسیار نادر تا که این نمونه مشعل راه است نگردد و اصلاح انقلاب است تعمیر زندگی تنزیه و تطهیر است

شکر و پیاس بندگی و قربت و انابت و رضا اللہ را حاصل کردن شکل است۔

مشاغل دنیوی باشد یا تعلیم و تدریس دینی و عظم باشد یا تألیف تحقیق باشد یا تصنیف خلاصہ
اینکہ انسان ہر عمل را کہ انجام میدہد باید در او واقعیت از آثار و واقعات مؤثرانہ باشد زیرا کہ
حالات روحانی و علمی و عملی سلف صالحین در قلب انسان رقت و نرمی پیدائی کند و عکس مجلس
صلوات در انسان پیداشدہ جذبہ و عزم خدمت دینی در او بیدار می گردد۔

از واقعات مؤثر و از حکایات علمی و روحانی انہ گوہر مقصود و از مطالعہ حالات سلف صالحین
مقصد حیات و انابت الی اللہ، حاصل میگردد زیرا کہ اسلاف ما از اصل مزاج دین و از ذوق علم
و عمل بہ لب لباب قرآن و احادیث نبی واقف گردیدہ بودند۔

صرف بہ ذریعہ روایات و جنگ نامہ ہا و مطالعات سطحی و علم سرسری بحث و مناظرہ معلومات
حاصل کردن در قلب انسان نرمی و سوز پیدا نمیشود بلکہ امکان پیدا شدن غرور و تکبر است۔ علامہ ابن
جزریؒ می فرماید کہ در زمان ہای سابق بعضی مردم بہ خاطر تعلیم نہ بلکہ برای مشاہدہ نمودن کردار۔
روش و حالات زندگی بزرگان و بندہای نیک خداوند نزد آنہا حاضر می شدند زیرا کہ روش و
طریقہ آن ہا اثرہ علم آنہا بود کہ قبل از نشست و برخاست و درس و تکرار با استاد ہا و بزرگان خود
اہمیت این سخن بمن ظاہر شدہ بود و بعد از بیان نمودن روایات و مطالعہ واقعات و حالات اثرناک
بزرگان دین بمن در ذہن نقش گروید بعد از ملاحظہ واقعات زندگی مجلس عمومی تقریر و تحریر و دوران
درس و مطالعہ سخنان بیش قیمت آنہا احساس من افزون گردید و زمانیکہ با آقا و محسن خود محدث
کبیر تاج سر علما مولانا عبدالحقؒ بانی و بہتم دارالعلوم حقانیہ یکجا بودم و از لسان او کلام دروگوہری
راکی شنیدم احساس مرا بہ حقیقت بدل نمود سال قبل کہ یک کتاب من عاجز بنام ”دفاع الوضیۃ“
بود چاپ گردید بسیار از مردمان علم و دست و بادیانت شایقین ادب و تاریخ و تبلیغ در خصوصیت
باب ہشتم و نہم این کتاب مرا بسیار تعریف و توصیف نمودند کہ در این دو باب ہوشیاری بلا نہایت
امام اعظم فکر عالی نظر عمیق جناتل حمیدہ و سخاوت اخلاص ذکر و عبادت و تقوا و اعتماد کامل اوبہ خدا
و خاکساری، عاجزی، نرمی، ہم دردی، مہربانی، لطف و مروت اوبہ ملوک مع بعض واقعاتش
بیان گردیدہ بود کہ بسیار از کتب و رسائل علمی و دینی چند برخ آن کتاب را در چند قسط بہ خوانندگان

شان تقدیم نموده بودند که منجمله ما بنامه دارالعلوم دیوبند که مدیر دارالعلوم حبیب الرحمن قاسمی در شماره
جنوری ۱۹۸۶ء صفحہ دربارہ دفاع ابو حنیفہ تبصرہ و تفصیل نموده بود و دو باب اخیر را زیادہ تر توصیف
کرده کتاب را قابل استفادہ و مفید خوانندہ بود

استاد محترم مولانا مسیح الحق دامت برکاتہم مدیر ماہنامہ الحق و استاد حدیث دارالعلوم حقانیہ
در دوران درس ترمذی شریف طلبہ را بہ مطالعہ و استفادہ ازین کتاب تشویق نموده این کتاب را ذریعہ
مؤثر و ہم اصلاح معاشرہ و انقلاب روحانی خوانند۔

ہم چنین استاد محترم مفتی اعظم دارالعلوم حقانیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب
مآخذ این کتاب را مورد پسند قرار دادہ بعد از فواض زیادہ در حق بندہ دعا و خیر خواہی بفرمودہ علماء
حضرت علامہ قاسمی محمد زاہد الحسینی صاحب بہ دیدن این کتاب در حق بندہ دعا و خیر شان را درین نور زیند
کہ بہ من ہست افزودہ از طرف دیگر بعضی اہل قلم و دوستان برائے مشورہ دادند کہ باید ہمین ہر دو باب
را در یک رسالہ جدا چاپ نمایم تاکہ برای شایقین خریدن و مطالعہ آن آسان گردد و ہم مردم بیشتر
استفادہ نمایند۔

این مشورہ اجاب معقول شد لکن در وقت نوشتن دفاع امام ابو حنیفہ قصہ ہای مؤثر و دل
نشین امام ہای حنفی مذہب خصوصاً واقعات و حالات دل چسپ امام اعظم ابو حنیفہ و شاگردان
اورا جمع کردہ علیحدہ گذاشتہ بودم یکبار یادم از آن آمد کہ باید چند واقعہ دل پذیر آن را ہم ذکر کنم
تاکہ این رسالہ سودمند و مفید واقع شود و قیستکہ آن ذخائر را گرفتہ ورق بہ ورق مطالعہ کردم یکی بر دیگر
جالب بود در حیرت بودم کہ کدام آن را درج این رسالہ نمایم بہ ہمین قسم چند ماہ معطل ماندم بالآخرہ
وقتیکہ بندہ مع بلا در محترم حافظ مفتی غلام الرحمن صاحب در دارالعلوم حقانیہ در شعبان ۱۳۸۷ھ بہ خاطر
دورہ تفسیر برای طلبہ مأمور گردیدیم ضرورت پیش شد بہ بیان نمودن امام ہای حنفی بہ ہمین غرض
تحریرات خود را باز کردم و نظر بہ احساس سابقہ کہ گفتم باید بہ الفاظ سہل صرف حالات علمی و روحانی
و قصہ ہای اثرناک و الفاظ گران بہامہ و واقعات حیرت انگیز امام اعظم ابو حنیفہ را جمع نمودہ مع ہر دو باب
”دفاع امام ابو حنیفہ“ شکل کتابی ہدیم و بعد ازین ہر وقت کہ فرصت یافتہم تاریخ ہای نا در امام ابو حنیفہ
و امام محمد و امام زفر و امام عبداللہ بن مبارک را ترتیب دادہ بہ چاپ سپارم تصمیم دارم کہ اگر

فرست و توفیق باری تعالی میسر شد و اسباب طباعت و اشاعت پیدا شد انشاء اللہ از امام اعظم ابوحنیفہؒ گرفته تا تلامیذہ و تلامیذہ جلیل القدرش و علمائے متاخرین اکابر و یونہد از شیخ العرب و العجم مولانا حسین احمد مدنیؒ گرفته تا شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ واقعات حیرت انگیز و حکایات فکر انگیز شان را جمع و ترتیب داده نام اورا واقعات حیرت انگیز علماء احناف بگذارم السعی منا والا تمام من اللہ :

سرگزشت شخصی خود باشد یا از دیگر کس چه جای از آن بزرگان کہ در محبت محبوب شان مست بودند و سر و پا نمونہ بندگی در آنها موجود بوده بسیار دل چسپ می باشد و اگر لذت در آن واقعات نباشد دیگر در چیست کہ قرآن خود را شادی کند۔

ان الذین امنوا و عملوا الصلحت لیجعل لہم الذرحمن و قد اعرم اللہ۔
 باز از واقعات حیرت آور علماء حنفی ہمیدہ می شود کہ خداوند چگونه صلاحیت و صبی را برای آن ها عطا نموده بود و در مکتب حنفی چه قسم عنایہ جمع شدہ است۔ در بارہ تربیت و تزکیہ نفس در شعبہ فقاہت و دانستن مسایل ہم و در شعبہ اخلاص و دعوت و عشق چه انداز درجات عالی رکھائی کردہ بودند این ہم شناختہ و ہمیدہ میشود کہ مکتب حنفی آن دروگوہ را بزمانہ تقدیم نمودہ کہ نذیر ندارد اگر ہمین واقعات تاریخی بہ شکل مناسب جمع کردہ شود و بہ ترتیب صحیح بہ امت پیش کردہ شود غوریکہ ارادہ بندہ است اگر منظور خدا باشد بہ برکت این سعی نمونہ تصویر یک نسل مستغنی و مجاہد، غازی و متقی، پر بزرگوار کہ موصوف صفات حمیدہ باشد و اخلاص و ولہیت ہم در آن موجود باشد پیش خواهد آمد کہ مشرعیّت ہم ہمین مطالبہ را میکند۔

علامہ ابن عبدالبرؒ فرمودہ شخص کہ بعد از صحابہ کرامؓ و تابعینؓ فضائل فقہاء را مطالعہ نمودہ بہ سیرت و فضیلت آن ها مطلع گردد بہترین عمل است نہ اللہ تعالی محبت ما را با آنها زیاد کند۔ امام ثوریؒ فرمودند در وقت تذکرہ بزرگان و بندہای نیک رحمت اللہ تعالی نازل می گردد جامع بیان العلم لابن عبد البر ص ۱۶۴ الحمد للہ بہ برکت فضل و کرم و احسان خداوند در ہمین سلسلہ اولین جلد کہ مشتمل بہ واقعات حیرت انگیز زندگان امام اعظمؒ است چاپ گردیدہ بدست

رس شما قرار گرفت و بعد دوم که واقعات و حالات زندگانی امام ابو یوسف ^{رحمہ اللہ} و امام محمد ^{رحمہ اللہ} داماد زعفری و حکایات دل چسپ آنهاست جریان دارد. سہمی و رزم کہ ہر چہ زودتر بہ دسترس خوانندہ گرامی قرار بدہم اما در حین جمع نمودن واقعات کدام ترتیب خاصی مدنظر گرفتہ نہ شدہ در وقت مطالعہ کدام حکایت کہ دل پذیر بود و بہ نظرم پسند آمدنوشتم و بہ مناسبت اندکی بہ ہر باب ملحق کردم "تربۃ شجر" یک یک نقش را گرفتہ در دل جای دادم

کہ بیگادیر روی سفید تو بودم

بریز از مقدمہ، جلد اول بہ ہفت باب تقسیم گردیدہ است در چہار باب اول واقعات حیرت انگیز و حالات زندگی تاثرناک امام اعظم ^{رحمہ اللہ} و قصہ های دل نشین کہ حالات را تغیر و ایمان را تازہ میکند درج کردم تاکہ امت بہ برکت این حکایات در زندگی خویش قالب اسلامی را اختیار نمایند و قیتکہ تمام کمالات ظاہری و باطنی صبر و شکیبائی، ذکر و فکر تمیز حلال و حرام اشیاء و سخاوت علم و عمل ذوق عبادت شوق شہادت، رجوع و انابت، مجاہدہ و ریاضت عزم را سخ عاجزی و خاکساری انہار حق، شفقت و مہربانی، انصاف و عدل، تقوا و پرہیزگاری، تمقید و احتساب، طاعت و عبادت، بہ حکم و قضا خداوند، پابندی شریعت خوف از قیامت در زندگی کسی پیدا شود پس چگونه حالات زندگی او جذبہ عمل را بیدار نمی سازد چگونه انسان غلطی خود را احساس نمی کند چگونه ہمت در او افزون نمی گردد چگونه بصیرت و بصارت او روشن نمی گردد چگونه قدر و قیمت وقت بہ او معلوم نمی شود پس نتیجہ مطالعہ این حکایات کشایش راہ ذوق و شوق عمل نیک است۔

در باب پنجم و ششم آن واقعات است کہ حاوی علم و فضیلت فہم و قابلیت مطالعہ و ذہانت و زکاوت و شجاعت و سخاوت و صلاحیت و کمالات بحث منظرہ و سربلغ الفہمی و فراخ نظری و اجتهاد و استنباط احکام و قوت استدلال امام اعظم ^{رحمہ اللہ} درج است در آخر باب ہفتم ضمیمہ بہ عنوان "خوان زعفران" درین کتاب درج گردیدہ کہ سبس آن جاذب است در حقیقت کہ امام اعظم ^{رحمہ اللہ} بہ اجتہاد و استنباط مسائل فقہی و احکام شرعی مقام امامت را حاصل کردہ حاذقیت و ہوشیاری و قوہ حافظہ اش با او بسیار تعاون نمودہ است کہ این ہمہ نعمت اللہ است بہ کسی کہ بخواہد می بخشد از بہت حافظہ و ذہن قوی از تمام علم کہ صرف بنیادش در آن زمان موجود بود مثلاً تفسیر حدیث فقہ اصول و کلام و آثار علم رجال

و تاریخ و لغت کمال کمال کرده بعداً در زندگی عملی و بحث و تحقیق استنباط و استخراج مسائل و تدوین فقہ و ترتیب ششماخ و تفریعات بحث و مناظرہ مدد حاصل می کرد و طریقی یک تجربہ کار جنگی بہ تیر کش از ذیفرہ خود را اکیال نماید در معاصر امام صاحب دوست و دشمن ذکاوت و ذہانت اورا مدح و تعریف میکرد بناءً متقدمین و متأخرین متفق اند کہ ابو حنیفہ قوی الحفظ سریع الفہم و ذکی بود حافظ الحدیث و اساذ الحدیث ائمہ بود در حافظہ او هیچگاہ تغییری نیامدہ است۔

آفتاب از دفاع امام ابو حنیفہ

از لحاظ تاریخی و علمی این واقعات حیرت انگیز سادہ دل از نگاہ معنی و مقصد خبیلی فایده مند است انشاء اللہ درین دوران انقلاب شرفاد خوانندہ را فکر مند و شوق صاحبان مطالعہ و تحقیق و بزرگان را در جوش آورده سبب تازہ نمودن محبت اہتمامی گردد از نظر من اصل مقصد و حالات زندگی این بزرگان و نتیجہ تعلیمات شان این میشود کہ قلب ہا از دولت ایمان و یقین سیر شدہ بہ شمع محبت و عشق حقیقی روشن گردد تا کہ ہمت عالی و ارادہ راسخ اخلاق و اعمال مطابق سنت نبویؐ امر بالمعروف نہی از منکر را عادت و از کلیات و جزئیات دین انسان با خبر باشد بنا بر من تعطیلی ہای رمضان المبارک را براسے جمع و ترتیب نمودن این واقعات غنیمت دانستہ ہر چہ زودتر در تحت تحریر قلم خلاصہ نمودم کہ شاید کمی و زیادتی ہم شدہ باشد کہ قابل انتقاد باشد۔

باز ہم آرزو دارم کہ این کتاب جاہای خالی کتب خانہ اسلامی را پر کردہ تا اندازی تشنگی شائقین علم و اخلاص و کسانی کہ بہ مطالعہ تاریخ حنفی شوق دارند دفع شود و آرزوی کسانی کہ درین راہ سعی می ورزند و آمدن یک انقلاب روحانی و علمی و مطالعاتی و شخصی و قومی را خواب می بینند و بجای اینکہ خود را آلودہ دنیای جدید سازند آرزوی تعقب نقش قدم بزرگان را دارند و ہمت زندگی عالی را کردند و فریاد می کنند ترجمہ شعر

و زمانہ را کہ بدل کردی بہ آن مینازی۔ مرد آن است کہ زمانہ اش بدل نہ شود بر آورده شود

ترتیب این واقعات در چہل روز تمام شد در حالیکہ بہ سبب درس و تدریس دارالعلوم و دیگر مشاغل مشکلات کثیر روزی یک ساعت یا دو ساعت وقت برایم میسر میگردد و از ہر طرف وقت پیدا کردہ مصروف کار خود بودم از یک طرف مصروفیت از دیگر طرف بیعت بالآخرہ ہم عاجزم یقیناً کہ از روم سہوشدہ باشند

باز ہم استاد ہای دارالعلوم خصوصاً مفتی سیف اللہ صاحب حقانی کہ بہ نظر تنقید ہر نفاذ را جدا جدا مطالعہ کردہ
از مزاج منطقی و دہم و خیال خود بالای کلام الفاظ کہ اعتراض کردہ بود آن را بہ مطالعہ ثانی تصحیح و خارج
نمودم ازین خاطر من از آنہا ممنونم بہ این ہم نہ بلکہ بہ تنقید تعمیری و مشورہ مفید ہر خوانندہ گرامی تشکر گویم
اگر خداوند این واقعات حیرت انگیز علما و مفتی را بدست من بہ سر رساند دلیل این می شود کہ در ہر دوران
درست مردمان اہل کار و ذی صلاحیت موجود است و جنگل از مزدور خالی نہ شدہ درخت بہر دین ہمیشہ
بہمین قسم میوہ دار و سایہ داری باشد۔

”عالم نہ شود ویران تا میکدہ آباد است“

قبل از شروع مطالعہ کتاب بہ خوانندگان عرض میکنم کہ سلسلہ روایات تالیف من اکثر اً بہ مدار
تاریخ است و روایات تاریخ کلیتاً بہ روایت علمی برابر و موثق نمی شود و ہم چنین بر شخصیت ہای تاریخی
عقبہ و عداوت علی السویہ جاری است روی بہین علت است کہ بسا اوقات اصل حقیقت در واقعات
محقق می ماند عرض نمائیم کہ اگر دین کتاب کلام واقعہ و روایت بہ طور خطائی مخالف شریعت دیدہ
میشود در حالیکہ بندہ حتی الامکان از نقل این چنین واقعات اعراض کردم باز ہم اگر شدہ باشد در نظر ثانی
حذف گردیدہ بہر حال فکر و نظر اتباع شریعت و سنت و علم و تقوا را ملحوظ داشتن ضروری است
نہ شوق اتباع کہ نہ بہ آن عمل جایز است و نہ بہ آن وجہ از صاحب واقعہ بدگمانی کردن جایز است
وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

عبد القیوم حقانی

رفیق موقر المصنفین و استاد دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (پشاور)

مقدمه

تشریح و تعارف فضیلت و جامعیت جہانگیری

و آفاقیت علم الفقہ فقہای اسلام وفقہ حنفی —

فقہ در لغت «الوقوف والاطلاع» یعنی واقف شدن و اطلاع پیدا کردن را گویند
 و در شریعت «الوقوف الخاص وهو الوقوف علی معانی النصوص و اشاراتھا و دلالاتھا
 و مضمراتھا و مقتضیاتھا یعنی در نہ یعن واقفیت خاص است کہ عبارت است از آگاہ شدن
 از معانی و اشارات و دلالات و مضمرات و مستفیات نصوص» و الفقیہ اسم للواقف «وفقی کسی را
 گویند کہ از امور مذکورہ خبردار باشد»

قطع نظر ازین تعریف اصطلاحی مرجعہ امام صاحب در تعریف جامع قدیم خود چنین گفتہ
 «معرفة النفس مالها وما عليها» یعنی فقہ شناختن اشیاء کہ بہ انسان نفع میرساند و یا
 نقصان در حقیقت این تعریف تعریف اصل «الدین» است کہ بعضی نظر بہ شکل میتوانند درک کنند
 لفظ فقہی بہ شخصی اطلاق کردہ میشود کہ در زمانہ خود در قضاہت نظر نہ داشتہ بایح مسئلہ بنا شد کہ
 او حل نکند و بایح منصبی نیست کہ در حکومت اسلامی بہ شخصیت فقہی تعلیل نہ شود فقہی آن شخصی را گویند
 کہ بہ بنیاد معلومات دینی و نبوت طریقہ استنباط مسئلہ را یاد داشتہ بہ اخراج مسائل مردم را از بی
 اتفاق تناظر و خانہ جنگی و از شعلہ آتش دامن داشتہ در حالات شکلات ہم ہم داعی و مستقیم کلمتہ اللہ
 باشد طوریکہ باری تعالی این ہارا در روی زمین خلیفہ خود و وارث نبی^۲ گردانیدہ مسلمان ہارا امر بہ ابجدی
 از حکم آن ہا نمودہ است۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا
 الرَّسُولَ وَأُوَلُواؤَ فَرِيكُمْ: النساء ۵۹

مراد از اولی الامر فقہا راست

ترجمہ: ای مومنان فرمانبرداری کنید خدا را و فرمانبرداری کنید پیغمبر را و فرمان روایان جنس خویش را
حافظ ابن قیمؒ در قرآن پاک در بارہ آیہ مذکور مینویسد کہ از جهت این آیہ قبول حکم فقہاء
و مجتہدین فرض است و عبد اللہ بن عباسؓ و جابر بن عبد اللہؓ و حسن بصریؓ و ابو العالیہؓ و عطاء بن
ابی رباحؓ و ضحاکؓ و مجاہدؓ گفتند کہ مراد از اولوا الامر دین آیہ حاکمان نیست بلکہ فقہاء مراد است
(اعلام الموقعین ج ۱ ص ۳)

برای تبلیغ بسوی دین نبیؐ دورہ است (۱) تبلیغ الفاظ نبوت

و طریقہ تبلیغ دین

(۲) تبلیغ معنی و تشریح آن کہ تبلیغ طریقہ اول را محدثین و

بلاغین طریقہ ثانی را فقہاء گویند بعض طبقہ را اصحاب روایت و طبقہ دوم اصحاب درایت گفتہ
اند آنکہ در آیہ فوق ذکر گردید مراد ہمین اصحاب درایت یعنی فقہاء است۔

حافظ ابن قیمؒ فرمودہ کہ گروہ سوم فقہاء آنست کہ فہم و

مقام و اطاعت فقہاء

نعمت استنباط مسایل را برای شان عطا نموده است کہ

متوجہ متابعت حلال و حرام اند این فقہاء طوری اند در زمین مثل ستارہ در آسمان کہ در شب تاریک بہ
ذریعہ آنها راہ پیدا کردہ میشود آنها ب مردم نسبت بہ خوردن و نوشیدن زیاد ضرور اند و نظر بہ فرمان
قرآن حق اطاعت این ہا از حق پدر و مادر بیشتر است (اعلام الموقعین ج ۱ ص ۳)

امام جوہزیؒ می نویسد کہ: بدان در حدیث بسیار باریکی و پیچیدگی است کہ آن را صرف آن علماء
می نمند کہ فقہاء اند بعض وقت در حین روایت نقل و بعض وقت در حین معانی و تشریح این شکلات
پیش میشود (اعلام الموقعین ج ۱ ص ۴)

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً

فَكَوَلَتْ نَفَرٌ مِّنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ

تشریح لفظ فقہ و دو قسم علم

لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ (توبہ ۱۲۴)

ترجمہ: و ممکن نیست مومنان را کہ بر آیند ہمہ یکجا پس چرا بیرون نیارند از ہر جمعی از ایشان چند
کس تا دانشمند شوند در دین و تا ہم کنند قوم خود را چون باز آیند بسوی ایشان بود کہ ایشان بہتر سنجند۔
و تفسیر معالم التنزیل آمده کہ مراد دین جانیہ دین احکام فقہ است و آن کہ فرض عین و فرض

کفایہ دو قسم است یکی نماز و یاد گرفتن مسایل و روزہ کہ فرض عین است کہ تعلیم و یاد گرفتن این بہ ہر مسلمان لازم و ضروری است و نمیدن مسایل بہ انداز کہ بہ حد فتوی و اجتہاد باشد باز افسر ض کفائی است کہ اگر مردم بیشتر ازین علم بی حصہ مانند ہستہ مردم گنہگار میشوند اگر کینفر ہم درین شہر بہ انداز فرض کفائی علم حاصل کروا ز گردن دیگران ہم گنہ ختم شد۔

وَمَنْ يُوْتِ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا

مراد از حکمت علم فقہ است

امام مجاہد فرمودہ کہ مراد درین جا از لفظ حکمت

قرآن و حدیث و فقہ است۔ در تفسیر کبیر آمدہ کہ معنی حکمت علم و فہم است و این خالص ترجمہ لفظ فقہ است و در تفسیر مدارک آمدہ کہ مراد از لفظ حکمت علم قرآن و علم حدیث و آن علم کہ سودمند باشد مراد است کہ بندہ را بہ رضاء خدا میرساند و در این ترتیب نبیؐ اولین معلم فقہ اسلامی بود۔

يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

نشانی انتخاب و عنایت اللہ

یعنی پیغمبری دانند ایشان را کتاب و حکمت در جامع

ترمذی و سنن دارمی از حضرت ابن عباسؓ و در بخاری و مسلم از ابو ہریرہؓ روایت است کہ من یرید اللہ بدخیراً یفقه فی الدین یعنی اللہ با کسی نیکی کردن بخواد ہر او را فہم علم دین یعنی علم فقہ میدہد بخاری ج ۱ ص ۱۶۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مررب مجلسین

ترزیح علم فقہ در مجلس ذکر

فی مسجدہ فقال کلاهما علی خیر واحدہما

افضل من صاحبه اما هو لا ینید عون اللہ و یرغبون الیہ فان شاء اعطاهم

وان شاء منہم و اما هو لا یرفی تعلیمون الفقہ و العلم و یعلمون الجاہل بہ

فہما افضل و انہما بعثت معلماً فجلس فیہم ربہ و عبد اللہ ابن عمرؓ فرمودند

ترجمہ: یک مرتبہ نبیؐ در مسجدش بہ دو گروہ مرور کرد فرمود ہر دو بہتر است لکن یکی از دیگر بہتر تر

است گروہ کہ بہ ذکر و دعا مصروف است و مایل رحمت خدا است اگر خدا بخواد برایشان اعطا میکند و اگر

بخواد منع کند منع میدارد ہر چہ این گروہ دیگر کہ تعلیم فقہ یا تعلیم علم می کنند و جاہل را می فہمائند ایشان

افضل اند من ہم بہ حیث علم روان کردہ شدہ ام پس نشست ہمراہ ہین گروہ۔

عالم فقہی، زاہد عابد | روزی از نبی صلی اللہ علیہ وسلم پرسیدند از آن دو نفر نبی اسرائیل کہ یکی بعد از فراغ نماز بہ مردم احکام دین را تعلیم مینمود و دیگرش

روز روزه و شب قیام بہ عبادت بود کہ کدام آن ہا بہتر است نبی صلی اللہ علیہ وسلم در جواب فرمود
فضل هذا العالم الذي يصلي المكتوبة ثم يجلس فيعلم الناس الخير على العابد الذي يصوم النهار ويقوم الليل كفضلي على أدناكم۔

ترجمہ: فضیلت آن عالم کہ فرض را اداری کند باز بہ مردم مسائل شریعت را بیان میکند بہ بالای عابد کہ روز روزه و شب قیام اللیل می کند مانند فضل من است بادی شوالہ مسند داری ص ۵۳۔

یک فقہی و ہزار عابد | در جامع ترمذی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت می کنند کہ فقہی
واحد اشد على الشيطان من الف عابد ترجمہ: یک فقہی واحد بہ شیطان از ہزار عابد سختتر است در جامع ترمذی ج ۲ ص ۹۶۔

دعائی بہ فقہا و علمار | در ترمذی و ابوداؤد از حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما روایت می کنند کہ نبی فرمودند۔
از جبر بن مطعم رضی اللہ عنہما روایت است کہ نبی فرمودند۔

نصر الله عبداً سمع مقالتي فوعاها ثم اهااها الى من لم يسمعها فرب حامل فقه لا فقه له ورب حامل فقه الى من هو افقه منه۔
ترجمہ: اللہ تروتازہ بگرداند بندہ را کہ حدیث مرا شنید و یاد کرد باز ہمان قسم بہ کسی رساند کہ او نہ شنیدہ بود زیرا بسا اوقات فقہی، فقہی نمی باشد نسبت بہ آن کسی کہ بہ او رسیدہ است و او افقہ تر باشد
داری ج ۱ ص ۵۷ و ابن ماجہ ص ۱۱۱۔

ہنگام کہ یک نفر صرف حدیث را روایتاً میرساند نبی در حق او دعائی کند منزلت و مقام کسی کہ با وصف حفاظت حدیث مسائل را استنباط کردہ روح دین را تازہ می کند چہ انداز باشد۔ مطابق
سمعی اعشش مثال محدث مثل یک دو فروش بزرگ و مثال فقہی مثل حکیم است۔

در علمار بہتر کہ است | از حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت است کہ نبی فرمودند نعم الرجل الفقیہ
في الدين ان احبته اليه نفع وان استغنى عنه
ترجمہ: بہترین ثناء آن شخص است کہ فقہی باشد کہ اگر کسی بہ او در علم محتاج
اغنی نفسہ۔

شد نبی رساند و اگر کسی خود را بی پروا گرفت او ہم پروا ندارد یعنی کاری را انجام نمیدهد که سبب ذلت علم گردد "مدائق الحنیفه".

در وار قطنی و بیستی روایت است که نبیؐ فرموده .
علم فقه ستون دین است

"ما عبد الله تعالى بشئ افضل من فقه في الدين
 لكل شئ عمار و عمار هذا الدين الفقه"

یعنی از تقابست فی دین الله دیگر عبادت بهتر نیست و برای هر چیز ستون است که ستون دین
 فقه است .

بنی اکرم صلی الله علیه وسلم فرمودند .
برکات اشتغال در علم فقه

من تفقه فی دین الله عزوجل کفاد الله تعالی
 ما امله و رزقه من حیث لا یحسب

ترجمه : شخصی که در دین خداوند تقابست حاصل می کند خداوند مقاصد او را کفایت می کند و او را از
 برف رزق میدهد که وہم و گمان او نباشد "مدائق الحنیفه"

بنی اکرم صلی الله علیه وسلم فرمودند .
بهترین عبادت فقه است

خیر دینک السیر و خیر العبادۃ الفقه .
 یعنی بهترین و اعلیٰ ترین دین شما آنست که آسان است و در عبادات فقه افضل است .

در طبرانی بروایت ابن عمرؓ آمده که .

و قلیل الفقه خیر من کثیر العبادۃ

یعنی کمتر فقه از عبادت بسیار بهتر است .

نبیؐ در دیگر جای فرمودند .

امراء و فقهاء
 صنفان من امتی اذا صلحوا صلح الناس و اذا فسدوا فسد

لناس الامراء و الفقهاء .

ترجمه : در امت من دو گروه است که اگر آنها صالح بودند مردم هم درست می باشند اگر آن ها
 فاسد شدند تمام مردم فاسد گردد . "مقدمه مدائق الحنیفه"

نصیحت مخلصانہ امام محمدؐ

تفقہ فان الفقہ افضل قائمہ	الی المبر والتقوی واعدل قاصد
وکن مستفیذاً کل یوم زیادۃ	من الفقہ واسبم فی بحور القوائد
فان فقیہاً واحداً متورعاً	اشد علی الشیطن من الف عابد
فقہ را یاد کن ای مرد مسلمان	تا کند ترا سوی نیکی و تقوا روان
شتاب زن در دریای فقہ ہر روز	تا حاصل کنی دروگو ہر فراوان
در مقابل ہزار عابد بی علم	سخت ہر اس دارد از فقہی واحد شیطان

کمال فقہی قابل صد افتخار و اشعار بہ فضیلت فقہ

اذا ما اعتز ذو علم بعلم	فعلیم الفقہ اولی باعتراف
فکم طیب یفوح ولا کمسک	و کم طیر یطیر ولا کبار
ہر عالم کہ کند بہ علمش تاز	فقہی است در درجہ زاو ممتاز
عطر فراوان ولی بوی مشک ندارد	بسا پرندہ با در پرواز کی شود باز

دربارہ اہمیت علم فقہ و فقہاء و مجتہدین این چند سخن بہ خوانندہ عزیز عرض گردید و این فضائل در حق کسانی است کہ شب و روز در پی علم و اجتہاد و استنباط مصروف اند کہ بہ ہر لسان و عامیہ مردم فقہاء گویند و در بین فقہاء خداوند بہ فقہاء حنفی مقام عالی نصیب گردانیدہ کہ در میدان علم و عمل از ہر کس مقدم اند کہ من خصوصیات آن ہا را در کتاب دفاع امام ابو حنیفہؒ تفصیلاً تحریر نمودم کہ دوبارہ ذکر کردن برایم مناسب معلوم نمیشود اما بعضی واقعات خاص اواز نظر خوانندہ خواہد گذشت اکنون دربارہ فقہاء و امام ہا سے حنفی یک مثال دل چسپ را عرض میدارم۔

وقد قالوا الفقه ذرعه عبد الله بن مسعود و سقاؤه
تمثيل و لحسب علقته فحصله ابراهيم النخعي و داسه عماد و طحنه

ابو حنیفہ و عبتہ ابویوسف و خبزه محمد و سائر الناس یا کلون ۔
 ترجمہ: فقہاء گفتہ اند کہ فقہ را عبد اللہ بن مسعود کاشت و حضرت علقمہ آن را آب داد و
 ابراہیم نخعی دروید و عماد آن را کوید و امام ابو حنیفہ آن را آرد کرد و امام ابویوسف خمیر کرد و امام محمد
 آن را نان پختہ کرد و دیگر مردم می خوردند ۔

تشریح این چنین است کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود بنیاد و طریقہ اجتہاد را باز نمود حضرت علقمہ ہم
 ہمین راہ را اختیار کرد و ابراہیم نخعی فوائد مستشرہ را جمع نمود کہ علم فقہ درجہ بدرجہ بالا میرفت حتی کہ امام
 الامہ شمع است امام اعظم ابو حنیفہ علم نہایت را بہ معراج خود رساند و مطابق قواعد تدوین نموده شکل کتابی
 دیو بہ ابواب مختلف خلاصہ نمود و بعداً امام ہم ہمین اصول را اختیار کردند امام محمد اجتہادات مسائل
 و روایات امام اعظم را جمع نموده فروع را تنقیح کرده مرجوحات او را بیان کرد و فقہ را با اصول و فروع و
 و جزئیات مدون نموده تعانیف عظیمی کرده بہ است محمدیہ پیش کش نمود کہ امروز برای ہمہ مردم قابل
 استفادہ است ۔

و مذہبہ (لا امام ابی حنیفہ) اول المذاهب
جامعیت و افاقیت فقہ حنفی تدوینا و اخرها انقراضاً كما قاله بعض اهل
 الکشف، قد اختاره الله تعالى اماماً لدينه و عباد و لم تنزل اتباعه في
 زياده في كل عصر الى يوم القيامة " میزان حرمہ "

ترجمہ: مشہور شافعی عالم محقق امام شعرانی میفرماید در تمام مذاہب از لحاظ تدوین فقہ اولین
 بار مذہب ابو حنیفہ است و از لحاظ تکمیل ہم آخرین مذہب ہمین است طوری کہ بعضی صاحب کشف
 فرمودہ کہ خداوند از برای دین خود امام ابو حنیفہ را بہ امامت منتخب نموده پیشوای بندہای خویش گردانید
 کہ پیروان او بکذا تا قیامت اضافہ میگردد ۔

ازین حقیقت هیچ کس انکار کردہ نمی تواند کہ امروز و در حیات
"تجويز" امير شيكيب ارسلان پیروان مذاہب اربعہ غالب و اکثر است درین جملہ

مقتدیان امام احمد بن حنبل نسبتاً در اقلیت اند اگر بگویم که امروز در جهان مقلدین حنفی شافعی مالکی اکثر است دروغ نخواهد شد و باز نسبتاً در میان این سه مسلک طوریکه در امیر شکیب ارسلان مرحوم، در حاشیه حسن المسامی ذکر کرده و از ادعائیه نقل شده است که اکثریت مسلمانانهای جهان مقلدین ابو حنیفه هستند مثلاً ترک با بقانیا، افغانی با واکثر مردم هندوستان و اکثر مسلمانان چین و اکثر مسلمان های عرب که در شام و عراق زیست دارند و باشندگان کردستان، شام، حجاز، یمن، حبشه اکثر شافعی مذهب اند۔ اکثر مسلمانهای مغرب و افریقایی میانه و بعضی مردم مصر مقلدین امام مالک اند بخند و بعضی مردم شام پیرو مذهب امام احمد بن حنبل اند۔

چندین سال قبل از امروز که مقلدین مذاهب مشهور اندازه کرده شده بود آن را انسایکلو

تجزیه انسایکلوپدیا آف اسلام

پیدیا آف اسلام که بلسانی انگلیسی چاپ شده است در سال ۱۹۱۱ء بمطابق ۱۳۳۰ هـ ش این چنین نقشه داده است که در همان زمان هم مسلمانان نسبت به دیگر مذاهب اکثر بودند۔
نام مسلک

تعداد پیروان فرقه زیدیه تقریباً سی لک

۳۰/۰۰/۰۰۰

۱/۲۷/۰۰/۰۰۰

دور تبعیین اهل سنت و الجماعت

تعداد مقلدین امام احمد تقریباً سی لک

۳۰/۰۰/۰۰۰

۴/۰۰/۰۰/۰۰۰

تعداد مقلدین امام مالک تقریباً چهار کروڑ

۱۰/۰۰/۰۰/۰۰۰

تعداد مقلدین امام شافعی تقریباً ده کروڑ

۳۴/۰۰/۰۰/۰۰۰

تعداد مقلدین امام اعظم ابو حنیفه تقریباً سی و چهار کروڑ

قابل تذکر یک کروڑ پانزده صد هزار است و یک لک ده بیون را گویند

بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرموده کہ

۱- فعلیکم بالسواد الاعظم (۲) من شذ شذ فی النار

۱- یعنی تابع جامعه بزرگ باشید در این ماحه کتاب الفتن، ۲- کسیکه از جماعه مسلمین خود را تنها

کرد و به راه دیگر رفت تنها شد در دوزخ در ترمذی ابواب الفتن، نظریه این ارشادات نفس خود را

از وزخ محفوظ نگه داشتن ضروری است و ازین سخن این ہم معلوم نمی شود طوریکه بعضی مردم سادہ میگویند در وقت ضرورت ہم از مسلک خود بہ دیگر مسلک عمل کرده نمی توانی زیرا کہ درین بارہ مسلک حنفی ہائچنین است ۔ لو افتی بقول مالکؒ فی موضع الضرورة ینبغی ان لا بأس به
 ”فتح المعین شامی وغیرہ کتاب المقننہ“
 ترجمہ : در وقت ضرورت اگر بہ مذہب امام مالکؒ فتویٰ دادہ شد کدام باک ندارد ۔
 درین بابہ طور مثال امام مالکؒ ذکر گردید لکن مراد ہر چہ از مذہب است ۔

اے صاحب عقل صفا

مسلمان داری خبر ز پلان شوم دشمنان
 بن دارند جامہ زیبای اسلام
 یکی ز اللہ منکر دیگر از رسولؐ،
 بعض گویند نیست حقیقت آن حدیث
 اے کہ برائہ کردند طعن ناگوار
 چو بوحیفہؒ و شافعیؒ و مالکؒ و حنبلیؒ
 پس بر خیز ای مومن مسلمان
 تا یکی پنہ غفلت بگوش میزنی
 (زعیم) از قلم بیش ندارد تحفہؒ

ز شرقی با و غربی مسلمانہای مسلمان نما
 در حقیقت ماران خاموشی بی خدا
 گویند ہمہ را مشرک بی عقلان بی حیا
 ارشاد پاک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم
 ہر چہ آمد از قلم صرفہ نکردند اعتنا
 مثل راہ مردم بنسندگان خدا
 دین و دنیا است در خطر اے صاحب عقل صفا
 تا از دسیہ بای دشمنان باشی جدا
 تا کند مسلمین را بیدار و آگاہ

باب اول

مختصر بیان تعلیم و تربیت مجاہدہ و ریاضت

تشریح و روش عبادت و جذبات و اتباع سنت و مختصر حالات زندگی امام ابوحنیفہؒ

امام اعظمؒ در سال ہشتاد و ہجری در کوفہ در خانہ
ثابت کوفی پیدا شد اصل نامش نعمان کینہ اش

ابوحنیفہ لقبش امام اعظم بوده نسلاً عجمی از اہل فارس است در بیست سالگی مصروف تحصیل گردید از
جہت فکر سالم علم ادب، علم انساب، علم کلام را حاصل کردہ بخاطر فرا گرفتن علم فقہ در حلقہ درس
فقہی آن زمان حضرت امام حماد زانو زد کہ تقریباً امام صاحب چہار ہزار استاد دارد و بہر بہترین
و مشفق ترین اینہا امام حماد است۔

امام اعظم ابوحنیفہؒ ہنگام کہ بہ تدریس مصروف شد ربہ نشر و اشاعت علم خود شروع کرد
طلاب علم نبوت در درس او مثل پروانہ ہا از دھام می گردید طبق ارشاد علامہ کردریؒ ہشت صد فقہا و محدثین
وصوفی ہا و مشائخ شاگردان او شمرده میشوند، حضرت امام اعظمؒ بخاطر تدوین فقہ و دستور اسلامی متشکل
از چہل نفر فقہی یک مجلس شوری ساختہ بود کہ بعد از چند مدتی بنام فقہ حنفی یک مجموعہ قانون و دستور
اسلامی را تیار کردند کہ بہ جامعیت این فقہ آن مجموعہ گواہی میدہد و درین مدت مسائل کہ تصویب
شدہ بود بہ دوازده لک و ہفتاد ۱۲۷۰۰۰۰ ہزار بالغ می گردید۔

تمام علما و شفق اند کہ امام صاحبؒ تابعی بود و اینکہ از صحابہ نقل قول کردہ یا نہ بہ اثبات
رسیدہ است کہ نقل قول کردہ است عظمت و بصیرت و سیاست و مقابلہ امام صاحبؒ با سلاطین

عالم و حق گوئی و اختیار نمودن اویست شرعی را و مدون نمودن فقه حنفی و اشاعت آن و نفاذ یک نظام اسلامی علی شہاج النبوت کارنامہ بزرگ امام بزرگوار است کہ در تاریخ نظیر ندارد بعد ازین کارنامہ ہا امام اعظم در سال ۱۵۰ ہجری دنیا فانی را ترک و پشت سر گذاشتہ بہ دنیا و باقی رحلت کردہ بہ تقارب ذوالجلال پیوست ۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ۔

در دوران طفلی امام اعظم بنماظر کدھم کار در بازار
جوہر نظر و قابلیت امام شعبی
 روان بود کہ یکبار ملاقاتش با امام شعبی عالم مشہور کوفہ شد و متی کہ امام شعبی امام اعظم را دید گفت شاید سرم صاحب علم باشد امام صاحب را نزد خود خواست و پرسید کجا میروی اسم یک دکاندار را گرفت کہ نزد او کار دارم امام شعبی گفت غرضم این است کہ تو کدھم جای درس می خوانی یا نہ ؟ امام صاحب ازین سخن متاثر شدہ گفت بہ امام شعبی برایش توصیه کرد کہ در مجلس علمای برو و با علمای نشست و برخاست نمازیرا کہ من در چہرہ تو استعداد و فہم و قابلیت را شاہدہ میکنم ۔

امام صاحب میفرماید کہ ہمین سخن امام شعبی برایم تاثیر کرد و زندگی بازار را ترک گفتہ و رپی طلب علم شدم در عقود الجمان باب ششم ص ۱۶ و مناقب للوفی
 در ابتدا امام صاحب مصروف تحصیل علم کلام شد کہ از جہت جوش و جذبہ خود و طبق تقاضا دوران درین علم بانداز ماہر شد کہ در بحث و مناظرہ استاد صاحب اوتاب مقابلہ را نداشت در دفاع امام ابو حنیفہ روزی یک زن نزد امام صاحب آمد در بارہ طلاق یا حیض از او استفسار کرد امام صاحب لا علمی خود را ظاہر کردہ او را بہ طرف در سگاہ امام حماد متوجہ ساخت و گفت ہر پاسخ کہ شنیدی آمدہ پس بن بگو و متی کہ زن از نزد امام حماد بازگشت و جواب را بہ امام صاحب شنواند امام صاحب خیلی متاثر شدہ ارادہ راسخ کرد کہ باید علم فقہ را یاد بگیرد و بہ ہمین نیت بدر سگاہ امام حماد حاضر گردیدہ برای تعلیم فقہ لزوم را بخود اختیار نمود کہ بالآخرہ بعد از امام حماد جانشین او تعیین گردید مناقب للوفی ص ۵۵

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ در یکجا بہ ہمین واقعہ اشارہ کردہ می فرماید
 خذ عتی امراة و ذہدتی امراة اخوی و فقہنی اخوی: یعنی یکزن مرا فریب داد و دیگر زن

پرہیز گارم ساخت و دیگر زن فقیہی ام ساخت لہ

تلمیذ رشید امام اعظمؒ ابی یوسفؒ می فرماید
انتخاب علم فقہ از علوم مروجہ عصر [یک روز از امام صاحبؒ کسی سوال کرد کہ علم فقہ

بہ قسم نصیب تو شدہ امام صاحب پاسخ داد کہ توفیق و صندہ خداوند است کہ اورا سپاس گزارم اما قتی کہ من بہ طلب علم کمر بستم بہ تمام علوم نظر اندازی کردم و بہ نفع و نتیجہ او فکری کردم کہ بالآخرہ علم کلام برایم مفید معلوم گردید باز فکر کردم کہ فایده کم دارد و انجامش ہم خوب معلوم نشد زیرا کہ اگر یک نفر درین بارہ خوب ماہر ہم باشد باز ہم نمی تواند کہ نظریہ خود را در نزد عامہ مردم ظاہر و آشکار نماید پس درین وقت انسان مورد اتہام گوناگون قرار می گیرد و بالآخرہ بہ بدعتی و گمراہ مشہور می گردد۔ باز بہ علم خود ادب غور و فکر کردم و درک کردم کہ بالآخرہ نتیجہ اش این است کہ چند طفل را در اطراف خود جمع نمایم و بہ آنها تدریس کنم باز بہ سوی شعر و شاعری متوجہ شدم دیدم کہ نتیجہ اش بجز مدح و ہجو و دروغ گوئی و تحزیب دین دیگر چیز نیست باز بہ قرأت و تجوید نظر کردم کہ نتیجہ اش این بودہ کہ انسان بہ ہر اندازی ہم ماہر شود مجبور است چند طفل را در اطراف خود جمع کردہ قرآن بخواند فقط باقی ماند ترجمہ و مطلب قرآن کہ تحصیل او آسان نیست و ہمین قسم می ماند باز بہ سوی علم حدیث متوجہ شدم دیدم کہ بجمع نمودن احادیث کثیرہ عمر دراز بکار است تا کہ مردم محتاج از علم من مکمل مستفید شوند و این سخن ظاہر است کہ بخاطر ضرورت طلبا حدیث مردم خصوصاً نوجوان ہا زیاد می آیند مکن است کہ بہ من تہمت دروغ

امام اعظمؒ میفرماید من از درسگاہ امام حادؒ کی در کنار نشسته بودم کہ ناگہان یک زن آمد از من پرسید اگر یک نفر بخواہد از خود را طبق سنت طلاق بدہد چہ قسم کند چونکہ این مسئلہ برایم معلوم نبود کہ جواب میدادم سکوت را اختیار کردہ اورا نزد امام حادؒ روان کردم و گفتم ہر پاسخ کہ شنیدی آمدہ برای من ہم بگو امام حادؒ گفت در طہر طلاق بدہد کہ در آن طہر جماع نکردہ باشد و وقتیکہ عدہ او گذشت نکاح او با دیگر مرد روا می گردد۔ امام صاحبؒ می فرماید وقتی کہ این پاسخ را من شنیدم بطور ندامت بخود می گفتم کہ علم کلام بتوجہ فایده داد بوت ہی خود را بہ پای کردہ راست نزد امام حادؒ تشریف بردم چونکہ من در سبق سعی و کوشش می کردم حضرت حادؒ مراد ص ۵۵

دشکایت از حافظہ ام کنند کہ تا روز محشر این الزام باقی بماند باز بہ کتب فقہ متوجہ شدم کہ ورق بہ ورق مشاہدہ می کردم و بہ ہر انداز کہ نظر و فکر زیاد می کردم بہ ہمان انداز عظمت فقہ در من اثر می کرد و درین علم پیچ عیب و خرابی بمن ظاہر نہ شد فکر کردم کہ در حین تحصیل علم فقہ و مجالس با علماء و مصاحبت با بزرگان موقع استفادہ از اخلاق حمیدہ آنها برایم میسر می گردد و بالآخرہ بہ این نتیجہ رسیدم کہ ادا فریقہ و اقامت زمین و اظہار عبودیت و حصول دنیا و آخرت بدون فقہ ممکن نیست و اگر کسی بذریعہ فقہ کما فی دنیا را بخواد بہ مرتبہ عالی رسیدہ میتواند اگر ارادہ عبادت کردن در خلوت خانہ داشتہ باشد کسی بالائی او اعتراض کردہ نمی تواند کہ فلانی بدون علم شیخ شدہ بلکہ گویند کہ فلانی بہ فقہ عمل می نماید۔

لذت علم و ہدایت غیبی

امام صاحب درنگ ساگی نزد حضرت حماد آمدہ ۱۸ سال مسلسل در خدمت و صحبت او جہت تحصیل علم ماندہ بالآخرہ در سالہ ہجری دنیا اورا من حیث یک عالم با کمال و مجتہد شناخت امام اعظم میفرماید کہ من دہ سال در دین حضرت حماد شرکت کردہ بودم کہ بیچ قضائی و در راہ تعلیم و اخذ منفعات ذرہ تقصیر نکردم روزی بخود گفتم کہ باید مدرسہ جدا بسازم و در مدرسہ خود مصروف درس و تدریس شوم ہمین بود کہ ادب و جہا از استادم بپایا کردم و این جرأت را کردہ نتوانستم بہ فضلہ الہی یکی از اقارب استادم در بصرہ وفات کرد کہ بجز از حضرت حماد دیگر وارث نہ داشت بناءً حضرت حماد راہ بصرہ را بہ پیش گرفته من را جانشین خود تعیین نمود کہ توجہ طلاب و مردمان حاجت مند بمن شد و درین دوران مسابلی پشیرومی آمد کہ من از استادم در آن بارہ روایت نہ شنیدہ بودم بناءً از رأی خود اجہاد کردہ جواب می دادم و آن جواب ہارا جدا نزد خود نگہداشتہ بودم کہ جملہ ۶۰ مسائل بود وقتی کہ استادم بعد از دو ماہ از بصرہ باز گشت آن مسائل را بہ ایشان پیش نمودم کہ از جملہ ۴۰ مسائل را صحیح و ۲۰ مسئلہ را غلط تلقی کرد بعداً با خود پیمان کردم کہ تا حضرت حماد زندہ است نزد او درس می خوانم و از او جدای اختیار نخواہم کرد۔ «عقود الجمان ص ۶۳ ادنائب موفق ص ۵»

امام حماد کہ شاگرد مخلص و خاکسار و عاجز

نگاہ بہ شفقت امام حماد رحمۃ اللہ علیہ

و شائق علم و متصف بہ اوصاف حمیدہ

را کہ امام اعظم است پیدا کرد اورا در مردمک چشم خود جای دادہ بہ مہربانی زیادہ تہنیت

نمود. اسماعیل کہ فرزند حضرت حمادؒ است می فرماید روزی پدرم کجای رفت و بعد از مدتی چند روز غیبت نمودن از پدرم پرسیدم کہ آغا جان شما در بازگشت تان بہ دیدن کدام شخص شایق بودید و در ول می گفتم کہ شاید مرا بگوید لکن حضرت حمادؒ فرمود کہ دیدن ابو حنیفہؒ را آرزو داشتم اگر امکان می بود من چشم خود را از او دور نمی کردم " تاریخ بغداد ص ۳۱۱ و اخبار ابی حنیفہ و اصحابہ ص ۳۲۰ "

شاعری می فرماید - چشم بد دور از چنان روی ، کہ از او چشم دور نتوان کرد

بہ مرور زمان خوی و عادات ، رسم و رواج تبدیل میشود مثلاً لیسہ ہادیہ متون ہادیہ اداره ہای تعلیمی این زمان و دو از وہ سال قبل از زمین تا آسمان فرق دارد چشم بد دور البتہ آن علایم و رموز اس کم پیدا میشود و کدام ارتباط و تعلق کہ در سابق بود درین زمان چشم دیدہ نمی شود و چیز و نا چیز محبتی کہ امروز است فردا نخواہد بود تاریخ ماضیہ بالخصوص واقعات مکتب حنفی بہ این حقیقت اشارہ می کند کہ ۱۲۰۰ سال قبل از امروز نظام تعلیم چگونه بود " یعنی نظام تعلیم ۱۲۰۰ سال قبل را بکلی منعکس نشان می دهد - "

انتخاب جانشین حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ | حماد بن سلمہ روایت می کند ہنگامیکہ مفتی اعظم استاذ کل و محبوب علمی و

شخصیت بزرگ حضرت حمادؒ دنیا را بہ عزم عقبا ترک گفتہ از دنیا رحلت نمود در میان تلامیذہ و احباب او مسائل تعین جانشین او زمزمہ یافت کہ باید کدام شخص را در جای او انتخاب نمایم تاکہ این چشمہ علم و تدریس بہ بجزد وفات حضرت حماد پایان نیابد کہ شایقین علم ہر بدو بالاخرہ بہ مرور زمان نام امام حمادؒ ہم از لسان مردم فراموش نگردد درین بارہ اول پسر امام حمادؒ را پیشنهاد کردند کہ باید قائم مقام پدر بزرگوارش گردد مگر بہ او علم نحو و علم کلام غالب شدہ بود بہ این سبب در درس فقہ اہل علم فقہ از او مطمئن نہ میشد بناءً در مسند حضرت حمادؒ موسی بن کثیر بہ تدریس علم فقہ انتخاب کردہ شد کہ مردم بہ ہمان عقبیدہ سابق و تمنای اسبق زیاد می آمدند اما آن لذت سابق و مہارت و کمال در کجا بود و این چنین درس طلاب را مطمئن نمی ساخت بعد از آن ابو بکر ہشلی را در جای حضرت حمادؒ پیشکش نمودند کہ او عذر پیش کردہ قبول نکرد و ابو بردہ را ہم پیشنهاد کردند او ہم انکار و رزیدہ باز ہم ابو بکر ہشلی ، ابو حصین و یزید بن ابی ثابت و جماعہ از علمای برای جانشین حضرت حمادؒ نام

امام اعظم ابو حنیفہؒ را پیشکش نمودند امام اعظمؒ نسبت بہ دیگر علماء جوان و خردسال بود بہ امام صاحبؒ کہ این مسند نشینا شد بہیتی قبول کرد کہ این باغیچہ پرورش دادہ امام حمادؒ سرسبز و شاداب بماند امام اعظمؒ بہ تدریس شروع کرد مدتی نگذشتہ بود کہ از ہر گوشہٗ جہان طالبان علم بہوت و لشکان علم و عاشقان درس گروہ گروہ و جماعہ جماعہ می آمدند کہ در سگاہ از طالب مملو بودہ خود را مستفید می کردند و قتیکہ امام صاحبؒ خزانہٗ علم و معرفت را کثود طلباء ازین محل خود را مستفیض می کردند بہ این اندازہ فیض و برکت و تعلیم گاہ و دانشگاہ و لذت در دیگر جا نبود این ہم معرفت علمیت امام صاحبؒ اجتہاد مسائل و حل مسائل و اثر خود و خصلت و اثر سخاوت ایشان بود کہ حلقہٗ درسش روز بروز وسیعتر می شد و در مدت اندکی در تمام در سگاہ ہا فضل و تفوق خود را ثابت نمود۔

«عقود الجمان ص ۱۶۸ موثق ص ۶۲»

بعد از اینکه امام اعظمؒ در تمام علوم مہارت تام حاصل کرد ارادہٗ گوشہ نشینی را کرد شب در خواب

اشارات غیبی بہ خدمت و اشاعت دین

دید کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم می فرماید ای ابو حنیفہؒ تو را خداوند بخاطر احیاء سنت من پیدا کردہ احتیاط کن کہ ہرگز گوشہ نشینی را اختیار نکنی۔

«حدائق الحنیفہ ص ۶۷ و موثق ص ۶۲ امام صاحبؒ»

بعد از شنیدن این مژدہ گویا زندگی دیگری پیدا کرد بعداً بہ اجتہاد مسائل و اشاعت دین شروع کرد کہ فعلاً مسلک و مذہب او در ہر گوشہٗ جہان نشر و قابل عمل است۔

تاریخ ابن خلکان می نویسد امام اعظمؒ عالم، عابد، زاہد، صاحب ورع و تقویٰ

ریاضت و مجاہدہ، ذوق عبادت و تلاوت

کثیر الخشوع دائم التضرع، خوش سیرت، خوبصورت، خیر خواہ و مددگار مسلمان ہا بود میانہ قد، گندم رنگ، خوش تقریر و شیرین زبان بود و سادہ بن عمرو می فرماید امام اعظمؒ چہل سال بہ وضو، خفتن نماز

امام صاحبؒ در ۵۱ سالہ وفات کرد درین وقت بہ این حساب سنہ سالہ بود کہ این عمر معیار عقل و ہوشمندی است گویا در ۴۰ سالگی در منذر درس و تدریس مکمل نشست۔

صبح را خوانده بود و تمام شب قرآن می خواند و تمام قرآن را در یک روز تلاوت می کرد.

«وفیات الاعیان لابن خلکان جلد ۵ ص ۱۴۱ اخبار ابی حنیفه و اصحابه ص ۵۶»

امام صاحب بعد از نماز ظهر استراحت می کرد می گفت که بنی رسولی الله علیه وسلم میفرمایند شب از قیام و بعد از ظهر از استراحت کار بگیرد و در رمضان المبارک این عادت خود را تبدیل می کرد یعنی شب یک ختم و روز یک ختم قرآن کریم می کرد در طحاوی از مسعری کلام روایت است که من یک شب به مسجد رفتم دیدم که یک نفر در نماز قرآن تلاوت می کند و این تلاوت خوشم آمد زیرا که بسیار دلچسپ و مؤثر بود و قتی که در سپاره هفتم رسید گفتم شاید که اکنون رکوع کند اما این شخص رکوع نکرد و قتی که ثلث قرآن را خواند بالا آخره نصف کرد هنوز هم تلاوت می کرد حتی که همه قرآن کریم را در یک رکعت ختم نمود و قتی که هر دو بیان از نماز فارغ شدیم به وقت نظر کردم دیدم که امام اعظم است، در هر رمضان شصت ختم می کرد در تمام عمرش پنجاه و پنج حج کرده و در کلام بیت که وفات کرد در آن خانه هفت هزار مرتبه قرآن را ختم کرده بود.

«وفیات جلد ۵ ص ۱۴۱ و عقود الجمان ص ۲۳۲ و موفق ص ۲۰۷»

این مناقب را صرف مقلدین ابو حنیفه نوشته نکرده که سلف کرده باشد و مورد اعتراض قرار گیرد بلکه ابن خلکان، ابوالفداء، ابونعیم صاحب علیه، خطیب بغدادی، حافظ جلال الدین سیوطی و حافظ ابن حجر مکی بیان کرده است که هکی شافعی مذهب اند و هر کدامش در دوران خود امام بودند و حتی که حافظ شعبی شافعی به تواتر نقل کرده و به تواتر رسانده است، اما بعضی نفرات به این توافق ندارند که در مقام و آفاق وفات شده اش امام صاحب ۷۰۰ مرتبه قرآن را ختم کرده باشد و اینهم به خاطر یک امام صاحب اکثر زندگی خود را در کوفه سپری کرده بود و حای مرکزی کارنامه های سیاسی و ملی و فقهی او در کوفه بود و جاس و فاشش در بغداد بود و چند روز در زندان بود و این گمان برده نمیشود که امام صاحب درین چند روز هفت هزار مرتبه قرآن را ختم کرده باشد ممکن است که راوی گفته باشد تا وقت مرگش ۷۰۰ مرتبه قرآن را ختم کرده یا اینکه زمان که از کوفه به بغداد می آوردند ۷۰۰ هزار مرتبه قرآن را در خانه اش ختم کرده باشد اگرچه بعضی مردم این سخن ناممکن معلوم میشود و اگر حساب کرده شود در ۴۰ سال ۷۰۰ هزار ختم کرده میشود در حالیکه عمر امام صاحب حاوی ۷۰ سال بود و همچنین ۱۰۰ سال به وضوء ختن نماز فجر را خوانده بود این افعال است که از ملاقات بشری خارج نیست که مسترفین اعتراض کنند که این مبالغه است بلکه هرگز مبالغه و افراط نیست.

از مسو بن کدھ خطیب بو محمد انار دابو عبد
بن خسرو روایت می کنند کہ من بنماطر دیدن و

معمول همیشه قیام اللیل و تدریس علم

ملاقات امام صاحب به مسجد اور فتم دیدم کہ امام صاحب بعد از ادا نماز فجر مشغول تعلیم مردم شد
ہمین قسم تا ظہر مسلسل درس و تعلیم وادھ باز براسے ادا نماز این مجلس پراگندہ شد بعد از ادا ظہر
تا عصر و از عصر تا شام و از شام تا خفتن این مجلس تعلیم جاری بود کہ من به این حالت حیران ماندہ بودم۔
امام صاحب بعد از ادا نماز عشاء و خانہ رفت من با خود گفتم امام صاحب به این قسم فعلی بک کتاب
دیدن و عبادات نفلی و خواب چه وقت بی کار می شود و وقت پیدا می کند مردم بعد از نماز عشاء
به خانہ ہای خود رفتند من در ہمین تصور بودم یکبار دیدم کہ امام صاحب کالای پاکیزہ را پوشیدہ
خود را معطر کردہ داخل مسجد شد کہ تا صبح صادق مصروف نفل بود بعد از سپری کردن شب باز خانہ رفت
چند لحظہ بعد باز دوبارہ مسجد آمد کہ لباسش را تبدیل کردہ بود نماز صبح را با جماعت ادا کردہ باز
ہمان سنت سابقہ خویش بہ تدریس و تعلیم شروع کرد کہ تا خفتن دوام داشت من بخود گفتم دیروز
تا بیکادہ مصروف بود شب تا صبح مصروف و بی خواب بود شاید امشب استراحت کند باز امشب ہم ہمان

فعل شب اول را شروع کرد که من متوجه او بودم و شب سوم بهم همین قسم کرد من با خود فیصله کردم تا که من و امام صاحب زنده هستیم صحبت و مجلس او را ترک نخواهم کرد خلاصه اینکه تا وقت مرگ اراده مصاحبت با او را کردم و در مسجد باشندگی را اختیار کردم که درین مدت من امام صاحب را بدون روزه در روز و بدون قیام اللیل در شب ندیدم البته قبل از ظهر چند دقیقه استراحت می کرد و این عادتش بود ابن ابی معاذ میفرماید که مسحرین کدام "خیلی بنده مسعود بود که در همین حالت در مسجد امام صاحب داعی اجل را بیک گفت و سر بر سجده بود در یعنی در حالت سجده روح او قبض گردید"

غایبه الاوطار ج ۱ حدائق الحنیفه ص ۶۶ عقود الجمان ص ۲۱ ص ۳۱۵ و موفی ص ۲۰۸

امام ابی یوسف میفرماید که این است همان ابو حنیفه که شب خواب نمی کند | من همراه امام اعظم در راه

روان بودیم که چند نفر ما را دید یکی آن انگشت خود را سوی امام صاحب گرفته اشاره کنایه می فرمود گفت ابو حنیفه لایقام اللیل این است آن ابو حنیفه که شب خواب نمی کند امام صاحب که پیوسته این را شنید گفت سبحان الله در پاک است خدا، تو نمی شنوی که خداوند در لسان مردم در باره من چه گوید سخن را جاری و بخش کرده این چه ناشائستگی است که زندگی عملی ما مطابق گمان مردم بنا شود باز گفت والله این مردم سخن را نمی گویند که حقیقتاً در من نباشد امام ابو یوسف صاحب میفرماید حقیقت هم همین است که امام تمام شب را بعبادت و تضرع و عبادت و گریه و زاری و بیاد خدای گذرانند.

در عقود الجمان ص ۳۱ و معجم المصنفین ص ۱۲۸ و صیری ص ۵۰

مورخین واقعات عبادت در پیافست | امام ابو حنیفه صاحب ستون شریعت بود | تہجد و شب بیداری امام صاحب

را به کثرت نقل کرده اند که به حد توان تر رسیده است محمد بن یوسف صالحی و صاحب معجم می نویسد و من ثم یسی الوتد من کثرة قیامه از جهت قیام اللیل مردم امام صاحب را میخ می گفتند.

در عقود الجمان ص ۳۲ و معجم المصنفین ص ۱۶۸ و صیری ص ۵۰

درین باره کتاب بابک لطیف را هم نقل کرده اند زمانیکه ابو حنیفه وفات کرد بچه کوچکی بسایه او گفت یا ایت

این ملک الدعامة التي كنت اراها كل ليلة في سطح ابى حنيفة بالليل۔
ترجمہ: اسے پدر جان ہر شب کہ در بالای خانہ ابوحنیفہ ستونی دیدہ می شد چہ شد کہ اکنون معلوم نمی شود
پدرش بہ زنی بہیسترگہ گفت یا بنی لیست ۱

بدعامة وانما كان ذلك وعامة الشرع ابوحنيفة؟

یعنی اسے پرسن درین جاستون نبود یکہ اوستون نہ بیعت ... ابوحنیفہ بود کہ اکنون اوانقیدہ
است در یعنی از دنیا رحلت کردہ ...

«عقود الجمان، ص ۲۲۲ مناقب موفق ص ۲۲۲»

ابوالموید کہ این حالات کثرت عبادت امام ابوحنیفہ را دید ناگہان از وحشت برآمد کہ

خارابی حنیفہ للافادہ ولیل ابی حنیفہ للعبادہ

عقود الجمان ص ۲۲۲

ترجمہ: روز رانی کرد صرف خدمت غلق بر تضرع بود از شب تا فلق

امام اعظم را کہ خارشیم امام رازی است باز ہم در تفسیر

کبیری نویسد امام صاحب بالای یک محوسی پول داشت

تقویٰ ابوحنیفہ، اسلام محوسی

روزی امام صاحب بہ خاطر گرفتن پول خویش ہوسے خانہ آن آتش پرست روان شد و قلیکہ در نزدیک
خانہ اورسید و ریای امام صاحب کلام نجاست رسیده بود زمانیکہ پای زار خود را لکان داد نجاست
در دیوار محوسی رسید امام گفت اگر نجاست را دور نکنم دیوار خراب می شود اگر نجاست را دور کنم خاک
دیواری ریزد بہ مالک خانہ نقصان وارد می شود بالاخرہ در دازہ را دتک تک کرد کہ یک کینز برآمد
گفت مولای خود را آواز کن کہ ابوحنیفہ آمدہ بمجد و خبر دادن کینز محوسی از خانہ برآمد گمان کرد کہ شاید
از من پول قرض خود را مطالبہ کند بہانہ جوی را شروع کرد لکن امام صاحب قصہ نجاست دیوار را عرض
کرد و گفت بر ایم طریقہ نشان بدہ کہ دیوار پاک شود محوسی کہ این حالات تقوا پاک، پرہیزگاری،
وترس از خدا و رفق در معاملہ اورا دید ایمان آوردہ نوراً مسلمان شد۔

ص ۶۷ حدائق الحنیفہ و تفسیر کبیر۔

اسماعیل بغدادی سے می فرماید کسی از یزید بن ہارون پرسید کہ

ترک سایہ قبول آفتاب

بہ انسان فتویٰ داؤن ہم وقت جائز میشود ؟ جواب داد تا

و قتیکہ مثل ابو حنیفہ احتیاط را اختیار کند سائل گفت رأی تو ہمین است ؟ او جواب داد بلی من از این بالاتر ہم می گویم زیرا کہ من از ابو حنیفہ بالاتر فقہی و متقی و پرہیزگار ندیدم روزی امام صاحب روبروی دروازہ یک شخص در گرمی آفتاب نشستہ بود من گفتم کہ اگر در سایہ نشیند خوب خواہد شد و در دیگر روایت می آید کہ من از امام صاحب بذریعہ قسم پرسیدم کہ درین گرمی آفتاب چہرانشستہ ای او پاسخ داد کہ ہر مالای صاحب این خانہ قرض دارم و نشستن در سایہ را از جہت بدی پندارم کہ در سود و نفع ناروا شامل نشود۔

عقود النجاشی ص ۱۱۲ و موفق و کردری والاقتصار

امام محمدؒ در طفلی اش بسیار حسین صاحب جمال بود و قتیکہ نزد امام صاحب بخاطر

حفاظت نظر

تعلیم علم تشریف آورد کہ نظر اول غیر اختیاری بود دیگر دوبارہ امام صاحب بہ

طرف امام محمدؒ نظر نکرده در حین درس در پشت ستون می نشاند تا کہ نظرم بہ او نخورد۔

”مذکرۃ الاولیاء بحوالہ حدائق الحنیفہ ص ۷۲“

از خارجہ بن مصعب روایت است زمانیکہ

ابو حنیفہؒ شخص عقیف و پاکیزہ کردار

من ارادہ حج را کردم کینز خود را بخاطر

خدمت جای امام ابو حنیفہ روان کردم و تقریباً چہار ماہ من در مکہ شریف ماندم بعد از ماہ

عودت نمودم نزد امام صاحب رفتم کہ کینز من در خدمت شما چگونہ بود خوب بود یا نہ امام صاحب

در پاسخ خارجہ بن مصعب گفت کدام شخص کہ قرآن را می خواند و مردم را بہ آن دعوت میدہد و بہ مردم فرق

حلال و حرام را بیان می کند بہ اولایم است کہ نسبت بہ دیگر مردم نفس خود را کنترل کند تم بہ خدا از قتیکہ

توبہ حج رفتہ ای سوی کینزت نظر نکردم ”یعنی چہ جای کہ خود خصلت او را آزمائش کنم“ خارجہ بن مصعب

می فرماید کہ بعد از شنیدن این سخن من از کینز خود از خود خصلت و حالات زندگانی خانہ امام صاحب

پرسیدم کینز در پاسخ ام گفت من قسم میکنم کہ مثل امام صائیک عمل متقی پرہیزگار صاحب خصائل حمیدہ

و پاکیزہ نفس دیگر شخص ندیدم و نہ شنیدم دیگر اینکه من هیچکاه ندیدم کہ امام صاحب شب یا روز غسل

جنابت کرده باشد، امام صاحب روز جمعہ بعد از اینکه نماز صبح را خواندہ از مسجد می آمدہ چاشت چند رکعت نماز می خواند بعد از غسل می کرد کلاً تبدیلی نمود خود را معطر کردہ بنماز جمعہ تشریف می برد و صبح گاہ من اورا بدون روزہ ندیدم و بسیار کم استراحت می کرد۔

«عقودالجمال ص ۲۴۲ و صیری»

گویند روزی امام صاحب با کسی گفتگو می کرد آن شخص گفت اتق اللہ یعنی از خدا خشیت و تقویٰ | بترس درین وقت رنگ امام صاحب زرد شد و بہ سر خم گفت خداوند ترا خیر بدہد وقت کہ یک انسان بہ علم اش می نازد بہ او ضرورت است کہ شخصی دیگری بہ او خدا را یاد کند۔

«عقودالجمال ص ۲۴۷ موفق ص ۳۵۲»

از غورک سعدی الکو فی روایت است کہ

عمل بہ حدیث نبوی و در تحائف و ہدایا | گوید من یک مرتبہ بہ حضور امام صاحب

تحائف و ہدیہ ارسال کردم امام صاحب در مقابل ہدایای من دو چند ہدیہ روان کردہ بود و بالای من گویا کہ احسان کردہ بود من کہ ہدایا را دیدم گفتم حضرت صاحب اگر من می فہمیدم کہ شما چنین می کنید ہرگز این کار را نمی کردم امام صاحب جواب دلو کہ این سخن را نگویید کہ فضیلت و اجر کثیر بہ آن شخص می رسد کما دل گام برداشتہ باشد آیا تو این حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم را نہ شنیدہ ای؟ کہ اگر کسی با شما نیکی و احسان کرد آن نیکی را شما بہ نیکی و احسان بر سر برسانید اگر طاقت آن انداز احسان کردن را نہ داشتی بہ لسان اداء شکر عن را بجا آوردہ اورا تعریف کن طوری کہ سعدی میگوید من بہ شنیدن این کلام امام صاحب را گفتم جناب این ارشاد نبیؐ بہ من از مال ملوک ام عزیز تر است۔

«عقودالجمال ص ۲۴۲ و مناقب موفق ص ۲۴۴»

در یک روایت آمدہ کہ این سخن بہ سوی امام صاحب منسوب است و بہن کہ این سخن را امام

صاحب گفتہ است۔

عمر بن یثیم می گوید کہ یکروز نماز عصر

من یک خط شعبہ را بہ امام ابو حنیفہ

تحمل و وقار عالمانہ و عمل بہ مقتضای حدیث

رساندم امام صاحب نماز عصر و شام و خفتن را بہ جماعت ادا نمودہ بعد از نماز عشاء آمدیم خانہ امام صاحب

نان را خوردیم مراد رستخیز خوابانید و خودش در زادیہ آفاق بہ نقل ایستاد شد تمام شب را بہ نماز خواندن سپری کرده صبح مرا بیدار کرد آب وضو برایم آورد بعد از وضو کردن مسجد رفتیم، بعد از اداء نماز صبح در جای نشسته بود کہ ناگهان یک مار از بالا در روی امام صاحب افتید امام صاحب پای خود را در بالای سر مانده بہ ذکر خدا مشغول بود حتی کہ آفتاب بر آمد امام صاحب این دعا را خواند۔ الحمد لله الذی اطلعها من مطلعها اللهم ارزقنا خیرها وخیر ما طلعت فیہا (موفق ص ۲۳۵)
ترجمہ حمد است ان خدا یہ کہ آفتاب را از جای طلوعی بر آورد ای بار خدا مار را از این آفتاب و از کدام چیز کہ طلوع می کند بھر مند کن۔ بعد از آن امام صاحب بہ گشتن مار امر داد تا این زمان بہ اطمینان کامل مشغول ذکر و اذکار بود بعد از اداء نماز اشراق بہ تناسب وقت یک حدیث را بہ سمع حاضرین رسانید۔ ومن صلی الفجر ولم یتکلم الا بذکر الله تعالی حتی تطلع الشمس کان کا المجاہد فی سبیل الله۔

ترجمہ: شخصی کہ گذارید نماز صبح را و تا طلوع آفتاب بجز از ذکر خدا دیگر تکلم نکرد او مثل یک غزاة کنندہ راہ خدا است۔

ازین جا معلوم می گردد کہ امام صاحب بہ عمل نمودن حدیث بہ چه انداز پا بند بود حتی کہ در حالت خطر ہم رعایت حدیث را می کرد۔ از این واقعہ وقار عالمانہ و تحمل امام صاحب ہویدا می گردد۔ در حدائق الحنیفہ عقود الجمان ص ۴۲۴ آورده خیرات الحصان ہم تقریباً ہم چنین واقعہ نقل شدہ است۔

امام صاحب در تمام عمرش ۵۵ حج کرده است در آخرین مرتبہ درخواست

احیاء سنت رسولؐ انتہاء ریاضت و مجاہدہ

باز نمودن دروازہ کعبہ را نمود کہ خادمان دروازہ را باز کردند و امام صاحب در بین دوستون بیت اللہ بہ نماز ایستاد شدہ قرآن کریم را در نماز ختم کرد کہ بعد از نماز بہ گریان و ناله شروع کرد کہ بسیار وقت دستہائے بالا این دعا را بدرگاہ رب ذالجلال می کرد۔ یارب عوفت حق المعرفۃ و ما عبدتک حق العبادۃ فہب لی نقصان الخدمۃ بکمال المعرفۃ

در مناقب موفق ص ۲۳۵ ابو حنیفہ از ابو زہرہ مصری

ترجمہ: اسے پروردگار معرفت تو ”یعنی کبریا کی وہمہ صفات تو را“ طوریکہ بن لازم بود فهمیدم
و شناختم و طوریکہ حق بندگی بہ تو بود آن را ادا کرده نتوانستم، اسے پروردگار نقصان خدمت مرا بہ
وسیله معرفت کمالت غفوکن۔

در جواب ابن دعا از گوشہ بیت اللہ صدای غیبی آمد۔

وعرفت فاحسنت المعرفة و خدمت فاخلعت الخدمة غفرنا لك

ولمن كان على مذهبك الى قيام الساعة "عقود الجمان ضكاً"

ترجمہ: اسے ابو حنیفہ قسم کہ ضرور بود تو معرفت ما را حاصل کردی طوریکہ لازم بود تو خدمت دین
ما را همان طور کردی بخشیدیم تو را و مقلدین تو را و تار و ز قیامت کسی کہ در مذہب تومی آید ہمگی را بخشیدیم۔

امام اعظمؒ دوستان خود را نصیحت می کرد کہ لباس خوب پوشید

نصیحت بہ عمل سنت رسولؐ

صفاد پاکیزہ باشید گوئید روزی یک نفر در مجلس امام صاحب

باباس کہنہ حاضر شد و قبیکہ اومی برآمد امام صاحب برای چند دقیقہ معطل نمود بعد از این کہ مردم، ہمگی
رفتند امام صاحب بہ آن شخص گفت عزیزم این جاے نماز را بالا کن و در زیر آن چیزیکہ است بگیر
”کہ یک ہزار دہم بود“ امام صاحب گفت این درہم را بگیر برو و سرتن خود را نو کن آن شخص
در جواب امام صاحب فرمود: من مالدار ہستم بہ این پول ضرورت ندارم امام صاحب گفت آیا تو
این حدیث نبیؐ را نہ شنیدہ ای۔

ان الله يحب ان يدي اثر نعمته على عبده

یعنی اللہ دوست دارد کہ در بندہ خود اثر نعمت خود را شاہدہ کند۔

برو خود را صفا و سترو پاک کن از نعمت خدا کار بگیر دوستہای توبہ دیدن تو خوشحال شوند

و از حالت بد تو زنجیر بندار

باب دوم

ایمان و احتساب

لنزدن ابوحنیفهؒ به شنیدن نام اللہ | در ماورای دریای دجله بکفریه کوچک بود که
بالآخره جای اردو جو ر شده بعداً یک شهر بزرگ

بنام «در صافه» جو ر شد و قتی که امام صاحبؒ از منصب قاضی القضااتی ابا و انکار و روزید در شهر صافه
برای چند روز محدودی قضا را در آن شهر به عہدہ گرفت اولین و آخرین و آن فیصلہ کہ بعد از آن امام
صاحب استعفیٰ کرد و عوای یک مسگر بود کہ بالای کسی از یک کوزہ سی و دو درہم و چہار پیسہ باقی ماندہ
بود و قتی کہ امام صاحب آن شخص مدعی علیہ یعنی کسی کہ بالای او پول بود طلب کرد و او انکار و روزید
امام صاحب طبق قانون گفت کہ بہ تو قسم لازم است قل واللہ انذی لا الہ الا ہو سلہ یعنی بگو قسم
بذات کہ نیست جز خدای مگر او مدعی علیہ آمادہ حلف گردید و چونکہ بہ شنیدن نام اللہ در اندام امام
صاحب لرزہ می آمد از یکس خود چند درہم قیمت بہار کشیدہ برای مدعی «یعنی صاحب پول» داد و
گفت قرض این شخص را از من اخذ نما و مدعی علیہ را از قسم خوردن باز داشت این ہم یک تجربہ عملی
امام صاحبؒ بود۔

ضرورت عمل مع حصول علم | داود طائی کہ یکی از جملہ اویار اسلام شمرده میشود از شاگردان
امام صاحب است و قتی کہ در دوران تحصیل در فقہ و
قرآن و علم تفسیر مکمل مہارت حاصل نمود امام صاحب برایش گفت داود آرزوی تو مکمل شد داودؒ

۱۔ دنیات الاعیان لابن ملک کان جلدہ ۴ و تاریخ بغداد جلد ۲ ص ۴۲

جواب داد دیگر چیز ہم مانده. امام صاحب فرمود بی به علم عمل کردن ضرورت است به مجرد شنیدن این سخن داد برخواست یک اندازه زمین که از میراث برایش مانده بود آن را فروخت که ممبر در هم شد از مردم کنارگی را اختیار کرد که بسیار کم بنظر میخورد روزی فضیل بن عیاض به ملاقات داد و طائی آمد داد و دوازده را باز نمود فضیل در بیرون داد و در داخل گریان می کردند فضیل گفت کجا بروم با کشتنم در تلاش انسان ام داد گفت بی این آن سرمایہ گم شده است که جستجو میکنیم پیدا نمیشود.

«دفاع البصیفة» ص ۱۹

بعضی اوقات امام صاحب بطور شعر و غزل نه بلکه بطور پند و عطا این اشعار را می خواند.

معاشر دارا فآخره

ومن المروءة للفتی

واعمل لدار الآخرة

فاشکروا اذا اوتیتها

اگر میرت شد این خانه قبر را بیا دار

ترجمہ : در زندگی دنیا خانه بہتر است بکار

«عقود الجمان ص ۱۸۴»

روزی از امام صاحب پرسیده شد درباره جنگ های علی و معاویہ و جنگ صفین کہ نظر شما

مشاجرات صحابہ و مسلک ابو حنیفہ

چیست امام صاحب پاسخ داد من از آن چیزیکہ در قیامت پرسیده می شوم از او ہراس دارم خدا از واقعات مرآ پرسان نمی کند و تلاش چنین واقعات ضرور ہم نیست.

روزی از امام صاحب استفسار کردہ شد کہ علقمہ رضا افضل

است یا اسود رضا امام صاحب جواب داد من ضرور است

علقمہ رضا بہتر است یا اسود رضا؟

کہ بخاطر احترام آنہا بہ ایشان دعا بخشش طلب کنم و من چہ حق دارم کہ یکی را بہ دیگر ترجیح بدم.

امام اعظم در مسجد کوفہ نشسته

حضرت ابو بکر رضا پہلوان است یا حضرت علی رضا؟

طاق نزد امام صاحب حاضر شد و پرسید کہ در تمام مردم پہلوان کدام شخصی است امام صاحب پاسخ

داد کہ بنظر ما حضرت علی رضا و در نظر شما حضرت ابو بکر رضا است، شیطان طاق بسیار غضبی شدہ گفت

سخننت بالعکس بود در حقیقت در نزد ما پہلوان ترین مردم حضرت علی رضا است و در نزد شما ابو بکر رضا

است، امام صاحب فرموده چنین نیست ما علی را به اینوجہ پہلوان میگویم وقتی کہ برایش معلوم شد کہ حق خلافت از ابوبکر رضی است سکوت را اختیار کرده بطبق فیصلہ با ابوبکر رضی بیعت نموده در تمام عمرش از ابوبکر رضی تابعداری کرده و شامی گوید کہ حق خلافت از علی رضی بود و ابوبکر رضی غصب کرده ہنگامیکہ اگر حق از علی رضی بود و او حق خود را گرفتہ نتوانست معلوم شد کہ حضرت ابوبکر رضی پہلوان بوده زمانیکہ شیطان طاق این خبر را و این پاسخ را شنید چپ و لا جواب شدہ بہ گریز شروع کردہ رفت۔

در عقود الجمان ص ۲۷ و مناقب موفق ص ۱۳۶

از وکیع روایت است کہ امام صاحب از قسم خوردن ہمیش پرہیزی کرد

حفاظت زبان | حتی کہ از قسم خوردن بکلی خود را محفوظ نگذاشتہ بود و عہد کردہ بود کہ اگر در حین گفتگو بی ارادہ قسم بخورد آنرا خطای شمرده یک درہم بطور کفارہ ادا می کند و این ارادہ را بخود لازم گردانیدہ بود و بعد از چند مدتی بجای یک درہم دو درہم کردہ بود و این را عادت کردہ بود و قتی کہ ناگہان در حین گفتگو الفاظ قسم از لسان سر می زد و درہم را بطور صدقہ تادیب مینمود۔ «عقود الجمان»

امروز غیبت در بین مردم عادت

اجتناب از غیبت و ادا کفارہ و احتساب | شدہ است کہ حتی نوسیدہ و خوانندہ

و واقعین را خدا و رسول^۱ بہ این کار مبتلا اند باز از عوام چہ گلہ کردہ شود بل ہم اضل امام صاحب از غیبت بسیار بد می برد و ازین گناہ بی لذت خود را در امن می داشت و شکر خدا را بجای آورد کہ لسان مرا ازین غنہای بی ہودہ محفوظ کردہ روزی یکی از رفقای خاصش گفت جناب مردم پشت شما بسیار گپ ہا می زنند اما شما در بارہ آنها چیزی نمی گوید امام صاحب در جواب آن شخص فرمود

ذ لك فضل الله بوتيہ من يشاء یعنی این فضل خداوند است میدہد بہ

کسی کہ بخواہد بہ امام ثوری گفتہ شد کہ من ہیچوقت امام صاحب را ندیدم کہ پشت کسی غیبت کردہ باشد و نہ شنیدم، امام سفیان ثوری در جواب گفت بلی امام ابو حنیفہ^۲ بی عقل و نا فہم نیست کہ اعمال صالحہ خود را بذریعہ غیبت برباد کند۔ لہ لہ

لہ سیرت النعمان ص ۲ لہ درین جایک سخن حکیم الامت اشرف علی تھانوی بیاد رہا (باقی در صفحہ آئندہ)

یزید بن کیت می فرماید که ترس خدا به بالای امام صاحب^۲
مناجات امام ابوحنیفه^۳ ہمیش غالب بود و در باره آخرت ہمیش فکر می نمود روزی علی

بن الحسین المودن در نماز خفتن سوزہ زلزال را قرائت می کرد و امام صاحب در صف در پشت
 او ایستاد و بود و قتی که نماز گذاریده شد ہمہ مردم رفتند علی می گوید من دیدم کہ امام صاحب نشسته است
 گویا کہ در فکر آخرت در مراقبہ باشد چند دقیقه منتظر بودم اما او طوری بہ فکر رفتہ بود کہ فکر کردم بہ من نظر
 نخواہد کرد در چراغ ہم تیل کم بود نزدش گذاشتم و رفتم و قتی کہ صبح شد حسب علو تم بہ مسجد آمدیم دیدم کہ
 امام صاحب بدرگاہ خدا ہمراہ ہر دو دست ریش خود را گرفته دعای کند کہ ای اللہ اگر کسی ذرہ نیکی
 ہم می کند تو بہ او اجر کامل میدہی و اگر کسی ذرہ گناہ ہم کند تو سزای آن را میدہی این بندہ عاجزت
 نمان را از نار دوزخ در امان و از ہر گونہ گناہ در امن دار و در رحمت بی پایان خود پناہ بدہ ۔

علی بن حسین می فرماید و قتی کہ من بہ امام صاحب نزدیک شدم چراغ ہمان طوری سوخت
 و امام صاحب بہ زاری و تضرع دعای کرد ہنگامیکہ مرادید فرمود ابستہ تو بخاطر بردن چراغت ایستادہ
 من گفتم جناب شب ختم شدہ دمن آذان صبح را ہم گفتم امام صاحب فرمید کہ حالات مرا این دیدہ
 و بہ زاری تمام مرا گفت اکتہ علی ما را بیت بہ لحاظ خدا تو مرا در کدام حال کہ دیدہ بہ دیگر کس نگو ۔
 بعداً امام صاحب قایم شد و رکعت نماز خواند در صف نشسته بود تا کہ مردم بہ نماز صبح قایم گردیدند
 و امام صاحب ہم ہمراہ مردم نماز جماعت را ادا نمود بہ فکر من امام ابوحنیفہ^۳ این نماز را بہ وضو و عشاء
 خواندہ بود ۔

» وفيات الاعيان جلد ۴ ص ۴۱۲ و عقود الجمان ص ۲۲۵ و مناقب موفق ص ۲۱۵ «

(بقیہ حاشیہ صفحہ قبلی) آمد کہ حوالہ کتاب را فراموشی کردم میفرماید غیبت شنونہ ہم مثل
 غیبت کنندہ گنہگار است کسی پرسید کہ اگر پیر و استاد غیبت را شروع کند ۔ فرمود شاگرد بر خیز و غیبت
 کہ خلاص شد باز بیاید صحبت استاد یا مرشد باران رحمت است اما و قتی کہ ثالہ باری شروع شود مردم
 صف می گرہن خود پناہ گاہی را تلاش می کنند ۔

در مسائل مشکل توبہ واستغفار

از ابو جعفر بلخی روایت است کہ میفرماید بن از راوی های
ثقة این روایت رسیده کہ با اوقات امام صاحب در بعض
مسائل بندی شد شاگرد های خود راجع کرده می گفت مشکل شدن این مسله از جهت گناہ من است و بہ
استغفار گفتن شروع می کردہ حتی کہ عادت داشت از مجلس بلندی شد و ضروری کرد و در رکعت نماز توبہ
می خواند و بہ استغفار گفتن شروع می کرد بہ برکت این عمل آن مشکل آسان می گردید و حل مسله را خداوند
در ذہنش می آورد بہ سرور می گفت کہ من بہ خدا رو آوردم از گناہم توبہ کردم و خدا بمن فضل کرد بہ
نظر ترجم سویم دید مسله حل گردید، و قتیکہ این مسله بہ فضیل بن عیاض رسید او ناگہان عطسه زد و برای
امام صاحب بہ دعا خواستن شروع کرد۔
«عقود الجمان ص ۲۲۸ و ۲۲۹»

ماکجا جنت کجا

امام صاحب روزی حسب عادت ہر روزہ بد کانتش رفت و قتیکہ نو کرش
تکہ با و کالا را در پیشروی دکان گذاشت بطور تقاول گفت خدایا بما جنت
بدہ بہ شیندن این سخن دل امام صاحب نرم شد بہ انداز گریان کرد کہ ریش مبارک تر شد بہ مزدور امر
کرد کہ دکان را بستہ کند و بہ سرش رومالی انداختہ کدام طرف رفت فردا کہ پس بہ دکان تشریف آورد
طرف مزدورش گفت برادر ماکجا قابل این ہستیم کہ جنت را آرزو کنیم این ہم بسیار نعمت است کہ بہ قہر
و عذاب خداوند گرفتار نہ شویم۔ «عقود الجمان ص ۲۲۶»
حضرت عمرؓ ہم اکثر اوقات می فرمود روز قیامت کہ حساب و کتاب من کردہ شود نہ از من
چیزی گرفتہ شود نہ بمن چیزی انعام دادہ شود من بہ ہمین راضی ہستم۔

سقوط العالم سقوط العالم

روزی امام صاحب از کدام کوچہ می گذشت دید کہ یک طفل
با خاک و گل بازی میکند امام صاحب او را از بازی کردن
در گل منع کرد و گفت پسرم می افنی کدام استخوانت می شکند۔ این طفل در جواب امام صاحب فرمود۔
جناب من اندیشہ افقیدن خود را ندارم زیرا کہ بہ افقیدن من بکسم من ضرری رسد و نقصان بہ نرسد
است مگر بمن نسبت بخود اندیشہ افقیدن شما است زیرا کہ بہ لغزش تو لغزش جہان است۔
فان فی سقوط العالم سقوط العالم یعنی بہ لغزش یک عالم تمام جہان می لغزد۔ «یعنی بی راہ میشود» خداے

ناخواستہ بہ لغزش تو بہ دین و بہ اہل اسلام ضرر میرسد۔ در مختار جلد ۱ ص ۵۰
 بہ امام صاحب این سخن با کمالِ طفل بسیار تاثر کرد کہ در دل گرفتہ بار بار بہ شاگردانش
 تاکید می‌درزید کہ در تحقیق مسائل بہ انداز زیاد بکوشید زیرا کہ خطائی عالم خطای عالم است۔

روزی کسی از امام صاحب پرسید کہ بہ تعلیم فقہ چیست بسیار

المنان قلب افادہ واستفادہ | ضروری است؟ امام صاحب فرمود المنان دآن شخص

پرسید کہ المنان قلب بہ چیست می‌آید؟ امام صاحب گفت بہ قطع تعلقات آن نفر پرسید تعلق چگونه کم میشود
 امام صاحب فرمود کہ انسان اشیاء ضروری را گیرد و غیر ضروری را ترک نماید روزی یک نفر از امام صاحب
 پرسید کہ علم فقہ را چطور دریافت کردی و چگونه مستفیض شدی؟ امام صاحب فرمود۔

ما بغلت بالافادہ ولا استنکفت عن الاستفادہ یعنی در تعلیم بہ دیگران بخل نکردم و از
 دیگران خواندن را اعراض و انکار نکردم۔ در عقود الجمان ص ۲۲۹

از مسخر بن کرام روایت است کہ یک روز ہمراہ امام صاحب در راہ می‌رفتیم ناگهان

عبرت پذیری | پای امام صاحب بہ پای یک جوان خورد و آن جوان بیخ زد و گفت یا شیخ اما تخلف

القصاص یوم الیقامہ اسے نفرا یا تواز انتقام گرفتن روز قیامت خوف نداری امام صاحب کہ این

سخن را شنید بی ہوش افتید مسخری فرماید کہ من امام صاحب را تکیہ گرفتم چند ساعت بعد بہ ہوش آمد

برایش گفتم اخاف انہ لکن درین چہ عجب است کہ آواز غیبی باشد۔

در عقود الجمان ص ۲۲۹

داود طائی می‌فرماید کہ من ۲۰ سال

امام صاحب در خلوت و بیرون یکسان بود | در خدمت امام صاحب ہمراہ او بودم

درین مدت من یکبار امام صاحب را سر بر ہنہ و پا دراز نہ در خلوت دیدم ونہ در بیرون یک مرتبہ

بہ امام صاحب گفتم امام صاحب اگر در خلوت باشی و پایت را دراز کنی باکی ندارد، امام صاحب

فرمود در خلوت مراعات کردن آداب نسبت بہ بیرون افضل است۔ در حقائق الحنفیہ ص ۷۷

امام صاحب می‌فرمود ۹۹ دفعہ دیدار خدا در خواب

صد مرتبہ دیدار خدا و دعا رنجات | نصیبم شدہ و در دلم سودا بود کہ اگر این بار خدا

را در خواب دیدم پرسان میکنم که در روز قیامت از عذاب تو خلاصی بر چه قسم میشود باز فضل خدا شد
در خواب دیدم پرسیدم خداوند جواب داد کیسه سحر و سیگانه این وظیفه را بکنند در روز قیامت از عذاب
من در امن است۔

وظیفه

سبحان الله الا بد الا بد
سبحان الله الفد الصمد
سبحان من بسط الارض على ما جمد
سبحان من خلق الارض فاحصا معداد
سبحان الذي لم يلد ولم يولد
سبحان الله الواحد الاحد
سبحان الله رافع السماء بغير عمد
سبحان من قسم الرزق ولم ينس احد
سبحان من لم يتخذ زوجة ولا ولد
ولم يكن له كفوا احد
«عقود الجمان ص ۲۴۵»

گویند بکثرت اراده جمع رقتن را کرد اول نزد امام صاحب
آمد و پرسید اول مرتبه به دیدن بیت الله کدام دعا
را خواندن لازم است زیرا که علمای فرموده به اولین بار دیدن بیت الله هر دعا که بکنید منظور و قبول
می گردد امام صاحب در پاسخ آن نفر فرمود۔

یا نیدعوا الله عند مشاهد البيت باستجابة دعائه فان استجيب
هذه الدعوة صار مستجاب الدعوة۔

ترجمه: به رو برو شدن و دیدن بیت الله دعا مستجاب الدعوة شدن بخواه اگر این دعا را
قبول شود دیگر هیچگاه دعا تو بدون قبول شدن نمی ماند۔
«عقود الجمان ص ۲۴۵»

از زیاد بن حسین روایت است روزی یکرو مال را به امام صاحب
بطور تحفه روان کردم که ۳ درهم قیمت داشت امام صاحب تحفه
را پذیرفت که سبب خوشحالی من گردید لکن در مقابل او بن یک انداز کالای خد روان کرد که
۵۰ درهم قیمت او بود۔ «عقود الجمان ص ۲۳۶ و مناقب موفق ص ۲۳۷»

ترجمہ اشعار امام صاحب بدر رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

طلب گار خوشنودیت ام امیدوار رضا
 قلم ملو از محبت است بتو بی ریا
 در نہ در جهان کس نمی بود پیدا
 بر محالیت عفو کردش خدا
 اللہ کرد نارا برد و سلا ما
 شد و عایش قبول آمد بہ اوشفا
 مداح حسن تو شد میسا
 کہ در قیامت بتو کند پس التبا
 یوسف ہم با جمال از تجلی حسن شما
 چو قرآن ارشاد کند سخن الذی اسری
 تاکہ شود پیدا از تو بلند و بالا
 لسان و ہم قلم نتوان کرد مکمل بتو ثنا
 در وجودم نیست هیچ از محبت ما سوا
 مرا از بخشش و عطای خود سرت نما
 بجز تو ندارم در انام را ہنما
 باشد بتو درود تا قیامت من جانب اللہ

یا سید سردار ما آدم ترا بی نوا
 ای اشرف المخلوقات بیاد آرم قسم
 لولاک لما خلقت الافلاک بودہ
 کردہ بتو تو سل پدر ما آدم
 برد عار ابراہیم ہم تو وسیلہ بودی
 در بلای درد کردایوب ترا وسیلہ
 بہ دنیا آورد عیسی نوید قدم ترا
 طبق اسبق بر موسی ہم تو وسیلہ
 بود و یونس گرشائستہ برکت بود
 اے ملقب طاحا از انبیاء بلند شدی
 ہست قسم اے یاسین لقب نیست دیگر
 از بیان اوصاف جلیل تو عاجز اند شاعران
 در قلب من محبت تو جاے گرفتہ اے بنی
 اے کہ بر ہمہ موجودات بزرگ و برتری
 طالب کرم ام من ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
 صلی علیک اللہ اے نشان ہدایت

خوانندہ عزیز این بود آن شعری کہ امام ابو حنیفہؒ بدر رسالت نذرانہ عقیدت
 کردہ بود بہ فارسی ترجمہ نمودم اگر کسی خواہد شہاصل شعر عربی کہ امام صاحب گفتہ است دارد بہ جلد اول
 باب دوم ص ۸ و ص ۸ واقعات حیرت انگیز مراجعہ نماید کہ مسمی بہ امام اعظم کے حیرت انگیز
 واقعات " است یعنی بہ اصل کتاب رجوع کنید۔ زعیم۔

باب سوم زید و قناعت، کسب حلال، حرم و احتیاط سخاوت و ایثار و استحضار قیامت

خلیفہ دوم عباسیان ابو جعفر منصور یک مرتبہ یک مقدار پول نقد بطور ہدیہ بہ امام صاحب فرستاد اما امام صاحب آن تحفہ را قبول نکرد حتی بعض نفزہا گفت از منصور بگیری صدقہ کن امام صاحب در جواب آنها گفت۔

او عندہم شیء حلال آیا در نزد آنها چیز حلال است ؟
او عندہم شیء حلال آیا در نزد آنها چیز حلال است ؟
یک روز یک بزاز بزہای غضب شدہ در رمہ کوفہ کجا شد و شناخت
اجتناب از خوردن مشتبہ | نمیشد کہ از کہ است بناءً از رمہ جدا کردہ بہ مالکش حوالہ کردن
شکل بود و خوف این ہم بود کہ این بز در دست قصاب بخورد تا کہ گوشت او در بازار فروختہ شود
و گوشت این بز غضب شدہ را مردم بخورد مردم در فکر حفاظت خود ازین حرام بودند کہ گپ

لہ این واقعہ وقتی رخ داد کہ امام صاحب منصب قضاء را قبول کردند سخن بادشاہ را پذیرفتند
و امام صاحب را برہنہ کردہ سی درہ زدہ بود و قتیکہ ہمہ مردم بہ خلاف بادشاہ برخاستند بہ عوض ہر درہ بہ امام
صاحب یک یک ہزار درہم ہدیہ و پیشکش نمود لکن امام صاحب این پول را نہ پذیرفت
” مناقب موفق ص ۱۹۲ “

امام صاحب رسید چرا که این واقعه نشر شده بود امام صاحب از مردم پرسید که یک بز چقدر وقت زنده می ماند؟ مردم گفتند تا هفت سال بعد ازین امام صاحب تا هفت سال گوشت بازار کوفه را نخورد.

دو شعر پسندیده امام ابو حنیفه سرکش عباسیان ابو مسلم خراسانی و قتیکه به ظلم و ستم و
حکمران ظالم دوران بنی امیه حجاج بن یوسف و حکمران
بی رحمی دست زدند از صاحب اراده های اعلی و نفرهای زنده جان در خوف و براس شدند مگر امام
صاحب از حکومت مستغنی و بی نیاز بود و در آن زمانه به کثرت این دو شعر را می خواند.

عطاء ذی العرش خیر من عطاءکم

و یسبه واسع یدرجی و ینتظر

وانتم یکدر ماتعطون متکم

والله یعطی بلامنّ ولا کدر

ترجمه عطا صاحب عرش بهتر از عطا شما

باران کرش افضل است بر مخلوق و هم بما

داد و عطا شما هست عیث با منت و احسان تان

و رد داد او تقصیر نیست نه احسان و نه ریاء

کدام بنده که مقرب الی الله باشد به همان اندازه حاسدان او زیاد می باشد

جواب حاسدین و قتیکه درخت ثمر دار باشد با سنگ و کلوخ آن رازده میشود لایر می

شجر الا ذو ثمر

و قتیکه به امام صاحب رحمة الله علیه از جانب حاسدین کدام غم و درد میرسد این شعر

حار از مزه می کرد.

له ریاض اخبار النخبة من ریح الابرار بحواله حدائق الحنیفة ص ۲ و عقود الجمان ص ۲۲ -

له مناقب موفق ص ۲۲ -

ان يحسدوني فاني غير لاثمهم
 قبلی من الناس اهل الفضل قد حسدوا
 قدمی ولهم مالی وما بهم
 ومات اکثرنا غیظاً بما یحسدوا
 حاسدان گر حسد کنند پروا ندارم که نیستیم ملامت
 گذشته از مرا کجا این مردم مانند سلا مت
 اینها راه خود روند و من راه خود -
 این چنین مخلوق رفته اند بقبر بسابی عزت
 در دفاع البوصیفه ص ۲۲ عقود الجمان ص ۹۸ تاریخ بغداد

ترجمه:

هنگامیکه بعضی مردم به خاطر کینه و حسد پشت امام صاحب گپ
 می زدند امام بچینی درین موقع این اشعار را می سرود...

حق گوی بچینی بن معین

حسد والفتی اذالمینا لوفضله
 فاقوم اعداء له وخصوم
 كضرائر الحناء قلن لزوجها
 حداً وبغياً انھا لذ می

ترجمه: هنگام که بر کمال این جوان نرسی
 از بغض و حسد کینه وری چه سود
 این عادت اقبال باشد همیشه
 کند و منف اقبال نزد شوهر بد شو

از علی بن جعفر روایت است که یک نفر هزار جوره بروت به
 امام صاحب بطور بدیه روان کرد امام صاحب آن بروت

تحفه یک هزار بروت و تقسیم آن

بار به طور بدیه قبول کرده به علماء و شاگردانش تقسیم کرد یک روز به یاد روز بعد که به پسرش بروت بکار شد به
 خاطر خریدن به بازار تشریف برد که در راه شاگرد بزرگوارش یوسف بن خالد سستی بصری دید گفت جناب
 دیروز یک هزار جوره بروت آوردند دیگر چه ضرور است امام صاحب جواب داد برادرم از یک هزار
 بروت دیروزه نه کدام دانه بن مانده و نه به خانه ام و نه برای ما روان کرده شده بود و تمام آن بن

صادق بہمان جابہ علماء اشد باؤ شاگرد ہا و حاجت مند ہا تقسیم کردہ شد۔

در عقود الجمان ص ۲۳۶ موفق ص ۲۳۷

از عبداللہ بن بکر سہمی روایت است کہ
اہل ہارافسوس بہ فقدان مروت و ہمدردی

چند روپیہ تنازع واقع شد و قتیکہ اختلاف زیاد شد نزد امام صاحب رفیقیم امام صاحب از واقعہ پرسید ہر کدام ما دلائل و دعویٰ خود را بیان کردیم لکن در کمی و بیشی روپیہ اختلاف مازید شد کہ حتی بہ سرحد جنگ کشید امام صاحب در حیرت رفتہ گفت برادران چند روپیہ است کہ شما سر یک دیگر می شکنانید۔ ہم سفرم جمال گفت کہ جہل در ہم است، امام صاحب گفت عجب است کہ اخوت و برادری و آدم گری از بین مردم مرفوع گردیدہ ختم شدہ است بن بہ این سخن امام صاحب بسیار متاثر شدیم و امام صاحب ۴۰ در ہم کشیدہ بہ جمال داد و بہ سبب این سخاوت امام صاحب تنازع پایان یافت۔ در عقود الجمان ص ۲۳۷ و موفق ص ۲۳۸

یک روز عالم مشہور امام ابراہیم بن عینیہ از جہت
تمام قرض ابراہیم را تنہا ادا میکنم

صاحب رسید بسیار رنجیدہ از اقارب او پرسید کہ بالای ابراہیم چہ مقدار قرض است پاسخ دادہ شد کہ چہار ہزار در ہم مردم بالای او قرض دارند و باز معلومات گرفت کہ بہ خاطر ادا د قرض از دیگر کس ہم پول قرض گرفتہ یا نہ قرض گرفتہ بود، امام صاحب فرمود تمام پول قرض ابراہیم را تنہا خودم ادا میکنم و چنین ہم کرد۔ در عقود الجمان ص ۲۳۷ موفق ص ۲۳۸

ذکر "مجلس البرکۃ" امام اعظم رحمہ در اکثر
این ہیمن زاویہ دروازہ برای شماست

واقعہ را کہ مؤرخین ذکر کردند یاد آور می شوم بای نشست امام صاحب مشہور بہ مجلس البرکۃ بود و اینکہ چرا مشہور بہ این نام گردیدہ است بہ این سبب بود کہ گویند در کوفہ یک شخص مالدار و قدرت مند بود وقتی آمد کہ آن شخص خوراکہ بیگاہ و صبح را نہ داشت و شب و روز او فامیلش بہ تشنگی و گرسنگی می گذشت چونکہ مرد حیوانک بود کس ظاہر نمی کرد متأسفانہ یک روز دختر ~~بہ بازار خر بوزہ تازہ~~

را دید گریه کنان بجا آمد از مادرش پول خواست تا که خر بوزہ بخرد چونکہ عاجزی مشکل است و مادر ارمان دخترش را پوره کرده نتوانست دخترک حال بدرابراه انداخت و پدرش در تماشاہ دختر خود بود۔
چشمش از آب دیدہ مملو گردیدہ بخت امداد خواستن از امام صاحب را کرد و بہ مقام "مجلس البرکتہ" تشریف بردہ چند دقیقہ نشست چونکہ تا اکنون بہ طلبیدن دست پیش نکرده بود جرات طلبیدن را نکرده عار و حیاء شرم بہ او غالب گردیدہ از مجلس آہستہ و چپ برخواست و بہ خانہ خوش تشریف برد گویند کہ امام صاحب از چہرہ او درک کرد کہ بخاطر کدام حاجت عارض شدہ آمدہ اما از جہت شرافتش سکوت را اختیار کرد و قتیکہ آن شخص دوبارہ بہ خانہ خود عودت می نمود، امام صاحب ہم از تعقب او آہستہ آہستہ رفت و قتیکہ آن شخص در دروازہ اش داخل شد امام صاحب خانہ اش را دید و قتیکہ نصف شب شد امام صاحب یک ہیان پنجصد درہمی را گرفتہ بخانہ آن نفر تشریف برد و دروازہ او را دتک زد، آن شخص بیرون آمد امام صاحب فوراً آن ہیان را در زادیہ دروازہ گذاشتہ و سوسے آن نفر گفت این ہیان کہ افتیدہ است بخاطر شماست و زود بازگشت نمود آن شخص ہیان را با خود برد و قتیکہ در خانہ آن را باز کرد دید کہ دیگر پیرزہ این الفاظ نوشتہ است۔

هذا المقداد قد جاء به ابو حنیفہ اليك من وجهه حلال فليفرغ بالا

ترجمہ: ابو حنیفہ این پول را بخاطر تو گرفتہ آوردہ بود این مال حلال است باید بہ این مال تو مراد خود را پوره سازی۔

«الموفق ص ۱۱۲» لہ

لہ بعضی ها گفتہ اند کہ خیرات خفیہ دادہ شود افضل است پس امام صاحب کاغذ را چرا نوشتہ درین جا بسیار توجیہات است اما جواب اطمینان بخش این است کہ در ہر قسم مال شک و شبہہ میباشد این ہم ممکن بود کہ آن نفر پول را مصرف نمی کرد یا بعد از مصرف در دل اش و سوسے میآمد کہ این پول را کہ آوردہ بود و براسے چہ آوردہ بود، براسے آزمایش باشد یا بخاطر گرفتاری من باشد یا تا بہ این جیدہ بہ او اطمینان ہم حاصل شد و ظاہر ہم شد کہ اگر ضرورت پیش شد دوبارہ آمدہ میتواند۔

وقتیکہ خلیفہ عباسی ابو جعفر منصور با بربرہ امام صاحب ہدایا
قناعت، توکل و استغناء ارسال می کرد و امام صاحب دوبارہ روان می نمود، بعض اوقات

منصور امام صاحب را دعوت می داد کہ بہ دربار او تشریف فرما گردد اما امام صاحب در جواب
 منصور بہمان اشاری را کہ بدر بار عیسیٰ بن موسیٰ سرودہ بود، در پاسخ منصور ہم می سرود۔

کسرة خبز و کعب ماء و خروث و ثوب مع السلامہ

خیر من العیش فی نعیم یکون بعد ہا الملامہ

»عقود الجمان ص ۲۶ و مرقی ص ۴۵«

ترجمہ شعر اور فارسی نیار گیلانی چنین کردہ ۔

کوزہ آب پارہ نانی جامہ چند باتن و عبانی

ہست بہتر ہزار بار از عیش کہ آورد عاقبت پیشانی

روزی یک جوان نزد امام صاحب حاضر

در بیست دینار دو چورہ کالا و یک دینار نقد گردیدہ عرض نمود جناب برایم دو چورہ

کالای خوب ضرورت است چہ بہتر خواہد شد کہ شما ہمراہ من احسان کنید و ہمراہیم امداد کنید زیرا کہ
 وقت عسری من است میخواہم کالای بہتر داشتہ باشم تاکہ نزد خسرهای خود با عزت باشم
 امام صاحب فرمودہ پانزدہ روز صبر کن آن جوان بعد از معیاد مقررہ باز آمد امام صاحب دو چورہ کالای
 قیمت بہار بہ او تحفہ بخشش داد کہ در آن زمانہ قیمت آن کالا ۲۰ دینار بود و ہمراہ کالایک دینار
 نقد ہم داد و قتیکہ جوان از آرزوی خود بلند تر تحالیف را دید حیران شد امام صاحب حال او را مشاہدہ
 کرد گفت قابل حیرت نیست؟ من بنام تو یک اندازہ اشیاء تجارتی بہ بغداد فرستادم و از فائدہ او این
 کالا را برایت دادم و این یک دینار باقی ماندہ بود کہ برایت تسلیم کردم و اس المال من ہنوز بجا است
 و امام صاحب گفت، برادر من این کالا را برید و نہ فروختہ ہمراہ این یک دینار صدقہ میکنم بہمان
 بود کہ جوان کالا را ہمراہ دینار با خود برد۔

محمد بن عبدالرحمن

ابن ابی یعلیٰ

یک مثال اطاعت حکم و امانت و شش خطائی قاضی ابن ابی یعلیٰ

در کوفه سی سال از طرف حکومت قاضی بود بعضی اوقات امام صاحب بطور اظهر حق و اصلاح امور در فیصله های او حاضر می گردید و در آن زمان عدالت و فیصله قاضی در مسجد کرده میشد روزی ابن ابی بیلل که از کار عدالت فارغ شد در راه روان بود دید که یک زن همراه یک مرد جنگ دارد قاضی صاحب دشنام ناشائسته که زن در حق مرد استمال کرده بودند شنید که می گفت یا ابن زانین، یا فرزند زانی و زنیه قاضی صاحب حکم کرد که باید این زن را در عدالت حاضر کرده شود و خودش هم دوباره به مسجد تشریف برده حکم کرد که این زن را ایستاد کرده هشتاد دره به یک تهمت و هشتاد دره به تهمت دیگر که ۱۶۰ دره میشود زده شود زیرا که در حق دو نفر قذف کرده و دو حد قذف به بالای او جاری می گردد و قتی که امام صاحب از این واقعه خبر شد فرمود که از قاضی صاحب درین فیصله شش خطائی سر زده اول اینکه در داخل مسجد حد جاری کرده و در مسجد حد جاری کردن و تعزیر دادن منع است دوم اینکه بعد از اتمام کار رسمی عدالت این واقعه واقع شده بود سوم اینکه زن را ایستاد کرده تعزیر داده در حالیکه حکم تعزیر زن در قعود است نه در قیام نه یعنی باید زن را نشانده باز تعزیر داده شود چهارم اینکه قاضی صاحب دو دفعه حد زده در حالیکه به یک لفظ باید یک دفعه حد جاری کرده شود.

پنجم خطائی قاضی صاحب اینکه جناب قاضی دو حد را یکجا جاری کرده اگر بالای یک نفر دو حد هم لازم گردد تا ختم اثرات حد اول حد ثانی جاری کرده نمیشود.

ششم غلطی اینکه مقذوف باید بالای قاذف دعوی کرد، درین جانه دعوا از جانب مقذوف است نه از قاذف به قاضی صاحب اختیار فیصله از کجا شد؛ و قتی که قاضی صاحب این اعتراضات امام صاحب را شنید به والی شکایت کرد و والی امام صاحب را از فتوی دادن منع کرد و چونکه فتوی دادن فرض کفائی است و در کوفه دیگر علماء هم زیاد بودند امام صاحب حکم والی را تعمیل کرد حتی که یکروز در خانه نشسته بود که دخترش پرسید امروز روزه دار بودم از دندانم خون آمد همراهی نف از حلقومم گذشت آیا روزه ام باقی است یا نه چه حکم دارد؟ امام صاحب گفت دخترم برو از برادرت حماد پرس زیرا که مرا حاکم از فتوی دادن منع کرده است ابن خلکان که یکی از مورخین عظام است میفرماید مثالی بهتری درباره قبول حکم حاکم و امانت داری بیشتر ازین چه باشد. (عدالتی الحنیفه ص ۷ و موثق ص ۱۶)

وقتیکہ خود حاکم بہ استفسار بعض مسائل از امام صاحب محتاج شد و از او فتویٰ می خواست بناءً امام صاحب حکم سابق حاکم را ترک نموده بہ فتویٰ و توضیح مسائل آغاز نمود۔

صدقہ سی ہزار دینار | حفص بن غیاث در یک تجارت با امام صاحب شرکت کرده بود امام صاحب مال کثیری را بدو داده بہ خارج اعزام داشت و بعض مال کہ عیب داشت بہ حفص نشان داده گفت ہر کیکہ این مال را می خرد بہ او عیب مال را ظاہر نما و قتیکہ حفص بن غیاث رفت با وصف تاکید زیاد سخن امام صاحب را فراموش کرد و مال را بہ فروش رسانیدہ باز گشت امام صاحب پرسید کہ آن مال میوب را بہ کہ فروختی؟ خریدار ہم بہ یاد حفص نیامد۔ تمام مال را آوردہ بہ امام صاحب تسلیم نمودہ آن خطائی خود را ہم اظہار کرد بہ مجرد وقوع این واقعہ امام صاحب با و شراکت را قطع نمودہ تمام سامان تجارتی را کہ حفص سی ہزار فروختہ بود امام صاحب بنام خدا صدقہ نمود تاکہ از استعمال مال حرام بکلی اجتناب بیاید۔

تحفہ و سوغات امام ابو حنیفہ | ہدایا و تحالیف ہر طرف روان کردن عادت تقریباً طبیعت ثنائی امام صاحب گردیدہ بود و خیلی شوق و شغل داشت کہ باید ہر طرف ہدیہ و تحفہ بفرستد۔ بعض اوقات میگفت این فعل قابل تحسیر نیست زیرا کہ اینہم فرمودہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم است انما انا خازن اضع حیث امرت یعنی من خزانہ پی ہستم در ہر جای کہ حکم مصرف دادہ شود در آنجا مصرف مینمایم محمد بن یوسف صالحی از سفیان بن عیینہ روایت می کند کہ لقد وجہ علی ہدا یا استوحشت من کثرتھا۔

یعنی بہ انداز ہدایا و تحالیف ابو حنیفہ بمن متوجہ شد کہ مراد و شست انداخت بعداً ابن عیینہ این کثرت ہدایا را بہ بعض تلامیذہ امام صاحب بطور شکایت عرض نمود آن سامع پرسید بہ چہ انداز تو ہدیہ می فرستد کہ توبہ تکلیف ہستی و نزد سعید بن ابی عروبہ بہ انداز تحالیف قیمت بہاد امام صاحب ذخیرہ گردیدہ کہ اگر تو بیدیدی خدا داند چہ می گفتی باز او فرمود ماکان یدع احد امانت المحدثین لا یدر واسعاً۔

یعنی امام صاحب یک محدث را ہم نگذاشتہ کہ ہمراہ او بہ چشم سیر سلوک و زقار نکرده باشد
 «عقود الجمان ص ۲۲ و مرقی ص ۴۴»

خدمت بہ علمار و مشائخ و طلبار و محدثین | امام صاحب عادت داشت و بخود طریقہ

گردانیدہ بود کہ ہر سال بہ یک مقدار پول اشیاء تجارتی خریدہ از کوفہ بغداد ارسال می کرد و از بغداد مال خریدہ آوردہ در شہر کوفہ بہ فروش میرساند و بعداً منافع این پول را بہ علمار و مشائخ کوفہ مواد خوراکہ و غیرہ اشیاء ضروری شان را خریدہ بہ خانہ ہایشان می فرستاد سرمایہ و منافع باقیماندہ آن را بہ ہمین مردم بہ جبین بازو دل فزای تقسیم نمودہ می فرمود۔ انفقوا فی حوائجکم ولا تحمدوا الا الله فانی ما اعطیتکم من مالی شیاء ولا کن من فضل الله علی فیکم و هذا ارباح بضائعکم۔

ترجمہ: یعنی این پول را در ضروریات خود مصرف کنید و بجز خدا و دیگر کس را حمد نگویید من از مالی خود شما چیزی ندادم بلکہ از برکت شما خداوند من فضل نمودہ این منافع سرمایہ است کہ بنام شما بود۔
 «عقود الجمان ص ۳۲۲ موفق ص ۲۲۳»

محمد بن یوسف صالحی از مسعر بن کدام نقل می کند کہ دستور و عادت امام صاحب این بود و قتیکہ بہ اولاد خود چیزی می خرید ہمان چیز را بہ علمار و مشائخ و طلبار خود ہم می خرید از مانیکہ امام صاحب بخود لباس می خرید بہ علمار ہم کالای اعلیٰ و بہتر جور می کرد و ہنگامیکہ از بازار بہ فامیل خود میوہ می خرید علمار و مشائخ را ہم فراموش نمی کرد۔ «عقود الجمان ص ۲۳۴»

امام مسعر می فرماید کہ امام صاحب در حین سودا خریدن بہ علمار و مشائخ کوشش می کرد کہ اشیاء اعلیٰ و بہتر را بخرد و در حین کہ بخود یا بہ فامیلش سودا می خرید توجہ خاص نمی کرد۔ «موفق جلد ۱ ص ۳۴۴»

کسی کہ دچار مصیبت می شد امام صاحب بہ امداد او اقدام می کرد | واقعات تعاون امام

صاحب با تلامیزہ و مشائخش بسیار زیاد است کہ مردم این زمانہ در کتابہا می خوانند و می بینند ہنگام باورند از مدد و درحالیکہ حقیقت است مثلاً امام صاحب از ہر شاگردش بطور خفیہ استفسار می کرد اگر برای کسی کدام چیز ضرورت می بود آنرا اکیال می نمود اگر از آن جملہ کسی مریض می بود یا پدر و مادر یا برادر یا دیگر عزیزان او مریض میبود بہ عیادت او میرفت و اگر کسی وفات می کرد بہ جنازہ او حاضر میشد و اگر بہ کسی مصیبت می رسید با او تعاون می کرد، یوسف بن خالد کہ یکی از تلامیزہ امام صاحب است میفرماید امام صاحب

ہر روز جمعہ بہ طلباء خود و دیگر طلباء تساقط طعام پختہ می کرد و در وقتیکہ دسترخوان گسترده میشد و نان حاضر کرده میشد خودش در نان شرکت نمی کرد و می گفت کہ شما بہ طبیعت خود خوراک نماید تا کہ بہ حاضر بودن من لذت ہم داستانی تان ازین نرود، امام صاحب در شب ہای مید و دیگر روز ہای محترم ہمراہ ہر کس احسان کردہ بہ انداز مراتبش تحفہ و سوغات بہ او می فرستاد اگر کس از طلباء محتاج می بود قدرت نکاح کردن را نمیداشت امام صاحب با او تعاون می نمود تا کہ او عروسی کند حتی کہ ہمہ مصرف او را می پرداخت با کسانیکہ امام صاحب ماہانہ کمک نقدی کرد بسیار طلباء انداماً زیاد تر کمک می کرد با قاضی ابی یوسف " بود کہ خودش میفرماید امام صاحب تا بیست سال مصارف خانہ مرا پرداختہ است۔ در مناقب و موفقی۔

یکی از تلامیذہ بزرگ امام صاحب
تأمدت زیاد ی ماہانہ مصرف حسن بن زیاد را میداد
 حسن بن زیاد است بہ اندازہ درس

مشغول بود کہ از کسب نمودن و کار کردن مانده بود حسن میفرماید وقتیکہ من نزد امام صاحب درس میخواندم یکروز پدرم آمد و گفت جناب من چند دختر دارم و بجز حسن دیگر پسندارم و مشکلات فامیل ہم بالای ہمین است چہ خوب خواہم شد کہ شما توصیه کنید تا کدام کسب را اختیار نماید کہ سبب حل پریشانی ما گردد و قتیکہ من بہ امام صاحب روبرو شدم گفت امروز پدرت آمدہ بود بسیار خستہ بود و شکایت از ضعف اقتصادی کرد لکن من بتو ماہانہ نخواہ نقد میدہم تا کہ تو قابل سرپرست روزگار شوی و از طرف من بہ شما ہمدردی و تعاون است، راستی ہم کہ تاسن بہ سر روزگار حاضر نشدم امداد امام صاحب بلا ترک جاری بود۔ " موفق ص ۲۳۱

چونکہ امام صاحب خودش عالم بود بناءً علم دوست
سخاوت و ایثار و احترام قرآن
 و قدر دان علماء بود بہ دیدن علماء خیلی خوشحال میشد

نزد امام صاحب طالب و مدرس بسیار قدر داشت از اہل خدمت در حق آن ہا صرف نظر نکردہ با این گروہ محبت قلبی داشت در اول روز یکہ سپر امام صاحب بہ درس شروع نمودہ بسم اللہ را خوانداز خوشحالی زیاد امام صاحب ۵ ہزار درہم بہ استاد و پسرش فرستاد و قتیکہ سورۃ فاتحہ را ختم کرد ۵ ہزار درہم دیگر بہ استاد عطیہ نمودہ گفت واللہ لوکان عندی اکثر من ذالک لدفعناہ تعظیماً للقرآن۔

ترجمہ: یعنی قسم بخدا اگر نزد من ازیں زیادتی بود از جهت تعظیم قرآن آن را ہم میدادم۔
 و در عقود الجمان ص ۲۳ و مناقب للذہبی ص ۲۶ و موفق ص ۲۱،

تجارت و سیح ابو حنیفہ^۲ امام اعظم^۳ با وصف خدمات علمی و فقہی درس و تدریس افتا و قضا و جمع و تدوین قوانین اسلامی و استنباط و استخراج مسائل و تحقیق و اجتہاد

و عمل سیاسی تجارت و سیح رخت فروشی در داخل و خارج داشت و تجارت او کالای خاصی بود کہ مردم بنام "کالای خنز" یاد می کردند کہ در ابتدا در قریہ کلم اسلام مورد تحویم و محکم قرار گرفتہ بود و ہر بستہ آن کالا را در آن زمانہ تا ہزار در ہم ہم می خریدند۔

اینکہ امام صاحب بہ چہ انداز تجارت کالای خنزامی کرد و بہ چہ انداز خنزا فروغ داده بود مورخین در بارہ اش مراحناً این ۵ چیز را ذکر کردہ کہ قرار ذیل است۔

- ۱۔ امام اعظم^۳ صرف تجارت خنزا نبود بلکہ در کوفہ یک کارخانہ کالا داشت۔
 - ۲۔ معلوم میشود کہ در کوفہ خانوت بزرگ یا مقام خاصی تجارتی دیگری ہم داشت۔
 - ۳۔ امام صاحب بہ خارج از کوفہ مثلاً بغداد، نیشاپور، مرو یا دیگر جای ہا مال تجارتی ارسال کردہ از علاقہ ہای مذکور مال طلب می کرد۔
 - ۴۔ مزدور ہا و نوکران و غلام ہا کالای خنزا در سرک ہا و کوچہ ہا می فروختند۔
 - ۵۔ بہ علاقہ ہای بیرون ہم مال تجارتی می فرستاد و در آن مقام ہا نظری خاص داشت۔
- دار عمرو بن حریش^۴ مقام تجارتی خنزا بود تا رنج شاہد است کہ امام صاحب کارخانہ خنزا بانی داشت کہ حیثیت پایگاہ تجارتی را بخود گرفتہ بود و از خارج ہم مردم کالای خنزا خود را بہ این مقام ترسیل می کردند کہ امام صاحب آن را ہم خرید و فروش می کرد۔

بہا اوقات امام صاحب از ہر نفری بہ قیمت ہشت ہزار در ہم ہم کالای خریداری یا فنی میفرماید کہ امام صاحب یک کارخانہ خنزا^۵ بانی داشت، یک مرتبہ این کارخانہ خنزا بانی سبب امتحان او گردید

- ۱۔ دار میدان را گویند کہ چہار اطراف دیوار باشد و در داخل دیوار مکانات و اصطبل و غیرہ باشد در ضمن
- ۲۔ استشف بنا شد عمرو بن حریش صحابی بود در کوفہ در پہلوی مسجد حویلی مشہور داشت۔ "طبقات جلد ۱ ص ۱۱۱"
- ۳۔ خنزا کالای خاصی است کہ در پہنی یعنی عرضش پشیم یا پنہ را بکار می برند و در طوش یعنی (بقیہ منعمہ کہینہ)

کہ از طرف حکومت وزارت خربانی بہ امام صاحب عرفی کردہ شد کہ امام صاحب عذر پیش کردہ از قبول وزارت صنعت خربانی اباورزید و بہ سبب انکارش امام صاحب را عذاب دادہ شد، ازین واقعہ تاریخی ظاہری گردید کہ علما و مشائخ و فقہاء و طلباء خدباف و تاجران خد زیر اثر امام صاحب بودند برای خرید و فروش در محلات اصولی خاصی داشت کہ خریدار بہ نیت خریدن اشیاء میآمد و بہ طبیعت خود چیز را میگرفت و قیمت کہ گفتہ میشد بہان قیمت را می پرداخت و گویا دکان یک سخن بود در زرخ کم کردن و زیاد کردن بود در آن زمانہ غلام ہا سامان و اشیاء تجارتی را بہ سر برداشتہ برای فروخت در اطراف می گردانند۔

کہ این قسم غلام را در اصطلاح فقہ ماذون فی التجارۃ گویند کہ علامہ بہ این ہا قوانین وضع کردہ است امام صاحب ہم در خرید و فروش و تجارت اش از غلام ہا کاری گرفت گویند یک روز یک غلام ۷۰ ہزار درہم مال فروختہ بود۔ ” مناقب موفق “

ابوسعید سہانی میفرماید کہ یکروز امام صاحب بہ غلام ماذون فی التجارت خود باندا مال کافی دادہ بود کہ ادسی ہزار فایده کردہ بود از انداز تجارت غلام وسعت تجارت امام صاحب را ارزیابی نماید علامہ مناظر الحسن گیلانی میفرماید تجارت امام صاحب صرف در کوفہ محدود نبود بلکہ بہ خارج ہم مال اعزام کردہ از خارج مال تجارت ہم می خواست۔ ” ابو حنیفہ کی سیاسی زندگی “

خلاصہ ای کہ ازین روایات روشن موضح می گردد کہ امام صاحب حیثیت یک تجار بن اللہ را داشت در تجارت کالای خرب و دیگر نفر ہا ہم باو شریک بود و در ہر شہری بخاطر فروخت خرب نفر خاص تعیین کردہ بودند۔

” معجم المصنفین جلد ۲ ص ۱۷۵ “

(بقیہ حاشیہ صفحہ قبلی) درازی اش از ابریشم کار گرفتہ میشد بعض کتب فقہ گفتہ کہ از سوی یک حیوان بکری جور کردہ میشد بعض گفتہ از ابریشم کہ در دوم درجہ قرار داشت از او تیار کردہ میشد بہ سبب تار ابریشم کالا محکم میآید کہ در عرض در زمستان پشم و در تابستان پنہ استعمال میشد و چند قسم رنگ دارند۔

وسعت تجارت امام صاحب به انداز

نظام بانک داری اسلامی خالی از سود و ربا

فراز رفته بود که حیثیت بانک داری

امروزه را داشت زیرا که مورخین می نویسند بعد از وفات امام صاحب مال امانت مردم در نزد امام صاحب به پنج کرور بالغ می گردید درین وقت امام صاحب بیش از ۷۰ سال عمر داشت اگر چه امام صاحب بنفسه زندگی محتاط داشت باز هم حکومت به خاطر دره زدن و بزدلان بودن بهانه جوئی می کرد چونکه تقوی امام صاحب به انداز اخیر رسیده بود بناءً از خیانت اموال مردم شدیداً خودداری می نمود با وصف اینکه قبول امانت را نمی کرد باز هم مردم امانت خود را به او تسلیم می کردند که در حین زندگی اش مال های مردم را به صاحبش تسلیم کرده بود اما کسانی که تا هنوز به موقع نرسیده بود مالشان مجموعاً بیش از پنج کرور بود در نه قبل از تسلیم نمودن امانت با بیش از صد ها کرور مال بود.

برای اخذ امانت مردم و دوباره تسلیم کردن به یک نظام ضرورت بود که آن نظام را امام صاحب تعقیب کرده بود که کتابچه های رسمی برای اخذ و تسلیم امانت و ملازم با حساب دان ها را مقرر کرده به ایشان تنخواه میداد ممکن است بخاطر مجروح و خالی بودن از سود و ربا امام صاحب نظام بانک داری را روی یک قاعده و قانون و اصول رعایت کرده به آن عمل نموده باشد و به همین ترتیب و به همین نظام راه کامیابی را بدست آورده باشد.

از روش امانت داری و طرز حفاظت اموال

حفظ امانت و احتیاط ابو حنیفه

یتا ما دما کن حکومت و حریفان امام صاحب

در حیرت بودند حتی که پریشان شده بودند زیرا که در هر گوشه جهان تقوی و پرهیزگاری و امانت داری امام صاحب حراست یافته بود و همه مردم بالایش اعتماد داشت به همین خاطر حاسدان بسیار مکر و حیل کردند اما ذره به امام صاحب رحمة اللہ تعالیٰ علیه ضرر رسانیده نتوانستند روزی از روز هلاک او حاسدین بخاطر آبروریزی امام صاحب رحمة اللہ علیه به اشاره ابن ابی یلی که قاضی کوفه بود بدست یکی شخص نمازده مال مهر زده شده را بخاطر امانت به خانه امام صاحب رحمة اللہ علیه فرستادند.

شخص که امانت گذاشته بود یا قاضی گمان کرد که امام صاحب ازین مال با وصف مهر داشتن

استمال و فایده خواهد کرد به مشورۃ حاسدین یک نفر نزد قاضی آمد و عرض کرد که ابو حنیفہ اجازۃ تجارت مال امانت را بہ پسرش وادہ و این کار خیانت است وی خواستند بہ این فریب امام را بہ زندان یا زیر درہ بگذارند بالاخرہ قاضی امام صاحب را بہ عدالت خواستہ یک ہیئت ہمرایش بخانہ اوروان کرد تا تحقیق کند کہ مہر خراب گردیدہ یا نہ اگر خراب گردیدہ باشد حتماً ازین مال تجارت فایده گرفتہ است ہمان بود کہ ہیئت ہمراہ امام صاحب بخانہ کہ مال ہای امانت جمع بود تشریف بردند کہ از اندازہ زیاد اموال امانت درین خانہ موجود است و حتی سرخلبتہ ہای ورہم و دنانیر باز است شخص ہیئت می گوید بعد از جستجوی بسیار امام صاحب ہمان خلبتہ کہ مرام من بود بیرون آورد دیدم کہ ہمان مہر بہ حال خود باقی است دوبارہ نزد قاضی آمدم گفتم بہ اندازہ نزد امام ابو حنیفہ مال تجارت زیاد است کہ در قصہ آن امانت شما کس نیست بعد از شنیدن این سخن حاسدان خیل خجل و شرمندہ گردیدند۔

زائدہ می فرماید کہ روزی نماز عشاء را با امام صاحب تمام شب بیدار تو چشم ندیدہ خواب را

یک جا دار کردیم دمن بخاطر استفسار یک مسئلہ رفتہ بودم و قییکہ نماز گذریدہ شد مردم رفتند و امام صاحب از آمدن من خبر نہداشت او دید کہ مردم نماز را خواندند و رفتند امام صاحب بہ نماز ایستاد شد و من در یک گوشہ مسجد نشستہ بودم مرا ندیدہ بود من بہ آرزوی بودم کہ اکنون امام صاحب از نماز فارغ می گردد و من از او استفسار مسئلہ می کنم حتی کہ امام صاحب در آیہ فمن الله علينا و وقتنا عذاب السعير (آیت ۲، طور) رسید و این آیہ را بار بار تکرار می کردم من فکر کردم کہ امام در تصور سختی قیامت و احسان خداوند غرق است و از ہر چیز بی خبر است بار بار ہمین آیہ را تکرار می کردم حتی کہ شب بہ ہمین قسم گذشت و اذان ہای نماز صبح ہم گفتہ شد مد عقود الجمان ص ۲۱۸۔

ترجمہ شعر: تمام شب بیدار تو چشم ندیدہ خواب را

چشم و دل من تا روز ریزانندہ آب را

ہم چنین در یک روایت از قاسم بن معن ہم آمده است کہ ابو حنیفہ ہمین آیہ را در نماز بار بار تکرار کردہ گریان می کرد حتی کہ شب روز شد بل الساعۃ موعدهم و الساعۃ ادھی و امسر یعنی بلکہ قیامت جای وعدہ آنهاست و قیامت بسیار سخت و تلخ است بہ تلاوت این آیہ عاجزی

ولا چاری امام صاحب ظاہر می گردید۔

الی عاقبت مارا بخیر کن | سیاح بن بطام میفرماید کہ یکشب امام صاحب را در خواب دیدم کہ یک پرچم در دست دارد بہ سکون تام ایستاد است

پرسیدم ابو حنیفہ چرا اینجا ایستادہ ؟ پاسخ داد کہ بہ رفیق ہاوشا گردان و دوستان خود ایستاد ہستم کہ یکجا شدہ با ہم برویم من ہم ہمرایش ایستادم ہمین بود کہ در اطرافش یکجائہ عظیم از علما و امام صاحب و طلباب جمع گردیدند امام صاحب بپرق را گرفتہ روان شد و ما در عقب او می رفتیم فردا کہ این خواب را بہ امام صاحب قصہ کردم بہ بدنش پڑزہ طاری گردیدہ بہ گریان آغاز کردہ این دعا را می خواند اللهم اجعل عاقبتنا الی الخیر، یعنی ای بار خدا عاقبت و انجام مارا بخیر کن۔ در عقود الجمان ص ۳۶۔

یک مرتبہ خلیفہ در خواب عزرائیل را دید آمدہ بہ امام صاحب گفت | مرگ چہ وقت می آید کہ من عزرائیل را دیدم و پرسیدم کہ از زندگی من چہ انداز وقت باقیست؟ در جواب پنج انگشت را بالا کرد و تعبیر این خواب را از ہر کسی پرسیدم۔ بیچس جواب نداد لکن تو برایم این مسئلہ را حل کن، امام صاحب فرمود مرا از پنج پنجه بہ آن پنج چیز اشارہ است کہ بجز خداوند دیگر کس نمی داند۔

۱۔ اینکه قیامت چہ وقت می آید۔

۲۔ باران چہ وقت میشود۔

۳۔ اینکه در شکم زن حاملہ چہ است در یعنی پسر است یا دختر۔

۴۔ فساد انسان چہ کار میکند۔

۵۔ اینکه انسان چہ وقت و در کجا می مرد «تذکرۃ الاولیاء»

من جملہ نفرہای دربار خلیفہ منصور ابو العباس

طوسی بود و امام صاحب خارجیم طوسی بود،

گفتگوی ابو حنیفہ سکوت طوسی

مثل دیگر حاسدان بہ مقبولیت امام صاحب رنج می برد یکروز در دربار خلیفہ منصور امام صاحب ہم موجود بود طوسی از موقع استفادہ کردہ در حین حضور خلیفہ از امام صاحب سوال کرد کہ اگر امیر المؤمنین یکنفر را حکم کند کہ بفرمان شخص را قطع کن و بہ این نفر ہم معلوم نبود کہ گناہ و جرم فلان چیست آیا اجراء

این حکم جائز است؟ امام صاحب جواب قناعت بخش به طوسی به این ترتیب اراده فرمود کہ حکم امیرالمومنین صحیح میباشد یا غلط؟ طوسی گفت امیرالمومنین چه قسم حکم غلط میدہد ہر حکم امیرالمومنین صحیح میباشد، امام صاحب فرمود پس در اجراء حکم صحیح گنجائش شک و تردید نمی باشد بے شکی این جواب طوسی سکوت ماند و در دام کہ بہ ابوصیفہ تیار کردہ بود خودش گرفتار شد۔

بحقوق الجمان ص ۲۷ و نيات الايمان جلد ۵ ص ۴۱۱

امام صاحب حتی الامکان از تکفیر مسلمان و فتوی دادن کفر خبیلی احترازی
احتیاط در فتوی کرد و فتوی بالایش غالب بود طریقہ و مسلک امام صاحب ہمہمین است
 کہ اگر در یک نفر ۹۹ علامہ کفر و یک نشانہ ایمان باشد ہمین یک نشانہ بہ ۹۹ غالب است، کسان کہ حالات
 زندگی امام صاحب را نوشته اند و دیگر کتب ہم موجود است کہ یک نفر در مجلس امام صاحب نشسته از
 او پرسید جناب یک نفر است دعوی ایمان و مسلمانی می کند لکن بہ این امور رعیت ندارد
 ۱۔ جنت نمی طلبد۔

۲۔ از دوزخ نیکتر شد۔

۳۔ از مال حرام در یعنی غیر مذبوہ «گوشت می خورد۔

۴۔ نمازی خواند رکوع و سجدہ نمی کند۔

۵۔ بدون دیدن گواہی میدہد۔

۶۔ بہ فتنہ خوشحال از حق بدی برد۔

۷۔ از رحمت می گریزد۔

۸۔ سخنان یهود و نصاری را حق میدانند۔

در ظاہر این ہمہ کلمات کفری است کہ در آن شخص موجود است، درباره این چنین نفر
 نظر شما چیست۔

اگر این سوال درین زمانہ از کسی کردہ میشد فرداً فتوی کفر میداد اما امام صاحب ابوصیفہ
 را کہ خداوند امام بجماعہ بزرگ اہلسنت والجماعت گردانیدہ بود فرمود در نزد من آن شخص
 مومن است سائل حیران شد امام صاحب ابوصیفہ فرمود۔

۱۔ آن نفر طالب خداست کیسکه طالب خدا باشد طلب جنت را چرا کند۔

۲۔ آن از دوزخ نہ بلکه از اللہ میتراشد۔

۳۔ چیزی غیر مذکورہ را می خورد مثلاً ماهی یا کب۔

۴۔ نماز جنازہ را می خواند در آن نہ رکوع است نہ سجده۔

۵۔ کلمہ طیبہ و کلمہ شہادت را می خواند در حال کہ نہ خدا را دیده نہ رسول را۔

۶۔ انما امواکم و اولادکم فتنہ قرآن کریم مال و اولاد را فتنہ گفته و محبت این حاد در محل آدم

غیر گردیده ہم چنین مرگ حق است لکن از جهت از دیاد عبادت یا بہ خاطر فراوان کردن نیکی مرگ بہ آدم بد معلوم می گردد۔

۷۔ باران رحمت خداست و از آن می گیرند کہ تر نشود۔

۸۔ سخن یہود کہ کیست انتصار علی علی شئی و سخن نصاری کہ کیست الیہود علی شئی این ہر دو

سخن حق و عین ایمان است،

بہ شنیدن این پاسخ امام صاحب دمن سائل و حاضرین مجلس باز ماندہ حیران شدند۔

«عقود الجمان ص ۲۵»

یک رافضی (شیخ) کوفی در بارہ عثمان بن عفان پوچہ دبی معنی استعمال می کرد

رافضی توبہ کرد

بعض وقت کافر و بعض وقت یہودی و... می گفت امام صاحب کہ این

سخن را شنید بسیار بی قرار شد تا کہ آن رافضی را نہ بپسند قرارش نمی آید، بالآخرہ پشت او رفت و بہ

زنی گفت برادر من از طرف فلانی صاحب خواستار دختر شمایم و آن شخص حافظ قرآن است۔

تمام شبش بہ تفل و تلاوت قرآن می گذرد و از خدای انداز می ترسد در تقوی و پرہیزگاری مانند ندارد

رافضی گفت خیلی خوب در این بارہ صرف بہ دختر من نہ بلکه سبب عزت ہمہ فامیل من است۔ اما

صاحب گفت این قدر عجیب دارد کہ از لحاظ مذہب یہودی است رافضی سرخ گشت و گفت آیا من

دخترم را بہ یہودی میدہم امام صاحب گفت توبہ یہودی دخترت را نمی دہی نبی یک دختر نہ بلکه

دو دخترش را بہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ در نزد توبہ یہودی است، چہ قسم داد بہ این سخنان امام صاحب

یہودی خیلی شرمندہ و ملامت گردید کہ این حرف های دل نشین امام صاحب سبب ہدایت او گشت

و دستشان بی ہودہ اش گردیدہ از خلوص قلب توبہ کشید۔ «عقودالجمال ص ۲۷۲»

گویند کیوقت یکفر خارجی امام صاحب را بسیار دشنام داد کہ حق زندق و بدعتی گفت امام صاحب در

جوابش فرمود غفر الله لك هو يعلم من خلاف ما تقول یعنی خدا ترا بخشد بہ خدا خوب معلوم است آن چیزیکہ تو مرا می گوی و در من نیست۔

«عقودالجمال ص ۲۷۲ و ص ۲۸۷ و مناقب موفق ص ۲۳۹»

بعد ازین امام صاحب بہ گریہ شروع کرد و گفت من ہم از خدا طمع عفو را دارم عذاب الله مرا گریان میکند بہ انداز گریان کرد کہ بی ہوش شدہ بہ زمین افتید و قتیکہ دوبارہ بہ ہوش آمد گفت یا اہی کسیکہ در پشت من این چنین سخن می گوید کہ او در من نیست تو عفو کن۔

انکار از منصب قضاء و قصہ دلچسپ احتیال و تدبیر امام صاحب ^{عبودہ} قضاوت

خالی بود، یکروز نظر بہکم خلیفہ منصور سیفان ثوری و سحر بن کلام امام ابو حنیفہ و قاضی شریک را گرفته بہ دربار خلیفہ می آمدند کہ امام صاحب از زیرکی و دانائی خود طبق مزاج ہمراہان خود یک پلان (نقشہ) را طرح کرد کہ واقعاً ہم ہمان قسم شد گفت من بہ حیلہ و تدبیر خود را از نزد منصور خلاص میکنم کہ دیگر کس را قاضی مقرر کن و دوبارہ سیفان ثوری پیش بینی کرد کہ سیفان ثوری در راہ خود را پنهان کردہ خواہد گرخت و دوبارہ سحر بن کلام گفت خود را دیوانہ معرفی کردہ از منصب قضاء خلاص میکند دوبارہ قاضی شریک فرمود دیگر راہ نیست منصب قضاء بہ او حوالہ خواہد شد

خلاصہ آنکہ ہر چہارش دست بستہ بہ دربار روان کردہ شدہ بود کہ بہ سیفان ثوری در راہ خود قضاء حاجت پیش آمد او ہمراہ یک عسکر ماند از عسکر دور یک دیوار بود پشت آن بہ خاطر قضاء حاجت رفت و در نزدیش دریا کشتی بود بہ صاحب کشتی عذر بسیارے کرد کہ مرا از دریا بگذران ورنہ ہمان عسکر کہ

سے بہ نظر من امام صاحب بہ بہین ترتیب بہ ہمراہان خود حیلہ تعلیم می داد ازین ہم معلوم کردہ میشود کہ امام صاحب بہچہ انداز زیرک بود و تیرا و خطائی رفت و ہمیش بہ ہدف نا املی می آمد۔

در پشت دیوار است مرا ذبح می کند و بعد از چند عذر و زاری کشتی بان سفیان را به نیزنگ از دریا گذرانند که
 عسکر ندید بعد از چند ساعت عسکر صدا کرد یا ابا عبد الله یا ابا عبد الله دید که سفیان آواز جواب نداد
 رفته اطراف دیوار را دید که کسی نیست بالاخره فحالت نزد رفیقهای خود آمد و به همین جرم سزا
 بهم داده شد و تئیکه سه امام دیگر را داخل دربار بردند چند دقیقه بعد مسخرین کدام از همراهان خود
 جدا شده نزد خلیفه آمدند و آواز بلند با او پرسائی کرد و دست منصور را به سوی خود کشیده گفت سلامت بگو
 صوی منصور گفت درین روز با طبیعت بایت چطور است ؟

بعد از من شب و روزت چه قسم گذشت و در قریه شما که فلانی و فلانی زندگی میکنند چطور است ؟
 و گل ها و گل دانی و غیره اشیا را به یک دیگری زد و در آخر گفت اها ها ها من شنیدم که تو مرا قاضی مقرر
 می کنی بمه نفرهای دربار خلیفه و منصور حیران شدند و مسخر را کینه از نزد بادشاه دور برده گفت
 من از این خرافات خسته خلیفه بم این سخن را تصدیق کرده حکم کرد که از دربار خارج کنید بعداً امام صاحب
 نزد خلیفه خواسته شد و منصب قضا را احترامانه منصور برای امام صاحب پیش کرد امام صاحب به
 اعتذار و حکمت کامل فرمود عادت مردم کوفه بشما خوب تر معلوم است من بم به حیث یک فرد درین شهر
 زندگی میکنم و از مردم به هیچ وجه برتری ندارم و کدام منصب اعلیٰ بم نداشتیم اگر شما مرا به حیث قاضی مقرر
 کنید و به آن جابغرتید مردم از کیفیت من واقف اند که پدرم نان بای و خودم دکان کالا فروشی دارم
 گویند که بالای مایک پسر نان بای قاضی مقرر شده است و هیچگاه این سخن و حکم و فیصله را مردم کوفه قبول
 نخواهند کرد، منصور گفت گفته بایت بکلی درست است به همین تدبیر امام صاحب خود را از قبول
 منصب قضا خلاص کرد.

باقی ماند قاضی شریک که نزد خلیفه خواسته شد و قاضی شریک به بهانه جوی شروع کرد منصور
 بم بهانه بای او را دلایل گفته فرمود بعد از تو کیست که منصب قضا را برایش بپارم، بالاخره عرض کرد که من
 نعل و دماغ دارم لکن خلیفه قناعت داده گفت تو هر روز فالوده را در روغن بلوام جوشانده داده شود
 تا تو بنحایت خفیف دماغ بنوشی.

بعداً قاضی شریک براسے پذیرفتن عهده قضاوت چند شرایط گذاشت که گفت من عدل و انصاف
 را قائم میکنم که عریض مالدار پادشاه و اقا و پیش و عمله اش یکسان باشد خلیفه گفت به خاطر من پدر

مادر مدظل و انصاف راترک نکن باز ببینیم کہ چه میشود؟ و چه قسم فیصلہ میشود؟ بای بحث اش این جانیست، خلاصہ اینکہ طوری پیشگوی امام صاحب واقعہ صورت گرفت۔ در عقود الجمان ص ۲۹ و ۳۱ و ۳۲۔

از بکر عابد روایت است کہ یکشب امام صاحب را دیدم کہ

التجاود عابدی گاہ صمدیت در نماز ایستاد است بلا اختیار گریان می کند آب دیدہ اش

می ریخت و بہ عاجزی کامل این دعا را می خواند۔

رب ارحمہنی یوم تبعث عبادک و قتی عذابک و اغفر لی ذنوبی یوم یقوم الا شہاد

یعنی ای بار خدا یا روزیکہ بندہ بایت بدبار تو پیش کمرہ میشود بہ من رحم کن و از عذابت مرا محفوظ

دارد گاہ مرا عفو کن روزیکہ گواہی دہندہ ایستاد شود۔ در عقود الجمان ص ۲۵ و مناقب مرق ص ۲

ابراہیم بصری از پدرش نقل کردہ میفرماید کہ یکروز ہمراہ امام ابوحنیفہ در نماز

گریہ از ترس خدا ایستاد بودم کہ نماز صبح بود امام مصروف قرارت بود دقتیکہ بہ این آیہ رسید

وَلَا تَحْسِبَنَّ الَّذِينَ غَايِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ (ابراہیم) بہ امام صاحب لرزہ آمدن در نماز

از لرزیدن ہمہ اندام ابوحنیفہ درک کردم کہ از ترس خدا در بدن ابوحنیفہ "لرزہ آمدہ است۔

در عقود الجمان ص ۲۸

از نصر بن حاجب روایت است کہ پدر من با امام صاحب رفاقت داشت

بی اندازہ گریہ و بکا و جاسے امام صاحب زیاد می رفت بسا اوقات منہم ہمراہ پدرم جای

امام صاحب می رفتم و رآن زمان می دیدم کہ امام ابوحنیفہ "ہمہ شب بیدار بودہ مصروف عبادت

بود و بعض اوقات بہ انداز گریان می کرد کہ آوازش رامن می شنیدم و جای نمازش از آب دیدہ شل آب

باران تر میشد۔ در عقود الجمان ص ۲۸

باب چہارم

شفقت با خلق خدا، رعایت حقوق، اخلاق و تواضع حقانیت و تنقید اجتناب حکمران ها

تصویر اجمالی، اخلاق و محاسن امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یک روز در یک مجلس
ہارون الرشید

دربارہ اوصاف و خوصصات و اخلاق و محاسن امام صاحب ابو حنیفہ از امام ابو یوسف پرسید۔
امام ابو یوسف در پاسخ ہارون الرشید گفت ۔

کان والله شدید الذب عن حرام الله، مجانباً لاهل الدنيا، طويل الصمت۔
دائم الفكر۔ یکن هذا رأی ولا ثنائاً۔ ان سئل عن مسئلة كان عنده علم
اجاب فيها۔ وما علمته يا امير المؤمنين الا صائناً لنفسه ودينه لا يذکر احداً
الا بخير فقال الرشيد هذه اخلاق الصالحين ۔

ترجمہ : بسیار پرہیزگار بود از حرام اخترازی کرد از دنیا پرستان دوری را اختیار می کرد، اگر کسی
چیزی می پرسید میدانست جواب میداد اگر برایش معلوم نمی بود سکوت می کرد از غیبت گریزی نمی نمود
ہنگامیکہ دربارہ شخصی می خواستند چیزی بگویند خوبی های او را بیان می کرد ہارون الرشید کہ این الفاظ
را شنید گفت این است عادت و خوصصات صالحین ۔

« مناقب ابی حنیفہ ندھی ص ۱۸۱ و مناقب موفق ص ۱۸۱ »

و قبکہ امام ابی یوسف تقویٰ اخلاص و للہیت و حسن خلق و خوف، دیانت داری امام صاحب

را بدون مبالغہ در مجلس ہارون الرشید بیان کرد زیرا کہ در آن مجلس حاسدان و مخالفان امام صاحب ہم موجود بود از حقیقت ہم خلاف کردہ نمی شد صاحبان مطالعہ و شوقیان مطالعہ این سیرت را یک چیز اندک فصاحت و بلاغت دانستند و قسم فقیری و بزرگی مروجہ تعبیر کردند خلاصہ اینکہ خواص دریای روحانی و علمی از بہرہ این صفات لذت حاصل کردہ بہ اصل مقصد این معرفت پی می برند کہ این قسم زندگی در ظاہر آسان لکن در باطن و در عمل مشکل است و این قسم زندگی را ہر کس نمی تواند دہر کس ابو حنیفہ نمی شود۔

مورخین حکایت یکشرابی را نقل

از حسن سلوک امام ابو حنیفہ یک شرابی عالم شد | کردہ فرمودہ اند کہ یک کہنہ دوز

ہمسایہ امام اعظم بود ہر روز از صبح تا بنگاہ کاری کرد یعنی در بازار بوت می دوخت و کہنہ دوزی می کرد "و جبکہ از کار فارغ میشد چیزی کہ پیدا کردہ بود آنرا شراب و کباب می خرید بخانہ آمدہ دوستہای خود را می خواست تا فردا مصروف شراب و کباب خود بودہ از قسم نوع بازی ہا دستی ہا کاری گرفتند کہ مردم از دستشان آرام نبود، حکایت کنندہ می گوید چونکہ ہمسایہ ما بود از راز و کار ہایشان خبر دارم می گوید کہ آن شرابی در حالت مستی این شعر را تکرار می کرد و از جہت کہ بسیار تکرار می کرد ہمہ مردم یاد کردہ بود۔

اضاعونی و اتی فتی اضاعوا

لیوم کربۃ و سدا و ثفر

ترجمہ: مرا مردم ضایع کردند چہ جوانی را ضایع کردند کہ در جنگ و سختی ہا بکار می آید در مرز ہا

امام صاحب از نصیحت بسیار مانده شد و لیکن اوعادت خود را ترک نمی کرد، مردم قریہ از دست او بفریاد آمدہ بودند و زنی پولیس (عسکر) آمد او را بہ زندان برد "زیرا کہ شاید کسی بہ حکومت خبر دادہ باشد" شب دیگر امام صاحب صدای بازی ہمسایہ خود را نہ شنید و از کسی پرسید کہ ہمسایہ ما را چہ شدہ کہ صدای سرودش نمی آید مردم ہمہ حالات او را بہ امام صاحب عرض کردند امام صاحب بہ شنیدن این کیفیت بیقرار شدہ پروای مرتبہ و عزت خود را نکرده با چند نفر عازم دارالامانہ گردید و مردم بہ ہیاهوی درآمدند کہ امام ابو حنیفہ "چگونہ بہ این جات شریف آوردہ و تکیہ حاکم خبر شد از

عدالت بیرون آمد امام صاحب را خیر مقدم گفت زیرا که شاگرد امام صاحب بود و به حیرت علت آمدن اش را پرسید امام صاحب گفت ہمسایہ من یک کہنہ دوز بود اورا عسکر بنزدان آورده من بہ خاطر خلاص کردن او آمدم حاکم حیران ماندہ حکم کرد کہ کہنہ دوزی شرابی را ہمراہ یا رانش خلاص کنید۔ وقتیکہ بیرون برآمد مردم دید کہ امام صاحب از دست ہمسایہ اش گرفتہ می گفت برادر من ترا بہ گم شدن نگذاشتم و اشارہ بہ شرمندہ گری کرد و کہنہ دوز از حسن اخلاق امام صاحب سرش بہ زمین فروختہ بود و بہ ادب کامل گفت۔

لا یاسیدی و مولای لا ترانی

بعد الیوم افعل شیئا متاعی بہ

ترجمہ: نہ ای سید و مولای من امروز کہ مرا بہ این حرکت مبتلا کردہ آن اذیت است کہ بشمار رساندہ بودم دیگر این افعال را نیکنم۔ بعد از آن کہنہ دوز توبہ کرد ہر روز بہ درس امام صاحب حاضر می شد و در توبہ خود راستی و صداقت کرد و وقتی ہم آمد کہ ہمین کہنہ دوز شرابی از جملہ علمای بزرگ کوفہ بحساب می آمد۔

حضرت صوفی شفیق بلخی "میفرمایند کہ من یکروز

قرض دار خود را معاف کردہ عفو خواست

ہمراہ امام صاحب روان بودیم کہ از دور

یکنفر طرف ما میآمد و قتیکہ نزدیک آمد ما را شناخت۔ راہ دیگری را اختیار کردہ از راہ بیراہ شد شفیق "میگوید من دیدم کہ امام صاحب آن نفر را صدا کرد کہ بہ ہمین راہ بیا چرا دیگر راہ را اختیار کردی؟ آن نفر ایستاد شد و قتیکہ ما نزدیک شدیم او بیچارہ فحیل ایستادہ بود، امام صاحب پرسید برادر من راہ را چرا تبدیل کردی؟ فرمود جناب از شتادہ ہزار (۱۰۰۰۰) روپیہ قرض دار بودم بوعبدہ خویش بشمار رساندہ توانستم دوازشرمندگی راہ را تبدیل کردہ بہ دیگر طریق روان شدم، امام صاحب گفت سبحان اللہ بہ این اندک گپ بہ دیدن من راہ را تبدیل کردی و فرمود قد و ہبت منی کلدہ یعنی من ہمہ قرض را بخشش کردم امام بلخی فرمود امام صاحب آن شخص را مخاطب قرار دادہ فرمود، برادر من بہ دیدن من تو کدام حیبت و شرمندگی کہ رسیدی بہ لحاظ خدا آن را معاف کن۔

در عقود الجملان ص ۲۳۰

علامہ نعمانی بہ حوالہ قائم عقود العقیان حکایت میکنند کہ دو نفر بہ خاطر

واقعہ صاحب حمام

غسل کردن بہ حمام رفتند و نزد صاحب حمام کلام چیز را امانت ماندند و قییکہ یک نفر آن غسل کردہ برآمد از صاحب حمام آن امانت را گرفتہ رفت و قییکہ نفر دوم برآمد طلب امانت را کرد و حمامچی گفت امانت تو را بہ رفیقیت دادم کہ ہمراہ خود بہر د آن نفر رفتہ از دست صاحب حمام شکایت کرد و در عدالت دعوای او کرد قاضی بہ صاحب حمام گفت این دو نفر کہ نزد تو امانت گذاشتہ بودند لازم بود کہ تو ہر دو را یکجا کردہ آن امانت را تسلیم کنی کردی، صاحب حمام خستہ شدہ نزد امام صاحب آمد ققہ را کہ حقہ بیان کرد، امام صاحب فرمود تو براے آن نفر بگو من امانت تو را مطابق دستور عدالت نمیدہم تاکہ تو بہمان رفیق خود را حاضر کنی و قییکہ او را حاضر کردی امانت تو را خواہم داد آن نفر پشت رفیق خود رفت تا ہنوز نیامدہ و صاحب حمام بہ مشورہ نیک امام صاحب از ظلم محفوظ ماند (سیرت النعمان)

روزی یک نفر نزد امام صاحب آمد و فرمود من

تدبیر ابو حنیفہ راست آمد مال گم شدہ پیدا شد

چند پیسہ داشتم در کجای مانده بودم

اکنون کہ ضرورت شدہ بسیار تلاش کردم پیدا نہ شد چہ طور کنم؟

امام صاحب فرمود برادر من این مسئلہ در فقہ نیامدہ از من چرامی پرسی؟ آن نفر کہ سادہ بود بہ زاری بسیار گفت تو و خدا ہمراہم آمد و گفتی و کلام طریقہ را نشان بدہ امام صاحب فرمود برو وضو کن تمام شب نماز بخوان آن نفر رفت وضو کردہ بہ نماز ایستاد شدہ چند رکعت نماز خواندہ بود کہ یادش آمد کہ پول را در فلان جا گذاشتم، بعد از ادا رکعت نماز مسرورانہ بہ سرعت نزد امام صاحب حاضر شدہ گفت بہ مشورہ تو عمل کردم پولم پیدا شد، امام صاحب فرمود (ہی) شیطان کجا خوش داشت کہ تو تا صبح یعنی تمام شب نماز بخوانی بناءً زودتریادت آورد باز ہم بتو لازم بود کہ بعد از دریافت پول ہم تمام شب نماز می خواندی و گریبان می کردی کہ شیطان ذلیل میشد۔

«وفیات الاعیان لابن خلکان جلد ۳»، عقود الجمان ص ۲۶۸

در تاریخ واقعات دقہ ہمدردی امام صاحب

بخش خاصی را داراست، مہربانی و کرم

سفارش یک ذمی در دربار خلیفہ منصور

اوبه بگل یحسان بود در همدردی شش نژاد مسلمانان شش نژاد نمود، طوری که مصنف معجم به حواله این بشکوه می نویسد
 یک مرتبه در دربار خلیفه مشهور خاندان عباسی ابو جعفر منصور یک ذمی کدام شکل عارض گردید، چونکه یک
 طرف طبیعت فقیری امام صاحب با طبیعت خلیفه و پادشاه با برنی خورد و از طرف دیگر بنا بر خدمت
 فی سبیل الله و همدردی انسانی مجبور بودند امام صاحب هر روز چهار مرتبه مزد و خود را به خاطر سفارش
 آن ذمی می فرستاد. بالاخره دید که به خط و قاصد نمی شود امام صاحب خودش به دربار خلیفه تشریف برده
 آن ذمی را سفارش کرد، قابل غرور و فخر است که سفارش غیر مسلم و خصوصاً در دربار خلیفه که عداوتش
 با امام صاحب اظهر من الشمس است امام صاحب این چنین همت و مشابهای حق پرستی دارد که مادر
 یگانه است این چنین فرزند بار آورد. «معجم المصنفین جلد ۴ ص ۱۶۸»

گفته شده است که روزی یک شخص نزد امام صاحب آمد و گفت به پول اشد نیاز داشتم و نزد
 پول موجود نبود به نام تو اعتماد کرده گفتم به فلان تاجر از طرف ابو حنیفه یک نامه بنویسد که بن سی دریم
 قرض روان کند، طبق خط من آن تاجر هم سی دریم روان کرد که کار خود را پیش بروم به شنیدن این حکایت
 بجای اینکه آن نفر را سرزنش کند او را خفه سازد گفت برادر من معلوم نبود که به این ترتیب به مردم
 خیر می رسد اگر تو بنام من خیر رسیده باشد مبارک باشد.

«عقودالجهان، مناقب موفق ص ۲۴۲»

هم چنین در کتاب باروایت دیگری هم آمده که به نام امام صاحب به والی جرجان کسی یک نامه
 نوشت که والی چهار هزار دریم طبق خواسته آن نفر ارسال کرده بود و قتی که امام صاحب ازین قضیه آگاهی
 یافت بجای اینکه آن نفر را دشنام بدهد و در حق او حرف پوچ استعمال کند آن الفاظ را گفت که به نفر
 قبلی گفته بود. «در مناقب موفق ص ۱۴۱»

حاسدان و دشمن های امام صاحب از هیچگونه کار و روئی بد در حق امام

بزرگوار دریغ نمی کردند حتی که نفرهای ابله را در راه ایستاد می کردند که او را

در پاسخ دشنام

دشنام بد به این قسم واقع زیاد است اما بطور نمونه یک واقعه در این جا تذکر می دهیم گویند که یک
 بد کنیش در راه امام صاحب را به دشنام دادن شروع کرد و آهسته آهسته از پشت امام صاحب
 می رفت که گپ مرا شنیده چیزی بگوید اما امام صاحب به خرافات و دشنام او گوش نکرده راه خود

راگرفته سوی خانه اش روان شد و برابر این بدبخت پیر پا سخ نداد و او شرمندہ شدہ گفت، آیا من تو سگ معلوم میشوم کہ من غپ غپ می کنم تو جواب نیدی، ہذا یک واقعہ دیگر ہم است کہ یک دہشام دہندہ از عقب امام صاحب روان بود و قتیکہ امام صاحب نزدیک دروازہ شد و گردانیدہ گفت برادر من اکنون من بخلاف خودم داخل دروازہ میشوم اگر دلت سرد نشدہ باشد برایم بگو کہ آیا یاد شوم و تو دولت را سرد کنی۔ در عقود الجمانہ ص ۲۹۳ و ۲۹۴ و مرقی ص ۲۸۴۔

یک ماسد بدبخت از بعض بسیار کچھ زور روی امام صاحب بک شلاق زد و امام صاحب بہ زری و عاجزی گفت برادر من ہم در جواب تو در رویت تا زیانہ زدہ میتوانم لیکن نمیکم من بہ دربارہ خلیفہ شکایت کردہ میتوانم لکن نمیکم۔ در ثلث میل بہ خلاف تو بہ درگاہ اللہ دعا کردہ میتوانم لکن نمی کنم و در قیامت بخلاف تو در عدالت خداوندی پیش شدہ میتوانم لکن این را ہم نمی کنم حتی اگر در روز قیامت من نجات یافتم و سفارش من منظور گردید بدون تو در جنت قدم ہم نمی مانم۔ در حقائق الحقیقہ۔

عبدالرزاق بن ہمام می گوید من نسبت بہ امام صاحب دیگر انسان نرم خود صبر ناک ندیدم ہر روزی امام صاحب در مسجد خیف نشستہ بود شاگردان و دوستانش در اطراف او نشستہ بودند منہم درین مجلس حضور داشتم درین وقت یک نفر کہ از بصرہ آمدہ بود یک مسئلہ را از امام صاحب استفسار کرد امام صاحب بہ وضاحت کامل پا سخ داد، آن شخص فرمود درین بارہ رائی امام بصری این طور نیست بلکہ دیگر قسم است امام صاحب فرمود اخطاء الحسن یعنی امام حسن خطا شدہ است، بہ مجرد این سخن امام صاحب یک نفر ازین مجلس ایستاد شدہ گفت یا ابن الزانیہ یعنی اسے فرزند زنا کار یا قوی گوی کہ حسن خطا شدہ است مردم ہلگی بہ سوی آن نفر بہ نظر نفرت نظر کردہ خون شان در جوش آمد کہ آن شخص را بزنند اما قتیکہ امام صاحب این غوغا را شاہدہ کرد با اطمینان کامل مردم را آرام کردہ چند دقیقہ فکر و غور کردہ گفت۔ نعم اخطاء الحسن و اصاب ابن مسعود فیما رواہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یعنی علی حسن خطا شدہ است و عبداللہ ابن مسعود فرمایم گفتہ است طوریکہ او از نبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کردہ است۔

درین قسم موقع کہ کسی گستاخی می کرد از جهت بغض و حسد مسخره می کرد باز ہم امام صاحب به این قسم اشخاص دعا کرده اورا معاف می کرد و به او نفع می رساند۔ «عقودالبحان ص ۲۸۱ بوزہرہ ص ۵۶»

یک زمان یک شخص به دوست خود یک ہیمان کہ دارا
کیہ ہزار درہمی بہ حق دار رسید | یک ہزار درہم بود دادہ وصیت کرد ہنگام کہ بعد از
 وفات من پسر من بالغ گردید چہ مقدار کہ خواہش تو است بہ آن تا دیہ کن زمانیکہ آن طفل جوان
 شد دوست پدرش پول را گرفتہ ہیمان خالی را آوردہ بہ آن جوان تسلیم کرد و قتیکہ آن جوان از واقعہ
 خبر شد بہ گریہ و نالہ شروع کرد آن شخص گفت چرا نالہ می کنی من بہ وصیت پدرت عمل نمودہ ام و
 من خود را از سؤلیت آخرت خلاص کردہ ام، جوان دید کہ بہ این راہ چارہ نیست نزد امام صاحب
 حاضر شدہ واقعہ را عرض نمود، امام صاحب آن شخص را طلب نمودہ فرمود کہ آن شخص ہزار درہم را نزد
 تو نگذاشت تا اکنون ضروریات و حوائج خود را پورہ کردی اکنون آن ہزار درہم را آوردہ بہ این جوان
 تسلیم کن۔ «عقودالبحان ص ۲۸۱»

محمد بن یوسف صامی می نویسد کہ در قلب امام اعظم احترام استاد بسیار زیاد
ادب استاد | بود تا زمانیکہ امام حماد زندہ بود امام صاحب پای خود را طرف خانہ او
 دراز نکرد بویاد صف اینکہ خانہ ہایشان از یک دیگر فاصلہ داشت حتی کہ ہفت کہ چہ درین فاصلہ بود
 امام صاحب ابو حنیفہ کہ در بارہ خود کہ امام اعتماد داشت
حاکم ساری امام ابو حنیفہ | آن از بعضی بعضی کلام او ظاہر می گردد گویند کہ یک شخص در
 بازار کوفہ داخل شدہ پرسید کہ دکان امام ابو حنیفہ کہ امام فقہ است در کجاست؟ متاسفانہ این
 سوال را آن سائل از خودی امام صاحب کردہ بود امام در پاسخ گفت لیسن ہو بفقہ انما هو
 مفت متکلف یعنی آن عالم فقہ نیست بلکہ خود را از نزد خود مفتی ساختہ است۔
 «عقودالبحان ص ۲۸۱»

امام اعظم کہ از جملہ تابعین و محدث مشہور است
امام ابو حنیفہ مشکل اعمش را حل نمود | در سال ۶۱ ہجری تولد گردیدہ در ۱۱۷ ہجری از
 دنیا رحلت نمود کہ ۴ ہزار حدیث را یاد کردہ بود با خود کتاب نمی گرداند و ظاہر شکلش حسین نبود۔

اعمش از جهت گویند چشمش تاب برداشت، روشنی را نداشت و از طرف دیگر خداوند به یزید بن حسین را نصیب کرده بود کہ ہر وقت با امام اعمش جنجال داشتند کہ از اعمش خود را آزاد کند روزی بعد از غفلت در بارہ کلام مسئلہ بین زوج و زوجہ جنجال افتید ہر دو بسیار شور و غوغا کردند بالآخرہ زن با شوہرش کلام را بند کرد اعمش بسیار علیلہ کرد لکن زنی با او گپ نزد بالآخرہ کہ بسیار غصباتک شد تم خورد کہ اگر امشب تو عمرہ من تکلم کنی تو طلاق باشی (طلاق باین)۔

بعد از اینکہ این الفاظ را اعمش استعمال کرد و در اطراف اطفال خود و خود را دید و بہ مشکلات روزگار بدون فکر کرد بسیار پیشان شدہ گاہی نزدیک کس و گاہی نزد دیگر کس می رفت کہ چگونه علیلہ کنی بالآخرہ نزد امام صاحب حاضر شد و قضیہ را کا حقہ بیان کرد، امام صاحب اورا گفت بیچ قابل تشویش نیست خاطر جمع باش امشب آذان صبح را قبل از صبح صادق در قریہ شما خواہم گفت ”یعنی کسی را گویم کہ در قریہ شما قبل از صبح صادق آذان صبح را گوید“ بالآخرہ امام صاحب خود ش بہ مسجد قریہ اعمش رفت و مؤذن را گفت قبل از صبح صادق آذان بگوید و مؤذن ہم ہم چنین کرد آذان گفتہ شدہ زن اعمش کہ منتظر آذان صبح بود و ہمہ اشیاء خود را بستہ کردہ بہ رفتن خانہ پدرش آمادہ گی گرفتہ بود و تیکہ آذان را شنید سرورانہ گفت، شکر خداست کہ از دست این بابای بد خصلت خلاص شدم، امام اعمش گفت شکر خداست کہ بہ مہربانی امام ابو حنیفہ مؤذن قبل از صبح صادق آذان گفتہ آں تار کہ قطع کنندہ رابطہ ما و تو بود محکم ساخت و محفوظ نگہداشت۔

در عقود الجمان ص ۷۲ و مناقب موفی ص ۱۲

ابو بکر بن محمد زنجیری در بارہ مناقب امام ابو حنیفہ می نویسد

امام اعمش و حوال آرد

مناسبات امام اعمش و ابو حنیفہ از اول ہم خوب نبود، اعمش

و امام ابو حنیفہ با یک دیگر میلان و محبت کم داشتند در بارہ امام اعظم حسن ظن نداشت اعمش خوبصورت ہم نبود و طبیعت تیز ہم داشت از جهت مزاج طبعی خود گاہی گاہی مبتلای مصائب می گردید طویریکہ یک مرتبہ قسم یاد کرد کہ اگر خاتم بہ من احوال روان کند کہ آرد خلاص شدہ است برابر است کہ این پیغام بذریعہ کاغذ باشد یا بہ ذریعہ قاصد یا در پیشروی کسی یاد آوری کند بر این غرض کہ مرا آگاہی دہد یا اینکہ این سخن را بہ اشارہ بہ من بفہماند از طرف من مطلق باشد غرض در حیرت بود و در فکر این بود کہ چگونه

خود را دچار مشکلات نمکند و اولین ضرورت خانه ہم آرد است از علماء بزرگ استفادہ کرده شد لکن هیچ جیلہ را جواز ندادند برای آن زن گفتہ شد کہ نزد امام ابوحنیفہ برو تا کہ او این مشکل را آسان کند ہمین بود کہ آن زن نزد امام صاحب حاضر شدہ واقعہ را حکایت کرد امام اعظم فرمود درین بارہ تشویش نکن قابل پریشانی نیست ، این چنین بکن کہ امام اعظم شب استراحت کرد در چادر پلنگ (اوجوال یا توبرہ آرد آلود را بستہ کن و قتیکہ صبح از خواب برخاست توبرہ خالی را دید خود بخودی فهمید کہ در خانہ آرد نیست آرد خلاص شدہ است و بہ ہمین ترتیب زندگی ہم پیش می رود ، خانم اعظم ہم ہمین قسم کرد فردا کہ اعظم از خواب برخاست دید کہ توبرہ خالی آرد آلود در چادر او بستہ است ہمید کہ در خانہ آرد نیست و امام اعظم بہ این حقیقت ہم پی برد کہ این جیلہ امام ابوحنیفہ است و قسم خورد کہ این جیلہ را بدون امام اعظم دیگر کس یاد ندارد این ہم درس او است تا و قتیکہ او زندہ است کامیابی ما مشکل است زیرا کہ تا فہمی ما را بہ خانم ماطا ہر کردہ ما را نزد خانم مان عقب مانده نشان داد

»عقودالجمال ص ۲۷۶«

بہ برکت امام صاحب یک مظلوم از مرگ خلاص شد

یک روز امام صاحب بہ

جای بن ہبیرہ کہ والی شہر

بود تشریف برودید کہ والی صاحب مکتوز را زیر تحقیق گرفتہ و مظلوم قرار دادہ است ہنگام کہ ابن ہبیرہ ملاک صاحب را دید از جای خود برخاست و امام صاحب را احترام نمودہ خیر مقدم گفتہ مؤدبانہ در جای مناسب نشاند آن نفر مظلوم دید کہ والی امام صاحب را بسیار احترام کرد شاید کہ سخن او را پذیرد آن مظلوم گفت امام صاحب تو مرا میشناسی ؟ امام صاحب از ظلم ابن ہبیرہ بالاسے این مظلوم و ازام این مظلوم از حقیقت و غرض او فوراً پی برودہ مقصد مظلوم را فہمیدہ گفت ربلی در حالیکہ امام صاحب این شخص را نمی شناخت گفت تو ہمان شخص نیستی کہ در مسجد اذان میدہی و لا الہ الا اللہ را خوب دراز می کشی آن مظلوم گفت بلی صاحب سخن تان بجا است و بکلی صحیح است ، مقصد امام صاحب ازین کلام این بود کہ گویا من این نفر را می شناسم کہ کلمہ گو و قبول کنندہ معبود واحد است و قتیکہ ابن ہبیرہ این کلام را شنیدہ آن مظلوم را حکم کرد کہ اذان بگوید و قتیکہ او اذان را گفت امام صاحب گفت بکلی صحیح است ما شاہد اللہ جزاک اللہ و قتیکہ والی صاحب این حال را دید آن مظلوم

بیچاره را رہا کرد۔ در عقود الجمان ص ۲۸۵ و مناقب موفق ص ۱۹۲۔

یکروز یکزن کالای خز بدست داشت نزد امام صاحب
صدر و پیه به مقابل پنجصد در دکان حاضر گردید و گفت این کالای مرا به کسی سودا کن

امام صاحب گفت چند پیه آن زن گفت صدر و پیه امام صاحب فرمود که این کالا قیمت
 است آن زن گفت دو صدر و پیه امام صاحب جواب داد که هنوز هم ارزان است آن زن
 جبران شد که آیا امام صاحب همراه من مزاج میکند یا مسخره می کند درحالی که امام صاحب نفر مزاج
 و مسخره کننده نبود فوراً پنج صدر و پیه کشیده به آن زن تسلیم کرده کالا را گرفته در دکان گذاشت.
 شما فکر کنید امروز کدام نفر است که این کار را کند این هم نمونه دین و دیانت داری امام صاحب
 است که تجارت او روز بروز اوج می گرفت و زیاد شده و سعت پیدا می کرد و در ترقی بود۔

در عقود الجمان ص ۲۸۴ و مناقب موفق ص ۱۹۳۔

روزی یک شخص نزد امام صاحب حضور شده عرض کرد که من سوگند یاد کردم
غسل بلا طلاق که من از جنابت غسل نمی کنم اگر غسل کردم غانم ام به سه سنگ طلاق باشد

اکنون چاره برایم رهنمای کن که هم از غضب خدا و هم از طلاق در امن بمانم زیرا که اگر غسل نکنم خدا
 ناراضی اگر غسل کنم زخم طلاق می گردد و چطور کنم امام صاحب همراه او به قصه شروع کرده رفتند نزد
 دریای که بالای آن پل بود و قبیله روی پل رسیدند امام صاحب آن نفر را به دریا انداخت همه
 بدین او توبه شد و باز بیرون کشید و فرمود که اکنون برو غسلات هم او را بخود زنت هم طلاق نشد۔

در مناقب موفق ص ۲۸۴۔

یک همسایه امام صاحب یک طاوس خریده
به قیاس ابو حنیفه مال مسروقه پیدا شد بود و به آن بسیار علاقه داشت یکروز طاوس

مفقود شد آن نفر بسیار گشت پیدا نکرد و بالاخره نزد امام صاحب آید عرض کرد که طاوسم گمشد است امام صاحب
 فرمود خیر است انشاء الله پیدا میشود و قبیله صبح امام صاحب در نماز رفت در ضمن دیگر سخن های یاد آور
 شد که شرم است به شما که طاوس همسایه خود را ندی میکنید باز هم در مسجد به نماز می آید و یک بال
 آن هم در سر آن نفر موجود است فوراً یک نفر دست خود را به سرش برد امام صاحب آن را شناخت

بعد از اینکه مردم رفتند امام صاحب اورا خواست وحیدہ سنجید کہ آن طاوس را بہ صاحبش تسلیم کند۔
در عقود الجمان ص ۲۵۰

از بشیر بن ولید روایت است کہ در قریہ امام صاحب
یک نوجوان زیست داشت و او در درس ہای امام صاحب

ہم شرکت می کرد روزی بہ امام صاحب عرض کرد کہ در فلان خاندان کوفہ تقسیم عروسی دارم و بہ ہمین
خاطر میخواہم کہ آن ماہر زیاد می طلبند کہ من طاقت ادا آن را ندارم و از طرف دیگر بہ عروسی شوق
دارم برایم بگو کہ چہ قسم کنم؟

امام صاحب فرمود استخارہ کن و آن ہا کلام مقدار مہر کہ می طلبند پیدا کردہ بدہ خلاصہ اینکہ
آن جوان بہ سخن امام صاحب عمل نمودہ کلام انداز مہر کہ آنہا گفتہ بودند آمادہ ادا کردن آن شدہ
بہ گردن گرفت و میعاد نکاح کردن را مقرر کردند آن نذر امام صاحب حاضر شدہ گفت تاریخ
نکاح کردن را مقرر کردہ ایم اما من می گویم کہ یک انداز مہر را الآن می پردازم و یک انداز باقی را چند
وقت بعد لاکن آنہا قبول ندارند و تا وقتی کہ تمام مہر را ندہم آنہا خانم مرا نمی دهند امام صاحب فرمود از
کمی پول قرض بگیر و مہر را ادا کردہ خانمش را نکاح کردہ بہ خانہ اش آورد۔

اکنون امام صاحب بہ آن جوان گفت تو در بین مردم شہرت کن کہ من بہ دیگر وطن میروم
خانم خود را ہم ہمراہ می برم و قتی کہ ازین سخن خاندان خسرش خبر شدند نزد امام صاحب آمدند کہ
در شریعت چہ حکم دارد امام صاحب فرمود در شریعت جواز است کہ خانمش است ہر جای کہ برود
ہمراہ خود بردہ می تواند آنہا گفتند این دختر ماست نور چشم ماست و قوت دل ماست ما جدای
آن را ہرگز برداشت کردہ نمی توانیم و بہ مسافری بدون نمی گذاریم امام صاحب فرمود این سخن مشکل
نیست شما آن جوان را رضا کنید بہ ہر طریقہ کہ باشد او قرض دار است شما کلام مہر کہ گرفتہ اید
دوبارہ بہ آن جوان بدہید تا کہ بہ قرض دار ہای خود بدہد خود را ہم مسافر نکند و دختر شما را ہم آنہا
بہ این گپ راضی شدند بہ این سخن امام صاحب آن جوان بچوش آمدہ گفت۔

فانا اريد منهم شيئا آخر فوق ذلك يعني من ازين پول زياده تر طلبانم، اما امام
صاحب او را طری ترساند کہ آن جوان آرام شد یعنی لاا صاحب گفت تو بہ ہمین پول راضی شوری

اگر عروس گفت من ہم قرض دارم تاکہ اذ قرض خود را خلاص نکند تو جای برده نمی توانی بجان ترسیده از
گیش ندامت کرده گفت چیزی کہ شما بالای من وضع می کنید و چیزی کہ شامی گوید صحیح است و من بہ
آن گپ خوشحال ہستم تاکہ ازین گپ دیگر کس خبر نہ شود کہ ہمہ قضیہ را خراب کند خلاصہ اینکه کدام اندازہ
پول کہ امام صاحب خواہش داشت جوان آن را ہم قبول کرد۔
در عقود الجمان ص ۲۹ مناقب موفق ص ۱۳

امام ابی یوسف از جملہ تلامیذہ فہم و مشہور
مسئلہ دینی و ندامت امام ابی یوسف | امام اعظم ابو حنیفہ بود کہ خیلی ذہین فہمی
و مجتہد و ہوشیار بود در مسائل استنباط بسیار ماہر گردیدہ بود بعد از یک مریضی طویل بدون اذن و مشورہ
امام صاحب بخود مدد بہ خود کرد و بہ درس شروع کرد امام صاحب بہ یک شخص استفطار تعلیم دادہ
نزد امام ابی یوسف روان کرد کہ یکتفر کالای خود را بہ دینی برای شستن بدہد و دینی گوید کہ فلان
روز بیا کالای خود را ببر، ہنگام کہ این شخص در تاربخ مبینہ رخت آن دینی از دادن لباس انکار و زریہ
و بعداً خودش لباس را گرفتہ بخانہ او رساند آیا درین وقت اجر دینی بہ مالک لازم میشود یا نہ ؟
اگر امام ابی یوسف گفت بلی مزدوری لازم میشود تو بگونہ غلط گفتی اگر گفت کہ نہ امیر و
مزدوری لازم نمی گردد بگونہ غلط گفتی، قاصد امام صاحب ابو حنیفہ بہ در سگاہ ابو یوسف رسیدہ
طوری کہ امام صاحب گفتہ بود ہمان قسم کرد، امام ابی یوسف وار خطا شدہ فہمید کہ کدام مسئلہ است
فرا پشیمان شدہ نزد امام صاحب حاضر شد۔ امام صاحب فرمود فکر میکنم کہ مسئلہ دینی را این جا
آوردی امام ابی یوسف بسیار ملامت و پشیمان بود امام صاحب مسئلہ را بہ او تفصیل داد و فرمود
کہ اگر اول دینی از شستن لباس انکار و زریہ باشد او غاصب است مستحق اجر نیست اگر بعد از شستن
لباس انکار کردہ باشد مستحق مزد است و قبیکہ لباس را خودش آورد جرم غصب ختم شد و لایق
اجراست۔ در وفیات الایمان جلد ۵ ص ۲۸ و عقود الجمان ص ۲۵

امام دیکھ میفرماید کہ در قرآن مایک حافظہ الخیر شایع بود
عداوت بہ محبت بدل شد | بود او ہمراہ امام ابو حنیفہ صحت عداوت فاعل شد

کسی بہ خلاف امام صاحب قسم می برداشت او ہمکارش می بود متأسفانہ او یکروز ہمراہ امام صاحب

شد و گفت اگر امشب تو از من طلاق خواستی من طلاق ندم تو به من طلاق باشی در یعنی اگر تو مطالبه طلاق کنی من طلاق میدهم: به مجرد شنیدن این الفاظ قانیش گفت اگر منم از تو امشب مطالبه طلاق نکروم همه غلامان من آزاد باشند۔

چند ساعت بعد مشاجره و غضب زوجین سرد شد و هر دو پشیمان شدند و هر دو نزد امام سفیان ثوری و قاضی ابن ابی یعل که امام های آن زمان بودند رفتند و لکن این مسئله طوری بی سر و بود که معلوم کردنش شکل بود و طریقش را پیدا کرده نهمی مثل از روز بد زوجین نزد امام صاحب آمدند و واقعه را بیان کردند امام صاحب بدون درنگ تیر کردن مسئله را حل کرد که به زن فرمود که تو درین ساعت از زوج خود طلاق طلب کن و زن هم چنین کرد و به آن نفر گفت که تو بگو تو طلاق هستی اگر خواهش داری امام صاحب به زن فرمود که بگو من بطل طلاق خواہش ندارم و خود را طلاق نمی کنم۔ امام صاحب گفت بروید هر دو بیت آزاد شدید اکنون به بیچ کدام تان طلاق نمی آید این بمسایه امام صاحب که قابلیت و مہربانی امام را دید از مخالفت او توبہ کرده بعد از ہر نماز زوجین در حق امام صاحب دعا بخرد و عفو کا میاب طلبی بکردند عداوت به محبت بدل شد۔

”عقد الجمان ص ۲۸۴“

در دوران وزمانہ امام ابو حنیفہؒ

طلب علامات از پیغمبر مکذب کفر است | یک شخص دعوای پیغمبری کرده بود مردم آنرا گرفتند کہ ہمراہ او مباحثہ کنند یا عمل در برابر او انجام دهند او مردم را گفت شما مرا مہلت بدید کہ پیغمبری خود را ظاہر کنم و نشانہ پیغمبری ام را بشما آشکار کنم مردم بہ او وقت و مہلت دادند درین وقت ازین واقعہ امام صاحب خبر شدہ گفت نہ نہ این چنین ضرور نیست چیرا کہ از پیغمبر کاذب علامہ خواستن کفر است زیرا کہ نبی فرمودہ است لانی بعدی بعد از من دیگر نبی نیست از پیغمبر مکذب علامہ خواستن راہ است براسے پیغمبر دیگری و در عقیدہ ختم نبوت شہم پیدا میشود و این سبب کفر می گردد۔

”عقد الجمان ص ۲۸۴ و مناقب موفق ص ۱۲۶“

از عبد العزیز بن ابی رواد روایت است کہ یک مرتبہ او را خلیفہ

طرز تبلیغ در دربار شاہی | بدر بار خود طلب کرد و متقی کہ قاصداً مدد بسیار پریشان شدہ

نزد امام صاحب تشریف آورد زیرا کہ شاگرد امام صاحب بود۔ گفت مرا خلیفہ بہ دربار خود خواستہ
وہن مناسب نیست کہ بدر بار شاہی بروم چیزی اسر بالمعروف و نہی از منکر نکشم درین بارہ بن مشورۃ
بدہ۔ امام ابو حنیفہ فرمود وقتیکہ تو عازم دربار شدی سلام بدہ و بعد سکوت را بخود اختیار کن
و اگر از تو مسئلہ استفسار کردند جوابش را بلا داشتی و لا درانہ جواب بدہ و در عین جوابت این
چند الفاظ را یاد آور شو کہ ای۔ امیر المومنین در دنیا مردم قدرت و چوکی را بخاطر می گیرند کہ ذریعہ
چہا چہ چیز دیگر گردد۔

اول۔ برای عزت و شرف : شکر خداست کہ عزت و شرف از پدر و با بایت تو میراث

ماندہ است۔

دوم۔ برای پادشاہی : الحمد للہ تو حکم را ن عرب و عجم ہستی۔

سوم : برای مال و دولت : خداوند مال و دولت فراوان تو بخشیدہ است۔

چہارم۔ امیر المومنین : اکنون تو در قلب خود ترس خدا را جای گزین کن ، تقوا و عمل نیک
را پیشہ خود بگردان تا کہ دولت دنیا و آخرت و سعادت عمری نصیبت گردد۔

و عقود الجمان ص ۲۰۸

یکی از والی ہای جابر بنو امیہ

جواب جبرائتمندانہ امام صاحب بہ والی ابن ہبیرہ

یعنی والی ابن ہبیرہ بد اشارۃ

خلیفہ خود بہ پالیسی و زیرنگی با امام صاحب رشتہ دوستی را قائم کردہ بہ زبان نرم و شیرین گفت۔ ای
جناب بزرگوار گاہی گاہی نزد ما تشریف آور شوید تا کہ ما از شما و شما از ما فائدہ حاصل کنید امام ابو حنیفہ
در جواب والی ابن ہبیرہ گفت بہ قرابت شما بہ من چہ فائدہ میرسد ؟ تو مرا در پہلوی خود جای دادہ بالایم
احسان میکنی و مرا بہ آزمائش و امتحان با مبتلا میازی اگر توازن من ناراض شدی و مرا از نزد دیکت دور
کردی این برای من ذلت است خلاصہ اینکہ کدام چیز کہ تو داری بن ضرور نیست و بہ آن حاجت ندارم
و در نزد من کدام چیز کہ است یعنی علم) اورا کسی گرفتہ نمی تواند در پایان گفتگوی خویش جبرائتمندانہ
با استغفار کامل گفت جناب نزد شما چیزی نیست کہ من از آن بترسم۔ الحمد للہ ابو حنیفہ از لحاظ
مال و جاہ متغنی است و الشرائین ہر دو نعمت عظیم مال و دولت و عزت را در ہایم و ہ است

« دناح ابو حنیفہ ص ۲۲۵ و عقود الجمان ص ۲۸ »

حکومت بنو امیہ در بارہ امام صاحب

والی ابن ہبیرہ از امام ابو حنیفہ نا امید شد

فیصلہ یوں دند بودند کہ اول با او نرمی

کر رہ شود و اگر بہ این ترتیب نہ شد باز از حق کھر گرفته شود طبق ہمین فیصلہ والی جابر ابن ہبیرہ اول
با امام صاحب از طریق دوستی پیش آمد کردہ و بعد ایک وزارت عمدہ را بہ او پیشہاد کردہ گفت لطف
و مہربانی وال ہم ہمراہستان می باشد واریات و صادرات و ہر حکم خزانہ در نزد شما می باشد و بہ نظریہ
شما کار کردہ میشود۔ چونکہ امام ابو حنیفہ را فداوند مال و جاہ و مقام و عقل و زیر کی دادہ بود در آئندہ
ہر چیز تکریمی کرد و آئندہ ہر امر را می بنجید گفتار و عمدہ ہای خام ابن ہبیرہ بہ او کار نکرد، امام صاحب
طبق طبیعت متعنی خود از قبول کردن امور حکومت انکار و زبید و جرأت مندانہ با والی گفتگو کرد و قسکہ
ابن ہبیرہ دید کہ امام صاحب در دام نیامد نا امید شد بعد از نرمی و تسخنی را اختیار کردہ بسا بہ شکلات
در پار شدن و بسا از را می ترسانید لیکن امام صاحب مروانہ وار گفت مسایل ولایت و وزارت
بسیار کمان گپ است اگر مرا حکومت گوید کہ دروازہ جامع شہر را بشمار این عہدہ را قبول نخواہم
کرد، از یک طرف ابن ہبیرہ کہ در محاطہ امام صاحب موفق نہ شد قسم خورد کہ ہر کاری کہ از دستم باید
در حق تو دریغ نخواہم کرد از طرف دیگر امام صاحب قسم خورد کہ من ہم در حکومت شرکت نمی کنم۔
فواللہ لا ادخل ذلک یعنی قسم بخدا کہ منہم ہیچوقت در حکومت شامل نمی شوم۔
چونکہ این کار بہ حکومت دشوار بود، بناء بہ اشارہ والی ابن ہبیرہ پانزہ روز امام صاحب را بہ زندان
قید کردہ شد و در زندان ہم مناصب اعلیٰ را پیشکش نمودہ دیگر دام ہای حرص را در اطراف امام
صاحب قید زندان امام صاحب ہم نفری سادہ نبود کہ درین قسم دام ہا واقع شود۔ و قسکہ والی ابن
ہبیرہ دید کہ در پلان ہای خود نا کام گردید قسم یاد کرد کہ دان لم یفعل لنضربنہ بالسیاط۔ یعنی اگر
امام ابو حنیفہ منصب قضا را قبول نکرد و بہ عہدہ نگرفت حتماً او را درہ می زنم۔ بہ قسم ابن ہبیرہ
و دیگر مردم اساسی نظر کردند اما نظر امام صاحب بہ دربار قہاری و جباری بودہ گفت واللہ لا فعلت
در قسطنطنیہ۔ قسم بخدا کہ اگر ابن ہبیرہ تل ہم کند قبول منصب قضا را نخواہم کرد۔ والی امام صاحب
بہ ہبیرہ گفت: بسیار از زندان خارج کردہ رہ برویش ایستاد و چونکہ در ہوس اقتدار مست

بود امام صاحب را از مرگ میترسانید لکن امام صاحب به انتقامت و حوصله کامل گفت ۔
انسانی میتة واحدة جزاء این ہبیرہ صرف یک مرگ است ۔ جزاء دنیوی این ہبیرہ بمن از
مرز ہای آخرت سہل و آسان است قسم بخداوند کہ بہ این عہدہ ہرگز راضی نہ خواہم شد اگرچہ
او مرا قتل کند ۔ در مناقب کردی ص ۴۵۰

امام صاحب را بعضی دوستہایش نصیحت می کرد کہ امام صاحب پاسخ داد من آن
عہدہ کہ در آن حکم سر قلم کردن باشد و من در آن محض قسم تصدیق کنم قسم است بخدا کہ من این
قسم عہدہ را قبول نمی کنم ۔ در مناقب صدرالائمہ باب الثامن عشر ص ۲۷۳

بعد ازین علماء بزرگ مثلاً قاضی ابن ابی بیللی و ابن شبرہ و داود بن ابی ہند بہ شکل یک
دند نزد امام صاحب تشریف بردند و او را از پلان و ارادہ ہای حکومت مطلع ساختند و گفتند
ایچ بہ ایچ چرا خود را قصداً بہ دست مرگ میدہی باز ہم امام صاحب جواب داد لم ادادنی
ان اعداء ابواب مسجد واسط فی ذلک ۔ یعنی اگر این ہبیرہ بمن حکم شماریدن دروازہ ہای
مسجد واسطی را ہم بدہد قبول نخواہم کرد ۔ در مناقب کردی ص ۲۷۵

طرز جزاء دادن بہ امام صاحب را موفّق نوشتہ کہ ہر روز امام صاحب را بہ میدان می
آوردند ۔ موزیک می خواند تا کہ مردم جمع گردند ، و قتیکہ مردم از دحام می کردند ہر روز امام صاحب
را دہ دہ درہ می زدند تا دواز دہ روز ہم چنین سزا دادہ میشد و در بازار ہا بہ خاطر شرمانند
گروانندہ می شد و دواز دہ روز ۱۲۰ درہ زدہ شد ، بجرم اظہار حق بہ اشارہ والی جلاد امام صاحب
را در سربہر جاے کہ برابر می شد با درہ می زدند و قتیکہ امام صاحب بہ زندان بردہ می شد و سزا
جای درہ ظاہری بود و سرامام بیچارہ آماس گرفتہ بود ۔ در مناقب موفّق ص ۲۷۴

بعد از بازگشت بہ کدام تصویری امام صاحب بہ گریان شروع کرد ۔

احترام والدہ

مردم از او پرسیدند کہ از جہت درد و ضرب گریان می کنیدی ؛ ایشان
فرمودند نہ این ضرب در خیال من نمی آید بلکہ غم مادرم دردلم است کہ این حالت مظلومیت مرا
مشاہدہ کند چہ خواہد کرد ۔ در کردی ص ۲۷۳ و عقود الجمان ص ۳۱۲

گفتگوی نواسه و فرزند امام به مظلومیت امام صاحب | ابن خلکان می نویسد
که ابن ہبیرہ ہر روزہ

امام صاحب را ده درہ می زد و وقتی کہ این حالت مظلومیت امام صاحب را امام احمد بن
حنبل یاد می کرد بی اندازہ گریان کرده در حق امام صاحب دعا می کرد ۔
«وقبات الاعیان لابن خلکان جلد ۵ ص ۴۰۰»

نواسه امام صاحب اسماعیل میفرماید کہ من ہمراہ پدرم «حامد بن ابی حنیفہ» در کوفہ از
راہ کناسہ عبوری کردیم کہ ناگهان چشم پدرم از آب دیدہ ملوگر دیدہ بہ گریان شروع کرد۔ من
در حیرت شدہ سبب و علت گریان را استفسار کردم کہ یا ایت مایبکیک یعنی پدر جان چہ
چیز تو را گریان می کند، پدرم جواب داد یا بنی فی ہذا الموضع ضرب ابن ہبیرہ
ابی عشرہ ایام فی کل یوم عشرۃ اسواط علی ان یلی القضاء فلو یفعل ۔

یعنی ای پسر من این مکان است کہ ابن ہبیرہ پدر من ابوحنیفہ را تادمہ روز روزانہ دہ دہ درہ
زده است بہ این عرض کہ ابوحنیفہ تو منصب قضاء را قبول کن لکن او بجای منصب قضاء بہ درہ
خوشحال بود، باوصف این قدر تکالیف امام صاحب غم مادر خود را می خورد و طوریکہ نزدیک روایت
نقل شدہ است ۔

غیر مناسب نخواہد بود کہ یک قصہ تاریخی از خدمت و احترام امام صاحب
تا بعد از مرگ مادر | را در برابر والدہ اش نقل کنیم، نویسنده ہا می نویسند کہ مادر امام صاحب
ہم شل دیگر عورت ہا بہ ملاہای قصہ گو و واعظین معتقد بودہ نہایت شکی مزاج بود، در کوفہ یک
واعظ مشہور بود کہ عمر بن ذر عہ نام داشت بہ آن غیبی عقیدہ مند بود، کلام مسئلہ کہ عارض می شد
مادرش امام را نزد عمر بن ذر عہ می فرستاد تا کہ از او مسئلہ را پرسد، امام صاحب از حکم والدہ
سرکشی کردہ نمی توانست رفتہ مسئلہ را می پرسید آن بیچارہ از جای برخاستہ امام صاحب را تعظیم
می کرد و می گفت در جای کہ شما باشید من چہ قسم تکلم کنم، امام صاحب فرمود حکم مادرم را تعیل کردہ
ام بسا اوقات بعضی مسئلہ را عمر بن ذر عہ دانست از امام صاحب استفسار می کرد امام صاحب برایش
می گفت باز عمر آن جواب را دو بارہ بہ امام صاحب تکرار می کرد باز امام صاحب آن جواب را بہ

والدہ اشی می آورد بعض اوقات مادرش بہ خاطر استفسار مسئلہ خودش نزد عمر بن ذر مہ روایت می شد
و قتیکہ در قاطر سواری شد امام صاحب پیادہ ہمراہش می رفت۔ وقتی کہ خودش می پرسیدونی شنوید
باز تسلی اشی می شد۔

روزی مادرش از امام صاحب کلام مسئلہ را پرسید امام صاحب جواب داد۔ مادرش گفت سند
تو صحیح نیست اگر عمر قبول کرد من ہم اعتماد می کنم امام صاحب و مادرش نزد عمر بن ذر مہ رفتند قتیکہ
عمر بن ذر مہ نزد عمر بن ذر مہ گفت تو نسبت بہ من عالم هستی چرا خودت جواب ندادی امام صاحب
گفت من ہمین قسم جواب دادم عمر بن ذر مہ گفت بکلی صحیح است بعداً تسلی مادرش آمد و دوبارہ
خانہ آمدند۔ در عقود الجمان ص ۲۹۲

مردم اہل موصل از یک معاہدہ خلیفہ منصور خلاف
خلیفہ منصور و فتویٰ امام صاحب

درزی کردہ بودند مطابق فیصلہ شان بہ عہد
شکنی آنها مباح الدم گردیدہ بودند خلیفہ منصور علما و فقہاء را جمع کردہ بود کہ در آن جملہ امام ابو حنیفہ
ہم حاضر بود منصور فرمود آیا این قول صحیح نیست کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ المؤمنون
علی شروطہم یعنی مومن ہا پابند شروط خود ہستند۔ مردم موصل وعدہ کردہ بودند کہ بغاوت
نخواہند کرد، اکنون آن پیمان را شکستند از وعدہ خلاف ورزی ہند پس قتل آنها جایز است و آنها
مباح الدم اند درین بارہ نظریہ شاپچیست ؟ یک نفر از مجلس بلند شدہ گفت تو اختیار داری چیزی
کہ می گوی بکلی صحیح است اگر معاف کنی اختیار داری اگر جزا میدہی سزای جرمشان است۔
منصور روسے خود را طرف امام صاحب گردانیدہ گفت رای شاپچیست ؟ آیا ما از خاندان وارثان
خلافت پسندیدہ پیغمبری نیستیم ؟ امام صاحب جواب داد کلام شرط کہ مردم موصل و شما ماندہ اید
از اختیارات شما خارج است زیرا کہ خون مومن در سہ حالت مباح است۔

(۱) مرتد (۲) زانی (۳) قاتل بناء قتل مردم موصل در بیچ صورت بتوروانیست در شرط
شما فرمان خدا بسیار حق دار است۔ جناب این را بگو زنی کہ با کسی از دواج نکرده باشد و نہ کینز
کہ خود را بہ کسی مباح کردہ باشد با آنها جماع جایز و صحیح است۔

« الکامل لابن اشرع جلد ۵ ص ۳۱ »

خلیفہ منصور دیگر علماء را اجازہ رخصت داد و امام صاحب را تنہا کردہ گفت سخن شما دین
بارہ صحیح است لکن شما دیگر فتوای ندهید کہ در آن ذلت خلیفہ باشد زیرا کہ بہ این حوصلہ باغی
ہا افزون می گردد۔ در المناقب لابن البرازی ۲۰

مطابق روایت الکامل ابن اثیر خلیفہ منصور امام صاحب و دیگر و فقیہائش و ہمراہانش را
رخصت کرد۔ در الکامل جلد ۲ ص ۲۱۰

منصبہ ظالمانہ ابو جعفر منصور بہ تدبیر چکمانہ امام ابو حنیفہ ۲ ناکام گردید و قتی کہ
شہر بغداد

آباد میشد خلیفہ منصور عہدہ قضاوت آن شہر را بہ امام صاحب پیشکش کرد۔ لکن امام ۲ آنرا قبول
نکرد ازین جهت خلیفہ منصور غضب شد بہ امام صاحب ۲ گفت بہ ہر قسم کہ میشود نوکری حکومت
را حتماً قبول میکنی اختیار داری کہ منصب قضا را قبول میکنی یا کہ ازین سخت وظیفہ برایت سپردہ
میشود اما امام صاحب بہ پیمان خود را سخ بود بالآخرہ خلیفہ منصور گفت شہری کہ در بغداد جور میشود
امام ابو حنیفہ ۲ روزانہ خشت ہا سے آنرا و بار ہا را بشمارد تا کہ روزش بہ ہمین قسم بگذرد و اینکہ
یک یک خشت را بالا کردہ بشمارد و دستہایش ازین می رود بہ ہمین نیزنگ امام صاحب را در استخوان
بزرگ واقع کرد بلکہ این کار را بہ حدیث یک سزا بزرگ بہ امام صاحب اختیار نودہ بود تا کہ
در مشقت یافتند و ۲ منصب قضا را قبول کند امام صاحب طفل نبود کہ بہ این حیلہ ہا فریب
بخورد، بالآخرہ امام صاحب جای را اندازہ کردہ بود و بہ حساب دگر جای متعن کردہ بود و قتی کہ
شام می شد بہ حکومت خبر میداد کہ این قدر خشت شدہ است بہ ہمین ترتیب قسم خلیفہ ۲ منصور ہم بجا
شد و امام صاحب از ذمہ قضا خود را رہائی داد۔ در حقائق السنن جلد ۲ ص ۲۹ و تاریخ ابن اثیر
جلد ۱ ص ۹۷

خلیفہ ابو جعفر منصور ہمیش متوجہ امام صاحب بود کہ چہ می کند

استقلال امام ابو حنیفہ ۲ و چہ می گوید و مقصدش این بود کہ امام صاحب را از کوفہ

خارج کند بہ ہمین غرض منصور حاکم خود عیسی بن موسی را امر کرد کہ امام صاحب را فوراً سوار کردہ نزد
من روانہ کنند طبق حکم حکومت امام صاحب را بہ بغداد فرستادہ بدر بار خلیفہ حاضر کردہ شد کہ از طرف

خلیفہ منصب قاضی القضاۃ و وزارت انصاف برایش پیش کردہ شد دیگر سخن ہا ہم پایان و بالا شد، اما امام صاحب انکاری و زید و در آخر بہ خلیفہ گفت انی لا اصلح یعنی من قابلیت منصب قضاہ را ندارم خلیفہ گفت بل انت تصلح۔ نہ بلکہ تو قابلیت منصب قضاہ را داری از ہر دو طرف آواز ہا بلند گردید اما در میان سنہا اسکان توافق نبود، ابو جعفر بہ غضب آمدہ گفت کذب انت تصلح دروغ گفتی تو صلاحیتی عمدہ قضاۃ را داری امام صاحب جراتمندانہ گفت گپ را خلاص کردی آیا این قسم نفر کہ کاذب باشد صلاحیت منصب قضاہ را دارد؟ منصور چپ شد طبق روایت خطیب فلف المنصور لیفعلن یعنی منصور قسم خورد کہ ابو حنیفہ حقاً این کار را می کند و امام صاحب قسم خورد کہ بکلی این کار را نخواہم کرد۔ امام صاحب بہ کلام خود را سنج بودہ چونکہ منصور بسیار غضب شد، بہ امام صاحب الفاظ زشت استعمال می کرد و بالآخرہ حکم کرد کہ امام صاحب راسی درہ زرد و از بندش خون جاری بود با وصف این ہم غلامی حکومت را قبول نکرد خلیفہ امر کرد بزدن بزدن بمردہ مشکلات برایش خلق کنند ہمین است کہ آب و نان درست برایش نمی دادند در بعضی روایات ہم آمدہ کہ بہ جناب امام صاحب زہر نوشانیدند درین وقت تقریباً امام صاحب ۷۰ سالہ بود از یک طرف زندگی علی و از دیگر طرف از زجر و سختی ہای زندان بدن امام بکلی ضعیف شدہ بود از دست ظلم منصور ظالم بہ امام صاحب گوشت و استخوان نماندہ بود ہنگامیکہ علامہ مرگ برایش ظاہر گردید سر بہ سجہ نہادہ جان را بجان آفرین تسلیم نمود۔ انا لله وانا الیہ راجعون

در وفیات الاعیان ج ۵ ص ۴۰۶ و ص ۴۰۷ و موفق ص ۴۸۲ و عقود الجمان ص ۴۸۵ و خیرات الاحسان در ص ۶۱ می نویسند کہ بہ امام صاحب پیالہ زہر پیش کردہ شد۔ امام صاحب انکار و زید و گفت من بہ این می فہم کہ این چیست من خود را قصداً بہ کشت نمیدہم این حرام است بہ زور پیالہ را در دهن امام صاحب انداختند و بہ ہمین پیالہ امام صاحب دنیا و فانی را ترک گفتہ بہ دنیا باقی رحلت کرد۔ در عقود الجمان ص ۴۸۵ و موفق ص ۴۸۲

قبل از ہمہ حکایت دل چسپ این است

بعد از مرگ امام ابو حنیفہ خلیفہ آرام نماند

کہ بعد از وفات امام صاحب مردم اورا

در قبرستان دفن نکردند بلکہ جای خاصی بہ او اختیار کردند گویند کہ منصور ہم در جنازہ امام صاحب

آمده بود بعد از دفن او منصور پرسید که چرا ابو حنیفہؒ را جدا قبر کردید مردم پاسخ دادند کہ وصیت کرده بود مرادین جادفن نکنید بخاطر کہ این زمین را خلیفہ بہ ظلم از نزد مردم غصب کرده است و این فتویٰ امام صاحب بود کہ مراد زمین دفن نکنید کہ غصبی و بہ ظلم از مردم گرفتہ شدہ باشد و قتیکہ منصور ظالم این گپ را شنید بی اختیار گفت من یعذر فی منہ حیاً و میتاً یعنی در زندگی و وفات مرا از ابو حنیفہ کہ حفاظت کردہ میتواند در دفاع ابو حنیفہ ص ۲۴۲ و عقود الجمان ص ۲۶۱

یک مرتبہ خلیفہ بازن خود حرہ، در کدام بارہ ناساز شدند
حق گفتن منصب فرضی من بود | زنش گفت خلیفہ انصاف ندارد خلیفہ منصور گفت

نفر سوم را تو مقرر کن کہ در بین ما تو فیصلہ کن زنش امام صاحب ابو حنیفہ را پیشنهاد کرد، خلیفہ فوراً نفر روان کرد امام صاحب را حاضر کردند زنش در پشت پردہ نشستہ بود بہ انداز قریب بود کہ نسنجہای این ہر دورای شنید منصور از امام پرسید شریعت برای مرد چند زن اجازہ دادہ است یعنی مرد چند زن گرفتہ میتواند؟ امام صاحب جواب داد کہ چہار زن منصور بہ زن خود صدا کرد کہ شنیدی زنش گفت شنیدم، امام صاحب از صداے منصور ہمیدہ گفت چہار زن بہ کسی اجازہ است کہ او انصاف داشتہ باشد و بہ انصاف قایم باشد اگر چنین نباشد از یک زن زیاد خوب نیست خداوند میفرماید وَ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَا تَعْدِلُوْا فَاَحَدَۃٌ - یعنی اگر شما خوف دارید کہ انصاف کردہ نتوانید پس یکزن ہم بس است امام صاحب طبق شرعی گپ ہر دورا شنیدہ فیصلہ کردہ بخانہ اش آمد فوراً یک مزدور یک کیسہ ۵۰ ہزار درہمی را آوردہ بہ امام صاحب تسلیم کرد کہ این تحفہ را حرہ خانم منصور بشا روان کردہ است وی گوید کہ این تحفہ را بعد از سلام از طرف کبیر خود قبول کنید از سخنان حق شما تشکر امام ابو حنیفہؒ پول را دوبارہ گردانیدہ بہ خادم گفت کہ بہ آن زن بگو من کدام چیز کہ گفتم و کدام فیصلہ کہ کردم درین کدام غرض دنیوی نداشتم بلکہ این بہ من فرض بود۔

در عقود الجمان ص ۲۹۸ و مناقب موفق ص ۱۸۸

باب پنجم

علم و فضیلت و وسعت مطالعہ و جامعیت و
بصیرت و حقیقت پسندی و ہوشیاری و حاضر جوابی
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

از عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت است کہ مایک

محدثین مثل عطار و فقہاء مثل اطباء اند

مسائل بحث شد کہ رائی امام ابو حنیفہ ہم را یاد کردند، امام صاحب جواب تفصیلی داد و اعمش پرسید کہ تو این جواب را بہ کدام بنیاد میدہی گفت بنیاد این جواب بہ حدیثی است کہ از ابی صالح بہ سند ابی ہریرۃ روایت کردہ بودید و ہذا بہ روایت و سند فلان و فلانی صحابہؓ کہام کہ ما از شما شنیدہ بودیم اعمش بہ شنیدن این جواب حیران شد امام صاحب را بہ فہم و فقاہت شاد و باش کردہ و ناگہان تر زبانش این الفاظ غارح شد یا معشر الفقہاء افتخروا لاطباء و نحن الصیادلہ

یعنی ای گروہ فقہار شما طیبیان و معطار ہستیم در عقود الجمان ص ۱۲۱ و مناقب امام ابی حنیفہ

المدہبی ص ۱۲ جامع بیان العلم جلد ۲ ص ۱۲۱

از ہر بن کیان روایت می کند کہ یک

علم ابو حنیفہ از علم خضر گرفتہ شدہ است

مرتبہ نبیؐ را در خواب دیدم و می بینم کہ در پشت نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو موی سفید نشسته است درین شب و روز من کتب ابو حنیفہ را بسیار مطالعہ می کردم و مشغول مطالعہ بودم برایم گفتہ شد کہ این نفر مقدم جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم

است و دو نفر که در عقب نشسته است، یکی ابو بکرؓ و دیگری عمرؓ است۔ من گفتم کہ چند پرسان از نبیؐ دارم آنها گفتند پرس لاکن بہ آواز بلند نہ۔ من از نبیؐ دوبارہ امام ابو حنیفہؒ پرسیدم آنها در جواب گفتند هذا علما انتسبوا من علم المختص یعنی علم ابو حنیفہؒ از علم خضر گرفته شدہ است۔ در عقود الجمان ص ۶۸ خیرات الحسان ص ۶۲۔

امام شافعیؒ یک مرتبہ بہ قبر ابو حنیفہؒ حاضر شدہ دعا

از امام ابو حنیفہ جیار ام میآید

مغفرت خواستہ بود کہ وقت نماز فجر شد، امام شافعیؒ

نہ در نماز دعا قنوت خواند و نہ بسم اللہ الرحمن الرحیم را بہ آواز بلند گفت حال آنکہ امام شافعیؒ ہمیشہ در نماز صبح دعا قنوت و بسم اللہ الرحمن الرحیم را بہ آواز بلند می گفت در این مسلک و طریقہ اوست۔ از امام شافعیؒ کسی استفسار کرد کہ چرا دعا قنوت نخواندی و بسم اللہ را با آواز بلند نگفتی پاسخ داد کہ از صاحب این قبر مبارک بدیعتی از امام ابو حنیفہؒ، جیار ام می آید از جهت احترام و ادب او رایی خود را درین جا ترک کردم و بہ مسلک او عمل کردم۔ در عقود الجمان ص ۶۳،

سردار محدثین امام عبداللہ بن

امام اوزاعی از غلطی خود احساس ندامت کرد

مبارک استاد امام بخاری کہ از

شاگرد ہای مشہور امام اعظم ابو حنیفہؒ یاد میشود، یک مرتبہ بہ بیروت سفر کرد و غرضش این بود کہ در دین امام اوزاعی شرکت بورزد تا کہ از علم حدیث خود را اکال کند، و قتیکہ آن جا رسید امام اوزاعی پرسید من شنیدم در کوفہ یک نفر پیدا شدہ کہ در دین سخنہای تازہ و جدید پیدا کردہ است او کیست؟ امام عبداللہ بن مبارک در جواب اش پاسخ پہنچ ندادہ از جای خود برخاست سہ روز بعد چند ورق کتاب ابو حنیفہؒ را گرفته باز آمد کہ در سر ہر ورق نوشتہ بود در قال نعمان بن ثابت، این اوراق را بہ امام اوزاعی عرضہ کرد، ہمہ ورق ہا را خواند تا کہ ہمہ مضمون ہا را ختم نکرد سر خود را ہم بلند نکرد و قتیکہ خواندہ خلاص کرد از ابن مبارک پرسید اکنون بگو کہ نعمان بن ثابت کیست؟ امام عبداللہ بن مبارک فرمود، نعمان صاحب کیعالم بزرگ عراق و پیرو مرشد من است از بخت نیک ام چند مرتبہ در مجلس او شریک شدہ ام۔ امام اوزاعی گفت خداوند ترا بیا مرزد نعمان آدم نیکی بودہ پس برو از آن چیزی یاد کن۔ امام ابن مبارک گفت این همان شخص است کہ تو دیروز گفتہ بودی در دین سخنہای جدید پیدا کردہ است

امام اوزاعی بہ غلطی خود ہمید و قتیکہ کہ شریف بہ خاطر جمع رفت آن جا با امام صاحب دیدن و ملاقات کرد و نقاہت و بخت و مباحثہ امام ابو حنیفہ را کہ دید حیران شد، درین موقع عبد اللہ بن مبارک ہم حاضر بود و قتیکہ از ہم دیگر جدا شدند امام اوزاعی بہ ابن مبارک گفت از بہت علم و نقاہت ابو حنیفہ حاسدان اوزیاد شدہ است و ابو حنیفہ خارجیم آہناست حقیقت این است کہ دربارہ این بدگمانی من غلط بودہ من خود را ملامت می کنم و تارتخ بنداؤ

یک روز قاضی ابن ابی لیلی در یک باغ چکر رفت
فعل ابو حنیفہ مذموم نبود بلکہ محمود بود حکمت خدا بود کہ چند ساعت بعد امام ابو حنیفہ ہم ہمین جا آمد ہر دو یکجا شد و طرف و یگری فی باغ زنہا نشستہ بودند کہ بیت می خواندند آنہا چپ شدند ناگہان امام صاحب گفت احسن تنی - شما زنہا خوب کردید در ظاہر این معلوم شد کہ امام صاحب بیت زنان را صفت کرد، قاضی ابن ابی لیلی کہ این سخن را شنید آگست چہ گفتی و چہ بیت زنہا را صفت کردی، جرم کردی زیرا کہ توصیف اہی را کردی بہ این جرم تو بہ حکومت پلین میثوی و مردود الشہاد شمرده میثوی امام صاحب گفت قاضی صاحب من چہ گنتم؟ قاضی گفت تو بیت غیر شرعی را توصیف کردی، امام صاحب گفت چہ وقت؟ قاضی گفت و قتیکہ زنہا بیت و سرود خوانی را پس کردند امام صاحب گفت من صفت کردم کہ زن ہایک کار گراہی کہ (سرود) بیت خوانی است پس کردند و مقصد سخن من این بود کہ خوب کردید بیت خوانی را ترک کردید قاضی صاحب غریب حیران شدہ شرمسار شدہ خجل شد و ہمید کہ سخن ابو حنیفہ مذموم نبود بلکہ محمود و خوب بود -
 «مناقب موفق ص ۱۱»

یک مرتبہ کدام شخص ہمراہ خانوادہ خود
ابو حنیفہ بہ غریب و غریب خود را رسانیدہ است در کدام بارہ جنجال کردند زن و مرد از ہم دیگر خفہ شدند و مرد قسم می کرد تا کہ تو ہمراہ من سخن نگوی بہ تو آواز نخواہم داد و حرف نخواہم زد زن بہ بدو بگوید از الفاظ شوہر النساء سخت گفت ہر دو در حالت غضب بودند وقتی کہ از غضب پایان شدند ہر دو پیشان شدند زوج نزد سفیان ثوری رفتہ قصہ را مکمل بیان کرد سفیان ثوری گفت بجز از ادای کفارہ دیگر چارہ نیست شخص کہ ازین جانا امید شد نزد امام صاحب رفت و اقر

را بیان کرد امام صاحب گفت برو با خانم خود با محبت گپ بزن به شما کفارہ لازم نمی گردد۔ سفیان ثوری کہ ازین واقعہ خبر شد سخت متاثر شدہ نزد امام صاحب رفتہ اورا ملاست کرد کہ چرا بہ مردم مسائل نا درست را نشان دہی می کنی؟ امام صاحب پشت آن شخص سائل تضرعان کرد او آمد امام صاحب گفت واقعہ را نزد امام ثوری قصہ کن۔ او قصہ کردہ مسئلہ را پرسید سفیان ثوری و امام صاحب کہ واقعہ را شنیدند امام صاحب گفت من بہمان فتویٰ اول را دادم، امام سفیان ثوری گفت این چگونہ میشود امام صاحب گفت، وقتیکہ زن روی خود را طرف شوہر کردہ گپ زد معلوم شد کہ اول کلام از طرف زن شد و درین حالت قسم در کجا باقی میماند سفیان ثوری کہ این خبر را شنید گفت حقیقت ہم بہین است کہ یک سخن در ذہن مانمی باشد و در گمان مانمی آید کہ امام ابو حنیفہ خود را بہ غریب و غریب رسانیدہ است۔ «تفسیر کبیر بحوالہ سیرۃ النعمان ص ۵۸»

یک مرتبہ ملاقات امام صاحب
امام باقر صاحب پیشانی امام ابو حنیفہ را بوسہ کرد
 با امام باقر در مدینہ طیبہ

شد، دربارہ امام ابو حنیفہ بگوش امام باقر سنخہای بی مفہوم رسیدہ بود بناءً امام صاحب خوش امام باقر نمی آمد، امام باقر گفت تو بہمان ابو حنیفہ کہ در دین پاک تبدیلی آوردہ «در مقابلہ قرآن و حدیث قیاس را اختیار کردہ» امام صاحب بہ بسیار ادب و احترام گفت، شما بنشینید کہ اصل واقعہ را عرض کنم، وقتیکہ امام باقر نشست امام ابو حنیفہ مثل تلخیز ہر دو زانو را پایان کردہ با ادب کامل گفت جناب اگر من از قیاس کاری گرفتم طوری کہ بشما از طرف من روایات غلط رسیدہ است از جہت کم زوری زن بہ آن دو حصہ مقرر می کردم، باز امام صاحب ابو حنیفہ گفت این را بگوید کہ نماز بہتر است یا روزہ؟ امام باقر جواب داد کہ نماز افضل است، امام ابو حنیفہ گفت جناب اگر من از قیاس کاری گرفتم بجای روزہ نماز را بہ زنا مقرر می کردم زیرا کہ نماز نسبت بہ روزہ افضل است باز گفت جناب نطفہ منی بسیار پلید است یا بول؟ امام باقر گفت بول، امام صاحب گفت اگر من از قیاس کاری گرفتم بہ بول غسل را واجب می کردم و بہ نطفہ منی صرف وضو را فرض می گردانیدم لکن من این چنین نکردہ ام وقتیکہ امام باقر این سنخہا را شنید امام صاحب را آفرین کردہ پیشانی او را بوسید۔ «در مناقب موفق ص ۱۲۴ و عقود الجمان ص ۲۷۹»،

از مسدود بن عبدالرحمن

ابو حنیفه علم حاصل کن و به آن عمل کن که خوب آدم است

البصری روایت

است که یک مرتبه مراد بن رکن و مقام خواب برد چشتم بند شد در خواب دیدم که یک بزرگ آمد گفت بر خیز چرا خواب هستی؟ این آن جایی است که از خداوند سوال کنی قبول میشود و قتی که این را شنیدم بیدار شدم به مسلمانها و مومنین دعا و مغفرت می خواستم دعا ختم نه شده بود که باز خوابم آمد و خواب شدم این مرتبه نبی را در خواب دیدم پرسیدم یا رسول الله شما در باره آن نفر که در کوفه است چه نظر دارید و نعمان نام دارد؟ آیا من از او درس بخوانم؟ بنی جواب داد که بل از او علم یاد کن و عمل کن زیرا که او خوب آدم است من که از خواب برخاستم وقت آذان صبح شد قسم به خدا که قبل ازین نعمان بن ثابت را نسبت به یگی من بدی دیدم لکن اکنون از خدا معافی این کوتاهی خود را میخواهم. در مناقب موفق ص ۵۹ و الخیرات الحسان ص ۶۵

شیخ بوعلی می فرماید یکمرتبه

ابو حنیفه در آغوش تاجدار نبوت محمد صلی الله علیه و سلم

در پهلوی قبر بلال رضی الله عنه

بودم خواب دیدم که من در مکه شریفه هستم و بنی صلی الله علیه و سلم از باب ابن شیبہ داخل شده یک میان سال را در آغوش بالا کرده بود من حیران ایستاد بودم بنی صلی الله علیه و سلم به حیرانی من نمیداد فرمود این امام مسلمانها و ابو حنیفه وطن شماست -

علامه مناظر حسن گیلانی یک

در وقت نعل اسب هابقه با هم پایشان را دراز کردند

واقعہ دلچسپ را نقل کرده

است که از آن معلوم میشود امام صاحب را در دربار شاهی به کدام نظری دیدند ظاهر و هویدا است که در دربار خلیفه امام صاحب را بنظر حقارت می دیدند و به خادم با هم از جهت بغض و حسد نام امام صاحب بد معلوم میشد زیرا که از مامورین و کارگران حکومت اثر گرفته بودند قاضی ابو یوسف روایت می کند که خلیفه منصور یک غلام داشت که بسیار نازدانه بود او امام صاحب را هر صبح با سنگ و غیره میزد و روز جمعه منصور به صفت امام صاحب شروع می کرد، غلام راست و دروغ در حق امام صاحب سخنهای پوچ استعمال می کرد، منصور برایش گفت تو دین کار را چه

عرض داری؛ روزی منصور اورا مانعت کرد که در حق امام صاحب الفاظ پوچ نگویید او گفت
من چند سوال دارم اگر سوال مرا جواب گفت باز دوباره این الفاظ را در حق او استعمال
نخواهم کرد۔ خلیفہ منصور گفت اگر سوالهای ترا جواب داد باز خلاصی نداری امام صاحب
به کدام طریقه به دربار خلیفہ حاضر شده بود غلام بطرف امام صاحب گفت شما هر سوال را جواب
می دهید من هم چند سوال دارم امام صاحب گفت بفرمایید کدام سوال که دارید بگویید غلام به
الفاظ درفشانی کرده کلام خود را آغاز نمود۔

۱۔ ایٹک یا نکل مابین دنیا کیاست؟

در جواب جاہل آدم چه پاسخ بدید، امام صاحب فرمود کدام جای که تو نشسته مابین
دنیاست۔ زیرا کہ زمین گرد است ہر جاے کہ آدم است مابین معلوم می گردد۔
۲۔ در مخلوقات خداوند آن مخلوق کہ سردارد زیاد است یا آن مخلوق کہ پادارد زیاد
است۔ امام صاحب فرمود مخلوق کہ پادارد بسیار است۔

۳۔ در دنیا مذکر بسیار است یا مونث امام صاحب فرمود مذکر زیاد است زن ہا ہم
در قدم دوم قرار دارند زیرا کہ زن ہا ہم کمی ندارند لکن این را بگو کہ تو در جملہ مذکر ہا ہستی
یا مونثات غلام چونکہ خستہ بود شرمندہ شدہ در حیرت ماند آب دھش خشک عرقش جاری شد
گویند کہ منصور این غلام را بسیار ناز داند ہم تربیت کردہ بود و از بد گفتن و الفاظ پوچ استعمال
کردن در حق امام صاحب ہم منع کردہ بود۔ مناقب موفق ص ۱۲۱ امام صاحب از استاد خود
حامد بن سلیمان این طریقه را یاد کردہ بود کہ درین قسم سوال ہا بہترین جواب آن است کہ سائل در سوال
اش بند شود و ضامن جواب خود شود۔

گویند کہ عیسیٰ بن موسیٰ از طرف حکومت عباسی ہادر

جولاہے ہم مضمون می نویسید

مکہ مکرمہ حاکم مقرر کردہ شدہ بود در ایام حج قاضی ابن

ابن یسلی دابن شرمہ ہم آن جا حاضر شدند و درین وقت امام صاحب ہم در مکہ موجود بود بہ عیسیٰ بن
موسیٰ بہ نوشتن یک ورقہ حکومتی ضرورت پیدا شد اول ہر دو قاضی را عرض نوشتن ورقہ اطلاع داد
نوشتہ ہر دو بہ قانون برابر نیامد اگر یکی می نوشت دیگرش غلطی می گرفت و دیگرش کہ می نوشت

دیگرش نقصان پیدای کرد، بالآخره کاغذ همان قسم ماند ہر دو قاضی صاحب پشت راہ خود رفتند ناگہان درین وقت امام صاحب ابو حنیفہ غرض کدام کار نزد حاکم حاضر شد، عیسیٰ کہ امام صاحب را دید خیلی مسرور شد و قصہ نوشتن کاغذ و ورقہ حکومتی را بیان کرد۔ امام صاحب فرمود این کدام کار مشکل نیست کاتب را طلب کن من بگویم او بنویسد۔ کاتب آمد امام صاحب می گفت اوی نوشت در ساعتی قلیلی تمام ورقہ را خلاصہ کردہ نوشت و بہ حاکم سپرد و طوریکہ خواہش حاکم بودہاں قسم نوشتہ شدہ بود۔ ہیچ جای کمی و نقص نہ داشت وقتی کہ امام صاحب از نزد حاکم رخصت شد۔ حاکم ہر دو قاضی را خواست و نوشتہ امام صاحب را بہ آہنا قراءہ کرد، ہر دو قاضی از اول تا آخر گوش گرفتند ہیچ غلطی پیدا نکردند۔ و حاکم گفت این نوشتہ ابو حنیفہ است قاضی ہا کہ یکی بہ دیگرش نظری کردند حیران و سکوت شدند گویند ہنگامیکہ ہر دو قاضی از دربار عیسیٰ برآمدند یہ یکدیگر می گفتند۔ اما تری هذا الحائک جاء فی ساعة فکتبه۔

تو این جولاہہ را دیدی کہ در یک دقیقہ آمدہ کاغذ را نوشتہ است۔ دیگرش گفت جولاہہ ہم این قسم مضمون نوشتہ می تواند۔ در موفق ص ۱۴۵ «جولاہہ عنکبوت را گویند»

ابن خلکان از حضرت عبداللہ ابن مبارک یقواتہ
خواب ابو حنیفہ رح و تعبیر ابن سیرین | رانقل کردہ کہ یک مرتبہ امام صاحب خواب دید و در خواب می بیند کہ قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم را باز کردہ استخوان ہای او را جمع می کند صبح کہ از خواب برخاست بسیار حیران و پریشان بود «واقعا ہم کہ قابل پریشانی و تشویش است» فوراً نزد معبر علامہ ابن سیرین رفت بدون تعارف با او بہ بیان کردن خوابش شروع کرد۔ علامہ ابن سیرین تعبیر خواب را این چنین بیان کرد۔ صاحب ہذا اللہ وی یا یشیر علماً لہ یسقبلہ الیہ احد قبلہ۔

بدین معنی کہ صاحب این خواب خدمت و نشر دین را بہ انداز کند کہ قبل ازین ہیچ کس بہ این مقام نرسیدہ باشد۔ «وفیات الاعیان و تاریخ بغداد جلد ۱۴ ص ۴۴۵ و خیرات الحسان ص ۲» بعد ازین تعبیر ابن سیرین گفت شاید کہ این خواب را ابو حنیفہ رح دیدہ باشد، امام صاحب گفت جناب من خودم ابو حنیفہ ہستم، ابن سیرین گفت شانہ و طرف راست خود را نشان بدہ و تشیکہ

این سیرین ملاحظہ کرد غالباً سیاه را دید و گفت راستی کہ تو ابو حنیفہ ہستی بعد ازین گفت تعبیر این خواب زندہ کردن و جمع کردن علم است "خدا از تو این خدمت را می گیرد۔
در حدائق الحنیفہ و مناقب کروے ص ۶۵"

کردی از ابو معاذ فضل بن خالد روایت می کند کہ
علم ابو حنیفہ و ضرورت مردم | یک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم را در خواب دیدم
گفتم جناب دربارہ علم ابو حنیفہ نظر شما چیست نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمود: ہمراہ او این قسم
علم است کہ بہ مردم ضرورت میشود۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ میفرماید کہ در یک
گرفتاری دزد و عدم وقوع طلاق | خانہ دزد آمدہ ہمہ سامان خانہ را جمع کردہ
بود کہ صاحب خانہ خبر شد، دزد صاحب خانہ را گرفتہ بہ زور از او اقراری گرفت کہ بگو
اگر من مشہور کردم دزد آمدہ بود یا براسے کسی بگویم کہ این مرتکب زانیانی کردہ است زنم طلاق باشد
دزد سامان و اشیاء را گرفتہ ہمراہ خود بہرہ فرود آن شخص بہ بازار رفت دید کہ ہنگی سامان ہای
مسروقہ در بازار بہ فروش رسانیدہ میشود، لاکن از جہت قسم نہ دزد را گپ زدہ میتواند نہ
دیگر کسی را چیزی می گوید و نہ گپ دزدی را می زند۔ حقہ در بازار ایستاد بود سامان ہای
خود را در بازار می بیند و درد خورد۔ راہم بہ کس گفتہ نمی تواند نزد خود فیصلہ کرد کہ با ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ تعالی علیہ مشورہ می کنم۔ نزد امام صاحب رفتہ ہمہ قصہ را بیان کرد امام صاحب رحمۃ
اللہ علیہ گفت تو برو مؤذن مسجد و چند موی سفید و چند روسرخ قریہ و محلہ تان را نزد من روان
کن آن بے چارہ رفت مثل کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہدایت دادہ بود ہمانی قسم کرد اما کہ صاحب
از مردم پرسید کہ آیا شامی خواہید کہ مال مسروقہ این بیچارہ دوبارہ برایش تسلیم کردہ
شود، آنہا گفتند بلی۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ گفت ہمہ دزد و بد عمل ہای قریہ را در یک
خانہ یا مسجد جمع کنید باز یکی یکی بیرون برآید و این نفر ہم در دروازہ ایستاد شود وقتی کہ
ہر دزد را خارج میکند از این نفر پرسید کہ آیا این دزد تو است؟ اگر دزد او نباشد

گوید کہ نہ این دزد من نیست اگر نفر خارج کرده شدہ دزد او باشد باز سکوت کند هیچ چیزی نگویید و باز آن نفر را گرفته شود زیرا کہ آن دزد این است، بہ این طریقہ دزد را ہم گرفته شود و طلاق ہم نیاید۔

مردم بہ این گفتار امام صاحب عمل کردند راستی کہ دزد ہم گرفته شد و طلاق ہم واقع نہ شد خداوند بہ ہوشیاری ابو حنیفہ تمام مال را بہ مالک دوبارہ گرداند۔
 «عقود الجمان ص ۶۹ و لطایف الاذکیا»

خداوند بہ امام صاحب بہ انداز فہم و دانش
ضحاک انگشت در دهن حیران شد

داده بود کہ بہ مجرد پرسیدن مسئلہ را طوری

حل می کرد کہ مخالفین سر سخت او ہم در حیرت می افتید بحث ہای طویل را بہ الفاظ پر مفہوم و کوتاہ جواب می داد، در سیرت النعمان نوشتہ شدہ است کہ ضحاک خارجی «ضحاک پیشوای مشہور خارجی ہا بود» در زمان حکومت بنی امیہ بر کوفہ قابض شد۔

یک مرتبہ نزد امام صاحب ابو حنیفہ آمدہ شمشیر را بلند کردہ گفت توبہ کن امام صاحب گفت از چہ چیز توبہ کنم ضحاک گفت ازین عقیدہ خود کہ حضرت علیؓ ہمراہ امیر معاویہؓ ثالثی «یعنی در بین شان نفر سوم را بہ حیث قاضی کہ در بین این ہردو قضاوت و فیصلہ کند» قبول کردہ بود۔

در حال کہ او حق بود پس بہ حیث ثالثی قبول کردن چہ ضرورت بود امام صاحب پاسخ داد اگر ارادہ قتل مراداری دیگر گپ است اگر حق را حق گفتن ضرور باشد بمن اذن بیان و تقریر، بدہ ضحاک گفت منہم با تو مناظرہ کردن تصمیم دارم۔ امام صاحب گفت اگر این بحث ما و شما فیصلہ نہ شد باز چہ میشود ضحاک گفت باز ما و تو یک منصف مقرر می کنیم۔ خلاصہ اینکہ از جملہ حامیان ضحاک یک منصف مقرر کردہ شد کہ در بین این ہردو قضاوت کند، امام صاحب گفت بہین قسم فعل را حضرت علیؓ ہم کردہ بود پس او چہ ملامت است ضحاک انگشت خود را بہ دهن گرفته حیران ماند و مثل گنگ لا بجوابشہ از جای خود برخاست و راہ خود را گرفت و رفت۔ «عقود الجمان ص ۶۵»

عقل مندی، ہوشمندی، فکر مندی و بہ گپ رسیدن

فیصلہ مملو از حکمت ابو حنیفہؒ | و مشورہ صحیح دادن از صفات خاص امام صاحبؒ

بود محمد انصاریؒ می گفت از ہر حرکت و از ہر قدم ابو حنیفہ عقل مندی و ہوشیاری ہویا می گردد، علی بن عاصمؒ می گوید اگر عقل نیم دنیا را در یک طرف ترازو و عقل ابو حنیفہؒ را در دیگر طرف ترازو نہادہ شود، ہنوز ہم عقل امام صاحب ثقیل می بر آید۔

یک مرتبہ در کوفہ عروسی دو پسر یک شخص معتبر بود کہ دول و دمبورہ وغیرہ آوردہ بود بسیار عروسی پرشان و شوکت بود، ہمہ مردم شہر را خواستہ بود درین مجلس مسعود بن کدّامؒ و حسن بن صالحؒ و سفیان ثوریؒ و امام ابو حنیفہؒ را ہم دعوت دادہ شدہ بود یکبار صاحب خانہ و از خطا از خانہ برآمد و فریادی کرد کہ در غضب گرفتار شدم، مردم واقعہ را پرسیدند آن نفر گفت با کدّام پسر کہ عروس شب تیر کردہ او شوہر او نبودہ و نکاح ہمراہ پسر دیگر بستہ شدہ۔ سفیان ثوری گفت پروا ندارد در زمان امیر معاویہؓ ہم ہمین قسم شدہ بود در نکاح کدّام فرق نمی آید لکن بہ ہر دو مہر لازم است، معز بن کدّام بطرف امام صاحب متوجہ شدہ گفت شما چہ نظر دارید؟ امام صاحب گفت اگر زوجین نزد من بیایند جواب میدہم، مردم ہر دو را حاضر کردند، امام صاحب از ہر کدّام جدا جدا پرسید کہ با کدّام کسی کہ بیگاہ نکاح تو شدہ اورا قبول داری ہر دو گفتند بلی قبول داریم۔ امام صاحب گفت ہر کدّام شما۔ عروس خود را طلاق دادہ باز نیکہ شب را گذرانندہ است نکاح کند۔

ابن مبارکؒ می فرماید یک نفر نزد امام صاحب آمد در بارہ

از روشن دان تا دیوار | روشن دان ماندن در خانہ خود استفسار کرد امام صاحب

گفت دیوار از تو ست روشن دان ماندہ می توانی اما خانہ ہمسایہ را نظر کردہ نمی توانی در شرعی منع است، ہمسایہ این شخص کہ از مسئلہ روشن دان آگاہی پیدا کرد نزد قاضی ابن ابی لیلی رفتہ و شکایت را پیش کرد، ابن ابی لیلی آن شخص را از روشن دان ماندن منع کرد آن شخص دوبارہ نزد امام صاحب آمدہ از حکم قاضی ابن ابی لیلی اورا خبر داد امام صاحب گفت اکنون در دیوار خود یک دروازہ بساز وقتی کہ آن ہمسایہ از دروازہ گذشتن خبر شد، باز نزد قاضی

رفت قاضی این شخص را از دروازه نهادن ہم منع کرد، باز نزد امام صاحب آمده گفت قاضی از دروازه ہم مرا منع کرد امام صاحب گفت برادرم تمام دیوار تو چنان از قیمت دارد آن شخص گفت سه دینار امام صاحب فرمود، همین سه دینار را من میدهم تو برو دیوار را از بیخ خراب کن و فینکه آن شخص به سخن امام صاحب عمل را شروع کرد همسایه آمده منع کرده باز نزد قاضی رفت قاضی گفت تو هم عجب انسان هستی او که دیوار خود را خراب می کند بوجه دیوار از او هست هر کاری که می کند حق دارد و قاضی گفت دیوار تو ست برو هر چیزی که میکنی اختیار داری آن نفر گفت قاضی صاحب مرا از همه کارماندی نسبت به این برو شنیدن بمن آسان بود قاضی گفت من چه کنم تو نزد نفر رفته بودی که او غلطی و خطای مرا فاش می کند اکنون خطای من ظاهر شد ازین زیاد فضیلت می شود۔ در عقود الجمان ص ۲۰۰

تقسیم یک درهم | ابن مبارک می فرماید من یک مرتبه از امام صاحب پرسیدم که از یک نفر دو درهم و از دیگر نفر یک درهم یک جا خلط شد و از آن جمله دو درهم مفقود گردید و نمیده نمی شود که کدام دو درهم کم شده است و این یک درهم که باقی مانده چه قسم تقسیم میشود؟ امام ابو حنیفه "پاسخ داد که این یک درهم را سه حصه کنید دو حصه را به صاحب دو درهم و یک حصه را به صاحب یک درهم بدهید، ابن مبارک گوید که بعد ازین نزد ابن شبرمه رفتم و از او هم همین مسئله را پرسیدم، ابن شبرمه گفت تو از دیگر کس هم این مسئله را پرسیده یانه؟ گفتم بلی صاحب از ابو حنیفه پرسیدم و همه سخن امام صاحب را بیان کردم ابن شبرمه گفت ابو حنیفه در پاسخ غلط شده جوابش صحیح نیست و او این پاسخ را برام ارائه فرمود، دو درهم که کم شده حتماً یکی آن از نفریست که دو درهم داشت اکنون یک درهم مانده از هر دو نفر است معلوم نیست که درهم کدام نفر مفقود گردیده بناءً بر دو در نقصان شریک اند پس یک درهم که باقی مانده است نیم نیم به هر دو تقسیم گردد ابن مبارک گوید که این مسئله بسیار خوشم آمد بعداً که با ابو حنیفه مشست و برخاست کردم عقل آن از عقل نیم دنیا زیاد و ثقیل معلوم میشد امام صاحب بمن گفت تو با ابن شبرمه ملاقات کرده؟ و در جواب تو گفته که یک درهم باقی نیم نیم درهم گردد؟ من گفتم بلی صاحب امام صاحب

گفت این یقین است کہ سہ درہم مخلوط شدہ ۔

در ہر درہم شراکت ہر دو شخص آمدہ است لہذا یکہ دو درہم داشت بہ او دو حصہ و شخص کہ یک درہم داشت بہ او یک حصہ دادہ شود، اصلاً اختلاف ابن شبرمہ و امام صاحب در اصول است، امام صاحب می فرماید چند چیزیکہ مخلوط شد و فرق اش مشکل بود آن را بہ مثل مال شریکی تقسیم کردہ میشود و این را در عربی در شریکتہ علی الشیوع، گویند کہ تقسیم آن واجب است بناءً یک درہم بہ سہ حصہ تقسیم گردد و دو حصہ بہ صاحب دو درہم و یک حصہ بہ صاحب یک درہم دادہ شود و ابن شبرمہ می گوید کہ اگر مال باہم خلط شد و فرق کردنش مشکل شد درین صورت شریکت لازم نمی گردد بناءً از سہ درہم کہ یکی آن مفقود شدہ است حتماً یکی آن از صاحب دو درہم است اکنون از ہر کدام یک یک درہم باقی ماندہ است، پس راہ بہتر ہمین است کہ نیم نیم تقسیم گردد۔

گویند کہ یک نفر نزد امام صاحب آمدہ عرض کرد کہ ہمایہ ام
تدبیر ابو حنیفہ در بارہ چاہ | در حویلی اش چاہ کندہ است و او در جای است کہ
 خطر سقوط دیوار من است؛ امام صاحب فرمود در حویلی خود در استواء چاہ یک جو پچہ بکش آن
 شخص ہمین فعل را کرد سر انجام ہمین بود کہ چند روز بعد چاہ خشک شد و مالک از چاہ بی غم شد۔
 و ابو حنیفہ از زہرہ حصہ دوم۔

حقیقت ہم ہمین است کہ بہ سبب شکایت نقصان بہ ہمایہ از جرم اخلاقی است پس لازم
 است کہ انسان طوری تدبیر بنجد کہ ہم سدرہ مقابل شود و ہم مسئلہ بہ دعوا و قضاء نرود و این
 قسم کار را حیلہ و تدبیری گویند کہ مردم از ایذاء محفوظ بماند

روزی ابن ہبیرہ یک انگشتی را بہ امام صاحب نشان داد کہ در گین
عطاء من عند اللہ | او نوشتہ بود عطاء بن عبد اللہ و گفت ابن انگشتی خیلی قیمت

بہا داشت و در کاغذ مہر زدن بہ این مناسب نیست اول اینکہ درین نام نوشتہ است دوم
 اینکہ در دفاتر ہم منظور نمی گردد این را چہ کنم امام صاحب فرمود در اول بن کہ رب است سر آن
 را جمع کردہ شود (م) جوڑ شود و نقطہ د عبد، را از بالا اگر دایندہ شود بجای عطاء بن عبد اللہ

و عطاء من عند اللہ پیشانی شود امام صاحب را از فکر تیزش قاضی نوازش کرده با او تعلقات و دوستی خود را افزون نمود در عقود الجمان ص ۲۱۱

یک شخص قسم "سوگند" یاد کرد کہ من در روز رمضان با زن خود قسم جماع در ماه رمضان جماع می کنم اکنون اگر جماع کند کفارہ روزہ و گناہ و سزا و افزون می گردد اگر این فعل را نکند گنہگار میشود بناءً نزد بسیار علماء و رفت هیچ کسی جواب نداد و بالاخرہ نزد امام صاحب آمد و قضیہ را بیان کرد امام صاحب فوراً جواب داد کہ سیافر بھافیطوھا نھاراً فی رمضان یعنی با خانم خود سفر کند و در سفر با او جماع کند زیرا کہ در سفر بہ مسافر روزہ رخصت است۔ در عقود الجمان ص ۲۱۶

اسماعیل بن حماد کہ نو اسد امام صاحب است روایت اثر نام در کار ہم ظاہر میشود می کند کہ بایک ہمسایہ شیعہ داشتیم بہ اندازہ باصحابہ کرام رضی بعض وعداوت داشت کہ نام دو خیر خود یکی را بنام ابو بکر و دیگر را عمر نام نہادہ بود "العیاذ باللہ" یک روز یکی از آن خیر با آن نفر را یک لگد زد کہ وفات کرد این سخن بہ امام صاحب رسید امام صاحب فرمود شمار وید واقعہ را برسی کنید آن را آن خیر لگد زدہ کہ عمر نام نہادہ بود زیرا کہ اثر نام در کار ہم ظاہر می گردد خداوند در نام عمر رضی عزت نہادہ بود ظالم بہ لگد خیر مردار و بی عزت شد "خسر الدنیا و الآخرہ" و قتیکہ مردم تحقیق کردند ہمان گپ امام صاحب راست بود کہ او را ہمان خیر مردار کردہ بود کہ عمر نام ماندہ بود۔ در عقود الجمان ص ۲۱۸

محمد بن ابراہیم الفقی روایت می کند کہ روزی قیاس دل حبیب ابو حنیفہ رضی امام صاحب بایاران خود در مسجد نشستہ بود

کہ یک نفر از پیشرو می این ہا عبور کرد و قتیکہ دیدند امام صاحب گفت۔

(۱) این شخص مسافر است۔ (۲) در حبیب اش شریعی ہم موجود است۔

(۳) بہ خیال من این شخص استاد اطفال ہم است۔

یکی از شاگردان امام صاحب برخاست کہ معلومات کند حقیقت ہم بہین بود کہ آن نفر

مسافر و در جیش کشش و در کجای استاد اطفال بود حاضرین از امام صاحب پرسیدند که شما چگونه این سه سخن را درک کردید، امام صاحب پاسخ داد که این شخص روان بود و هر طرف را تیز تیز نظر می کرد مسافر که باشد هم چنین می کند در اطراف حبیب او گس می گشت فهمیدم که شریعی دارد، نسبت به بزرگان اطفال را بسیار نظری کرد فهمیدم که استاد اطفال است «عقود الجمان ص ۲۵»

در بین مردم مشهور است که علم صرف را از همه قبل ابو عثمان بکر المازنی

ماهر علم صرف

در که در سنه ۲۴۸ هـ وفات کرده، ترتیب و شکل کتابی داده بود

قبل ازین به حیث فن عیلمه شمرده نمی شد اما در نحو سخن صای صرف را و قانون صرف را بیان کرده میشد در کشف الظنون ج ۱ ص ۲۸۸ و مفتاح السعادة ج ۱ ص ۱۱۳

اما بعد از تحقیق معلوم گردیده که بانی علم صرف ابو عثمان نیست بلکه یک قرن قبل از ابو عثمان امام صاحب بنیاد علم صرف را وضع کرده بود با وصف ترتیب فقه امام صاحب از همه قبل یک رساله در علم صرف نوشته است که «المقصود» نام دارد که بسیار مختصر اما خیلی مفید و فایده مند است و در مجمع المطبوعات العربیه، تا کاین رساله سه مرتبه ذکر گردیده است و در هر سه مرتبه نسبت «المقصود» به امام صاحب شده است «مجمع المطبوعات ج ۲ ص ۲۰۸ ج ۸ ص ۱۱۳»

استاد جامعه اظهر جناب احمد سعید رساله المقصود را با سه شرح چاپ کرده است

۱- المطلوب: که شارح معلوم نیست اما از مقدمه کتاب معلوم می گردد که از سنه ۹۵۲ هـ قبل نوشته شده است که شارح شاگرد یا کدام متعلقین امام صاحب می باشد.

۲- امان الانتظار: که نام مصنف نورالدین محمد بن بیر علی است این شرح در سال ۹۰ به نشر رسیده است و به تاکید ذکر کرده است که مصنف المقصود امام صاحب است.

۳- روح الشروح: که مصنف این استاد عیسی بیروی است.

قبل از امام صاحب تابعین رحمهم الله تعالی علیهم مسائل فقه

علم فقه به شکل دستور

را استخراج کرده و کار اجتهاد و علم حدیث را ضروری می پندار

شستند بسیار مسایل فقهی جمع گردیده بود اما نه این را ترتیب فقهی داده شده بود و نه این را درجه فنی داده شده بود استاد امام صاحب ابو حنیفه که حماد است بعد از وفاتش زمانه

آمد کہ آبادی زیاد شد از جهت تبدیلی زمانہ و گردش ایام و معلومات کثیر در عبادات و معاملات مسائل کثیری عارض می گردید کہ ہر روز صد ہا نفر از راہی قرب و بعد نزد امام صاحب آمدہ استفتاء خواستہ جواب گرفتہ می رفتند چونکہ این کار کار یک نفر نبودہ بہ یک دار لاقاء یا دار لقضاء بزرگ ضرورت داشت و طبیعت امام صاحب بہ ہین قسم کار ہا تصادف نمودہ من حیث یک مجتہد وقانون دان بود از جهت شوق و ذوق خود تدوین و مرتب و شکل کتابی دادن این فن را بدوش گرفت و قتیکہ در حجاز با قتادہ بصری مناظرہ کرد این تقسیم خود را قاطعی تر ساخت کہ باید علماء و فقہاء دربارہ کدام فتنہ کہ در آیندہ احتمال وقوع را دارد قبل از رویداد شدنش معالجہ اورا سمجیدہ و آمادگی بگیرند چونکہ مرتب کردن دستور یا قانون اسلامی یک امر ہم بود فکر و احتیاط زیاد بکار داشت بناءً امام صاحب بطولے تدوین این نظام یا قانون یک کمیۃ مشورتی کہ مشتمل از ۴۰ رکن بود ساختہ کوفہ را بحیث مقام صدارت انتخاب نمودند۔ و ہر نفر این کمیۃ بدرجہ اجتہاد و صاحب صلاحیت و منصب قضا رسیدہ بودند از جملہ وہ نفر طوری بود کہ استاد قاضی ہا بودند مثلاً امام محمدؒ در علم و ادب لسان عربی بدرجہ کمال رسیدہ بود و قاضی بن سعید استاد مسلم علم و ادب بود و در استخراج مسائل امام زفر فرید بود قاضی ابی یوسف و داود طائی و یحیی و عبداللہ بن مبارک و حفص بن غیاث در روایات و احادیث بدرجہ کمال رسیدہ استاد ہای مسلم بودند علاوہ ازین کمیۃ یک شوری ۱۲ نفری دیگر ہم بود کہ در آخر بالائے ہر مسئلہ غور نمودہ تائید کردہ بہ تصویب می رسانند سرپرستی این ہر دو کمیۃ بدوش امام صاحب بود کہ زیر نگرانی او علماء و فقہاء و مجتہدین تا ۲۰ سال کم و بیش در تدوین فقہ یا دستور اسلامی مصروف کار بودند کہ از ۱۲۱۵ھ تا ۱۲۵۵ھ این کار جاری بودہ یکی از کارنامہ ہائے نافرموش شدن امام صاحب و یارانش میباشد۔ دربارہ تدوین فقہ اولین بار امام صاحب پاختہ جد و جہد کردہ است زیرا کہ این کار در نظر مردم در ادائل اہمیت بیشی نہاشت و بالآخرہ زمان شد کہ ہر فقہی و مجتہد فقہ خود را بہ طرز قانون مدونہ امام صاحب تدوین می کرد و این کارنامہ یک نفر نہ بلکہ سعی و تلاش و کوشش ۴۰ نفر عالم و مجتہد و فقہی است کہ امروز بنام فقہ حنفی در جہان مشہور است و این اعزاز ہم صرف بہ فقہ حنفی حاصل است و پس پس مسلک حنفی گویا یک مسلک "شوری" است۔

در کیتہ شوری بالائے ہر مسئلہ ۳ سہ روز بحث و غور کردہ باز مسئلہ را تصویب می کردند تا کہ سہ روز بحث نمی شد و مسئلہ بنجیدہ غلبیل نمی شد امام صاحب اذن نوشتن را نمی داد ہر فرد شوری را نمی خود را آزادانہ بیان می کردند و در بارہ بحث و غور می کردند باز آن تصویب می نمودند اہل شوری بہ اندازہ برایشان آزادی کامل دادہ شدہ بود کہ ۔

اگر مکنفر از خارج میآمد در نظر او نفر حائے شوری بسیار بی ادب معلوم می گردیدند از جہت کہ در بین خود آزاد و بی تکلف بودند روی یک مسئلہ یکماہ ہم بحث می کردند امام صاحب می گفت شما این مردم "یعنی اہل شوری" را آزاد بگذارید زیرا کہ من برای این حا اجازہ بی تکلفی را دادہ ام تا کہ روس مسائل آزادانہ بحث کنند تا ۲۰ سال این کار مسلسل جاری بود ، امروز آن قانون مرتب شدہ بنام "دکتاب فقہ حنفی" یاد می گردد بعد از تدوین ۸ ہزار دفعات در این قانون اسلامی موجود است ۔ فقہ حنفی از لحاظ قانون در برگیرندہ ہمہ شعبہ ہائے زندگیست ہم علت جامعیت این فقہ است کہ چہار گوشہ دنیا از این فقہ خود ۔ مستفید می بسازند و در عدالت ہا و حکومت ہا موجودیت دستور فقہ حنفی لازمت این نظام حکومت است کہ علماء قاضی ہا منشی ہا ، و والی ہا ازین فقہ بہرہ مند گردیدند و خود را مستفید ساختند کتب مدونہ "فقہ حنفی بہ این ترتیب است ۔

۱۔ جامع بخیر: این کتاب را امام محمد بہ روایت خود امام ابی یوسف مرتب کردہ است کہ چہل شرح بالای این نوشتہ شدہ است ۔

۲۔ جامع کبیر: کہ نسبت بہ جامع صغیر مسائل زیاد دارد بجز از اقوال امام صاحب اقوال ابی یوسف و زفر ہم موجود است کہ این کتاب را ہم امام محمد تصحیف کردہ است و این آن کتابست کہ یک نفرانی مطالعہ کردہ فوراً ایمان آوردہ گفت امام محمد خورد مسلمان ہا کہ این قسم است محمد کلانشان چہ قسم بودہ ۔

۳۔ مبسوط: این اولین کتاب مصنفہ امام محمد است ۔

۴۔ زیادات: این مجموعہ مسایلی است کہ از جامع صغیر و جامع کبیر مانده بود ۔

۵۔ السیر الصغیر: این کتاب از حکومت سیاست و در مسایل جہاد بحث می کند ۔

۶۔ السیر الکبیر: این آخرین کتاب مصنفہ امام محمدؒ است۔

ابوالفضل محمد بن احمد مروزی ملقب بہ حاکم شہید از کتب ظاہر الروایت یک انداز مسایل را جمع کردہ کتاب نوشتہ بنام "کافی" کہ بالای این کتاب مشتمل بہ ۲۰ جلد امام سرخسی شرح نوشتہ است و نام آنرا ہم بسوط نہادہ و بہ بسوط مشہور است۔

۷۔ نوادر: "بجز از کتب مافوق دیگر کتب مصنفہ امام محمدؒ را نوادر ات گویند کہ

۱۔ کیانیات ۲۔ جرجانیات ۳۔ ہارونیات

امالی امام محمدؒ و نوادر ابن رستم وغیرہ شامل است: بجز ازین کتب، کتب امام ابوالیوسفؒ مثلاً کتاب الآثار کتاب الحج موطاء امام محمدؒ وغیرہ در نوادر حساب می آید کہ ازین کتب مذکورہ خود شاہ محمدؒ ہمہ دنیا و حکومت ہذا از آئین تیار کردہ شاگردان امام صاحبؒ بہرہ مند گردیدند

اکنون باقی ماند این بحث کہ مرتبہ امام صاحب و مقام امام صاحب

امام اعظم و علم حدیث | در علم حدیث بہ کدام انداز است این واقعہ پوشیدہ نیست و از نظر مردم غائب نیست کہ بنیاد فقہ صرف بہ قرآن و قیاس تہداب گذاری نمی گردد تا کہ علم حدیث معاونت نکند، شاگردان امام ابو حنیفہؒ کدام روایات را کہ بنام "مسند ابی حنیفہ" جمع و تدوین کردند، شمارش بہ پانزدہ صد میرسد باز علامہ خوارزمی این ہمہ روایات را یکجا جمع کردہ بنام "جامع مسانید الامام الاعظم" مرتب کرد، شاگرد بزرگ امام صاحب ابو یوسفؒ در کتاب الآثار تمام روایات امام صاحب را نقل کردہ است استاذہ امام صاحب در حدیث بہ ۴ ہزار بالغ می گردد۔

اشخاصیکہ در جمع و تدوین مسانید امام صاحب سہیم شدند در قطنی و ابن شاین ۲ بن عقدہ و امثالہم شان شامل اند اگر شخصی در کتب معتبر حنفی شرح معانی الآثار امام طحاویؒ و احکام القرآن ابو بکر جصاص و البسوط سرخسی را مطالعہ کند بازمی داند کہ امام ابو حنیفہ در علم حدیث بہ چہ انداز مہارت داشتہ و ماہر بودہ امام ابو حنیفہ چہار ہزار حدیث روایت کردہ است و دو ہزار را از امام حادؒ و دو ہزار را از دیگر بزرگان امیرمہمانی می گوید بدون شک و شبہہ تمام مسند احادیث صحیحہ کہ از نبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت است کہ تکرار نہ شدہ باشد چہار ہزار و چہار

صد است در توضیح الافکار ص ۶۲ و این چهار هزار روایات امام صاحب طوری است که تکرار نیست و نه واسطه و نه طرق اسانید شمرده شده است و اگر این را حساب و شمار کنیم به ۷۰ هزار بالغ می گردد۔

در باره احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم
مسک ابو حنیفہ در معاملہ سند حدیث | امام ابو حنیفہ کرام طرز و معاملہ کہ دارد

بزرگان خود این چنین بیان کرده است من وقتیکہ یک حکم را در کتاب اللہ پیدا کنم آن را اخذ مینمایم اگر در کتاب اللہ پیدا نکردم باز آن را در سنت و آثار صحیح رسول صلی اللہ علیہ وسلم تلاش میکنم آن کہ بہ توسط ثقات مروی باشد اگر در این ہر دو پیدا نکردم باز من پیروی از اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم میکنم اگر کلام مسئلہ کہ در بین آنها مختلف فیہ بود باز اختیار من است کہ یکدام قول آنها عمل میکنم و کدام قول را ترجیح میدہم لکن بدون اقوال آنها قول دیگر را قبول نمیکنم و قتیکہ معاملہ بہ ابراہیم و شعبی ابن سیرین حسن عطاء و سعید بن المسیب یا علاوہ ازین ہابہ دیگر عالم رسید باز فرمود۔

فقوم اجتہدوا فاجتہدکما اجتہدوا لہ یعنی طوریکہ آنها اجتہاد کردند
 من ہم اجتہاد میکنم۔ اما در بعض روایات الفاظ کمتر تبدیل است۔
 وما جاء من غیرہم فہم رجال ونحن رجال یعنی بجز از اصحاب من
 معاملہ قول دیگر نباید آنها ہم مرد ہا ہستند ما ہم مردیم۔ بہ این معنی طوریکہ بہ آنها حق اجتہاد است
 بہ ما ہم است۔

واذا جاءنا عن التابعین زاحمنا ہم۔ و قتیکہ اقوال تابعین باید در آن
 نظر علمی میکنیم؛ وما جاءنا عن غیرہم اخذنا و ترکنا۔ بجز از اقوال صحابہ من اقوال

۱۔ بغداد للخطیب ج ۱۳ ص ۲۶۸ مناقب موفق و مناقب ذهبی ص ۲

۲۔ میزان ج ۱ و خیرات الحسان ص ۲۷۔ الانقضاء ص ۱۲۱ و الجواهر المفیہ ج ۲ ص ۲۴۹

۳۔ ذیل الجواہر ج ۲ ص ۲۴۹

دیگران را اخذ ہم میکنم و ترک ہم میکنم۔

وما جاءنا من الصحابة فعلى الراس والعين وما جاءنا من التابعين

فهم رجال ونحن رجال۔ یعنی کدام اقوال که از صحابه رضی اللہ عنہم رسیده است به سر و جان قبول داریم اما از غیر صحابه رضی اللہ عنہم آنها هم رجال اند و ما هم مرد هستیم۔

یک مرتبه کسی بالای امام صاحب اعتراض کرد که تو قیاس را از نص قرآنی افضل میدان اما صاحب

رحمة اللہ علیہ پاسخ داد که۔

قسم بخدا که آن شخص دروغ گفت و بمن تهمت کرد کسی که این را گفته تو قیاس را به نص بهتر

میدانی آیا در حین موجودیت نص به قیاس هم ضرورت میماند «مفتاح السعادة جلد ۲ ص ۶۱»

خلیفه ابو جعفر منصور یک مرتبه به امام صاحب خط نوشت که من شنیدم تو قیاس را از حدیث

بلند و برتر میدانی، امام صاحب در پاسخش نوشت۔

امیر المؤمنین: کدام سخن که بشما رسیده است صحیح نیست من قبل از همه به کتاب اللہ عمل

می نمایم باز به سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم باز به فیصله ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ باز به فیصله عمر رضی اللہ عنہ باز به فیصله

عثمان رضی اللہ عنہ باز به فیصله علی رضی اللہ عنہ و باقی به فیصله بای اصحاب کرام عمل می کنم و کدام مسئله که در بین اصحاب

اختلافی باشد باز از قیاس کار میگیرم۔ «کتاب المیزان جلد ۱ ص ۶۲»

علامه بن حزم می فرماید۔ همه یاران ابو حنیفه متفق اند که کدام حدیث ضعیف هم پیدا میشد

در مقابل او قیاس را ترک می کرد و به آن حدیث عمل می نمود «حدیث ضعیف آنرا گویند که سندش

قوی نباشد و گمان برده شود که این قول رسول صلی اللہ علیہ وسلم است» «کتاب المیزان جلد ۱ ص ۶۳»

امام اعظم ابو حنیفه

رحمة اللہ تعالیٰ علیہ

شان تابعیت امام ابو حنیفه و ملاقات و روایتش از صحابه رضی اللہ عنہم

تابعی بود در سال شصت و پنجم به دنیا باز کرده بود و این آن زمانه بود که در کوفه تقریباً ۲۰ صحابه رضی اللہ عنہم

بود باز هم خطیب بغدادی و سطلانی میانی ابن حجر عسقلانی و ارقطنی و ابن حجر مکی به این نظر اند که امام ابو حنیفه

با حضرت انس رضی اللہ عنہ که صحابه جلیل القدر است ملاقات کرده است۔

ملا علی قاری در شرح نخبه در تعریف تابعی می نویسد و هو من

لَقِيَ الصَّحَابِي هَذَا هُوَ الْمُسْتَخَارُ: تابعی آن را گویند کہ با صحابہ ملاقات کرده باشد و این نیک بختی بہ امام صاحب نصیب گردیدہ است و باز ہم محدثین این بشارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم می گردود۔
طوبی لمن رانی وامن بی ولسن یکن عدائی مژدہ است بہ آن کسی کہ در حین ایمان مرادید و مبارک است بہ آن آشنا صیکہ در حین ایمان آنان را دید کہ مرادیدہ بودند۔ امام صاحب در زندگی خود ۵۵ مرتبہ حج کردہ بود کہ کم از کم ۵ حج خود را در زمان صحابہ مشہور ابو الطیفیل رضی کردہ بود این صحابہ جلیل الشان باشندہ مکہ بود کہ در سنہ ۱۰۰ دارقانی را ترک گفتہ بہ لقاء اللہ شتافت ازین معلوم گردید کہ امام صاحب ۱۵ مرتبہ از کوفہ بہ مکہ رفتہ است جای تعجب است در ہمین ۱۵ مرتبہ یک دفعہ با ابو الطیفیل رضی ملاقات نکرده باشد و در حالیکہ امام صاحب از مژدہ مذکور رسول با خبر ہم بود و در حین حیات یک صحابہ ملاقات بہ او آسان ہم بود پس چگونه امام صاحب ازین سعادت دارین نعمت غنی کہ سہل الحصول ہم بود خود را محروم کردہ یک مرتبہ با ابو الطیفیل دیدن نکرده باشد۔

قطع نظر ازین زمانیکہ امام صاحب ہفت سالہ بود در آن زمان در شہر کوفہ حضرت عمرو بن حریث و حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی حیات بودند پس امام صاحب را پدر بزرگوارش طبق دستور سابق خانقا نزد آن صحابہ کرام رضی حاضر کردہ است تا کہ اللہ تعالیٰ در عمر او بہ دعاء آنها برکت بیافزاید دیدن امام صاحب صحابہ را یقینی است و درین بارہ علماء بزرگ متفق اند با وصف متفق بودن علماء و ائمہ حدیث شریف کہ امام صاحب را تابعی نمی دانند و در جمع قاصر و تعصب فاجر مبتلا است اما بعضی با گویند کہ از ہمت خورد سالی امام صاحب روایت نکرده است لکن در دیدن صحابہ و ملاقات با صحابہ تنگی نیست۔

”جامع بیان العلم“

می نویسد امام صاحب

اولین حج امام صاحب و ملاقاتش با عبداللہ بن حارث رضی

در سنہ ۶۹ھ اولین حج را کردہ است و در ہمین سال بایکی از صحابہ جلیل القدر رسول حضرت عبداللہ بن حارث رضی ملاقات کردہ است و شاگردی او نصیب امام صاحب گردیدہ است در ہمین ملاقات امام صاحب از حضرت عبداللہ رضی حدیث را شنیدہ است من تفتة فی الدین کناہ اللہ ھہ و رزقہ من حیث لا یحتسب۔ کیکہ تفتہ در دین حاصل کند کافی است خداوند غم او را

در رزق میدهد و از جای که گمان بهم نمی برد۔ امام صاحب در کونه بیچ صحابه و تابعی نبوده که با او ملاقات نموده باشد و لذا چیزی اخذ نموده باشد۔ علامه خوارزمی میفرماید۔

اتفق العلماء على انه روى عن اصحاب رسول صلى الله عليه وسلم
لكنهم اختلفوا في عدد هم۔ یعنی علماء به این متفق اند که ابو حنیفه[ؓ] از صحابه روایت کرده است لکن در عدد آن اختلاف دارند۔

« حدائق الحنیفه ملخصاً و تنسيق النظام ص ۱ »

محدث کبیر حضرت عبداللہ ابن مبارک در شعرش چنین فرمودہ ۔

كفى نعمان فخراً مارواه من الاخبار عن غير الصحابه

ترجمہ: بہ نعمان از روی فخر این سخن کافی است کہ از صحابه جلیل القدر روایت کرده است ۔

امام صاحب کد ام روایات کہ از صحابه کرام رضی نقل کرده است آنرا ابو مشعر عبدالکریم بن عبدالصمد شافعی[ؒ]، و علامہ جلال الدین سیوطی[ؒ] در جدا جدا رسالہ جمع و مرتب نموده اند کہ رسالہ سیوطی "تبلیض الصیحفہ" نام دارد۔

بشارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم و امام اعظم[ؒ] | در صحیح المسلم حضرت ابو ہریرہ
از نبی صلی اللہ علیہ وسلم این الفاظ

را روایت کرده است ۔

عن ابی ہریرۃ قال کنا جلوساً عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا نزلت
علیہ سورۃ الجمعة فلما قراءوا آخرین منهم لما یلحقوا بهم قالوا من
ہوذا یرسل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یراجعہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
حتی سألہ مرۃ او مرتین او ثلاثاً و فینا سلمان الفارسی قال فوضع النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یدہ علی سلمان ثم قال لو کان الا یمان عند الثریا لنالہ رجل
اورجال من ہؤلاء ۔

یعنی از حضرت ابو ہریرہ[ؓ] روایت است کہ ما در مجلس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نشستہ بودیم
کہ سورہ جموں نازل گردید و قتیکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم این آیہ را قرائت کردند۔

«وآخرین منهم لما يلحقوا بهم» یک کس پر سید یا رسول اللہ آن مردم کہ تا ہنوز بہ مالمق نہ شدہ اند و مانع برہ ایم کیستند۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چیزی نگفت حتی کہ دوسرہ مرتبہ پر سیدہ شد باز نبی صلی اللہ علیہ وسلم دست مبارک خود را در شانہ حضرت سلمان فارسی نہادہ گفت اگر ایان در شریا ہم می بود بعض نفر ہای این قتا پیدا می کرد۔ نظر بہ ہمین قول رسول علامہ جلال الدین سیوطی و ابن حجر مکی فرمودہ اند کہ مصداق کمل این قول رسول حضرت امام ابو حنیفہ است۔

امام سیوطی بجز از روایت ابو ہریرۃؓ روایات ابو نعیم طبرانی، شیرازی و صحیح بخاری را ہم بہ فضیلت امام ابو حنیفہ حمل کردہ است و این سخن از کسی پوشیدہ و پنهان نیست کہ در اہل فارس بجز از امام ابو حنیفہؒ این قسم شخص گذشتہ باشد کہ نسبت بہ امام صاحب علم را زیاد نشر و گسترش دادہ باشد۔ و اگر در احادیث بہ دقت غور کردہ شود مصداقش امام ابو حنیفہ برابر میآید اول: این مشرورہ بہ اہل فارس است و بہ ہنگی ہویدا است کہ نہ در ائمہ اربعہ و نہ در ائمہ حدیث در ابنا د فارس بجز از امام صاحب کسی گذشتہ باشد مثل امام ابو حنیفہؒ بناءً مصداق این احادیث امام صاحب شدہ۔ میتوانند مسلم جلد ۲ ص ۲۰۲»

۱۔ امام مالک و امام شافعیؒ بالاتفاق عربی اند و امام احمدؒ باشندہ مرو است کہ مرو وطنی است و خراسان امام بخاری و امام ترمذی باشندگان بخاری و ترمذ بودند کہ بخاری و ترمذ در توران است و امام مسلم باشندہ نیشاپور و وطن است و خراسان و امام ابو داؤدؒ باشندہ سیستان است کہ سیستان بہ قندہار نزدیک است و امام نسائی از شہر نسا است کہ نسا شہریت و خراسان و امام ابن ماجہؒ باشندہ شہر قزوین بود کہ قزوین در عراق است و ابن ماجہ باشندہ عجم بود پس بدون شک و شبہہ مصداق این احادیث امام ابو حنیفہؒ است زیرا کہ باشندہ فارسی بود و درین جا جیلہ و حوالہ چہ ضرور است کہ ما مراد از فارسی مطلق عجم را بگیریم طوری کہ مصنف «اتحاف النبلاء» رفتار نامناسب کردہ است، «و قتیکہ مصداق حدیث امام اعظم ابو حنیفہؒ شدہ میتوانند و از اہل و ابنا د فارس بودہ و باشندہ فارس بودہ پس ضرورت بہ جیلہ و حوالہ نماند»

دوم، اگر بہ مضمون حدیث نظر اندازی و غور کنیم بہ این حقیقت میرسیم کہ درین اشارہ بہ شخص است کہ با وصف پابندی بہ سنت رسولؐ باصحابہؓ ملاقات کردہ باشد و این سخن ظاہر است کہ در اہل فارس بعد از سلمان فارسیؓ بجز امام صاحب و تلامیزہ او کہ در زمان خود ممتاز بودند دیگر شخص نبودہ کہ باصحابہ یا تابعین ملاقات کردہ باشد۔

آنانکہ ائمہ اربعہ و امامان صحاح ستہ را در مفهوم این حدیث "مسلم" با ابوحنیفہ شریک می دانند ہرگز ثابت کردہ نمی توانند کہ ائمہ اربعہ و صاحبان صحاح ستہ صحابہ را نہ کہ تابعین را دیدہ باشند اگر فرضاً "سخن آنہا را برای لحظہ قبول کنیم کہ در مفهوم این حدیث ائمہ اربعہ و امامان صحاح ستہ شامل باشند باز ہم امام ابوحنیفہ از ہمہ اولتر و مقدم میاید دیگران در عقب و افضل للمتقدم۔

سوم : اینکه در روایت صحیح مسلم یک روایت بہ این الفاظ نقل شدہ است ۔

لو كان الدين عند الثريا لذهب به رجل من ابناء فارس حتى تناوله

یعنی : اگر دین در ثریا ہم باشد یکی از ابناء فارس رفتہ آن را بدست آورد۔

در حدیث لفظ تناول آمدہ بہ این اشارہ است کہ آن شخص مجتہد می باشد و علم و اجتہاد او

از معاملہ دینی و مسائل شرعی ملو می باشد و علم و اجتہاد او از ہر عیب منزہ و پاک می باشد زیرا کہ بہ منفر مسئلہ رسیدن و بہ جز جز مسئلہ نظر انداختن کار مجتہد است نہ از دیگران ۔

و این یک حقیقت واضح است کہ این اعزاز و فضیلت بہ جز ازین ۴ امام بہ دیگران نصیب

نشدہ است "امام ابوحنیفہ" امام شافعی" امام مالک" امام احمد" بجز ازین ہا دیگر کس نیست

کہ بہ آن اجماع شدہ باشد و مذہب او بمنی آیہ قرآنی و احادیث نبویؐ باشد و مذہبش را مردم پذیرفتہ

باشد۔ و در ائمہ اربعہ امام صاحب در زمانہ اجتہاد و تدوین فقہ مقدم است بلکہ را ہما است

پس صرف امام صاحب است کہ با تلامیزہ اش مصداق این حدیث شدہ میتواند۔

چونکہ در حدیث صیغہ جمع یعنی رجال و صیغہ واحد ہم یعنی رجل آمدہ است محدثین در صیغہ

جمع بہ وضاحت امام ابوحنیفہ و یارانش را و در صیغہ مفرد صرف امام صاحب را مراد گرفتند پس

ازین جا ثابت گردید کہ شاگردان او نسبت بہ دیگران امتیاز دارند۔

چهارم: سلمان فارسی ^{رض} از طبقه خیر القرون یعنی از اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم است و لماک
 ابو حنیفہ ہم از طبقه خیر القرون یعنی از جمله تابعین است پس در باره ہر دو طبقه نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 گواہی و شہادت بہ خیر داده است بخلاف دیگر ائمہ کہ از جمله تابعین نیست و در باره زمانہ آنها
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمودہ اند ^{ثم} یظهر الکذب و حدائق الحنیفہ طحطا ص ۷۷

اعجاز صداقت محمدی ^۴ | امام ابو حنیفہ ^{رض} یکطرف از جهت پیشگوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ ہم دلیل ختم النبوت است و ہم معجزہ پیغمبری در خیرات

الحسان از علامہ ابن حجر ہیشمی ^{رض} مروی است۔

فیه معجزۃ ظاہرۃ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبر بما سيقع له
 یعنی۔ درین معجزہ ظاہر است کہ قبل از آمدن یک چیز بہ او اطلاع میدہد۔
 امام طحاوی ^{رض} میفرماید۔

ان اباحیفة النعمان من اعظم المعجزات بعد القرآن ^۵
 یعنی۔ بعد از قرآن ابو حنیفہ نعمان معجزہ بزرگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم است۔

اشعار ابن مبارک در شان امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ | بالاتفاق تمام مؤرخین
 می نویسند کہ محدث اعظم

عبد اللہ ابن مبارک در چہار گوشہ دنیا بہ خاطر دریافت حدیث گشتہ و لکھا رویہ درین مسافری
 خود بخبر رج رسایندہ است و از ہر کدام محدث خیر القرون حدیث را اخذ کردہ است و قتیکہ بہ امام
 صاحب رسید تا وقت مرگش از او جدا نہ شد ہنگامیکہ امام صاحب از دنیا رحلت کردند بر قبر او
 ایستادہ بہ آواز بلند و فریادی گفت ابراہیم نخی و حماد رحلت کرد از خود خلیفہ نگذاشت خدا بر تو
 رحم کند تو کسی را خلیفہ نگذاشتی و بعد از گفتن این الفاظ تا بسیار وقت گریان می کرد و این وصیتش
 بود کہ آثار و حدیث را ضروری بدانید و برای معانی و مطلب آن ابو حنیفہ ضرورت است زیرا کہ آن
 بہ معانی و مطلب حدیث می نمیدہد و در مختار ص ۷۷

بلہ خیرات الحسان ص ۷۷ | در مختار ص ۷۷ و حدائق الحنیفہ ص ۷۷

در باره امام صاحب از محدث کبیر ابن مبارک اشعاری آمده است که: ام صاحب را مدح و صفت کرده است ما از روایت در مختار و غیره چند اشعار را این جاعل عرض میکنم تا که خواننده و صاحب دانش و عقل بفهمند که در این اشعار حقیقت عبرت ناک بچه انداز نهفته است و به چه انداز در محسب ولذت دارور.

لقد زان البلاء و من علیها	امام المسلمین ابو حنیفه
باحکام و آثار و نقیه	کایات الزبور علی الصیحه
نما فی المشرقین له نظیر	ولا بالمغربین ولا بکفر نه
اماماً صار فی الاسلام نوراً	امیناً للرسول و للخلیفه
یلبیت مشبراً سهرراً لیلالی	وصام نهاره لله خیفه
وصان لسانه علی کل افک	وما زالت جوارحه عقیقه
و یغف عن المحارم و الملاهی	ومرضاة الله له وظیفه
نمن کابی حنیفه فی علاه	امام الخلیفه و الخلیفه
رأیت العائبین له سفاهاً	خلاف الحق مع حجج ضعیفه
وقد قال ابن ادریس مقالاً	صحیح نقل فی حکم لطیفه
بان الناس فی نقیه عیال	علی نقه الامام ابی حنیفه

فلعنت ربنا اعداد رمل

علی من رد قول ابی حنیفه

ترجمه اشعار مذکور قرار ذیل است.

امام اعظم ابو حنیفه در شهر بارانیت بنشید	امام جملہ مسلمین است ابو حنیفه
بافقه و آثار شریعت و احکام	طوری که در صحیفه آیت زبور باشد
چنانچه در مشرق مثال ندارد	و نه در مغرب و کوفه نظیرش پیدا میشود
امام ابو حنیفه در نور اسلام است	این علوم نبی ^۳ و خلیفه است
در عبادت و بیداری شبها را می گذرانند	در روز از خوف خدا روزه می گیرند

زبان را محفوظ میداشت از هر بد گوئی
 از حرام و لہو خود را محفوظ می داشت
 به درجات عالیہ ابو حنیفہ کہ رسیدہ میتواند
 کسی کہ بہ او طعن می کند احمق است
 محمد بن ادریس در حق امام گفتہ است
 مردم در فقہ مثال عیال اند
 بہ شمار ریگہا باد لعنت بر کسیکہ
 خوانندہ محترم قابل تذکر است کہ نوشتہ اشعار بہ طرز شعر است امامن بہ وزن شعر
 ترجمہ نکردہ ام بلکہ همان ترجمہ اصل کتاب را بہ همان سیستم بہ الفاظ سادہ در رشته تحریر
 در آورده ام۔ زعمیم۔

بعض مردم بہ ابو حنیفہ
 استدلال بہ حدیث ضعیف و الزام درست نیست
 گفتہ کہ بہ حدیث فلان فلان استدلال گرفتہ اند آن احادیث ضعیف است اما این قسم اعتراض
 نہ مناسب است ونہ صحیح زیرا کہ این سخن بہ اثبات رسیدگی است کہ اگر در روایت اختلاف
 باشد در دیدن صحابہ بکلی اختلاف نیست بہ این سبب امام صاحب تابعی است و روایتش نسبت
 بہ دیگران اعلیٰ و افضل است۔

علامہ انور شاہ کشمیری نوشتہ کہ در تابعین پیچیداش کا ذب نبود و از آنها کدام روایتیکہ
 شدہ بکلی ثقہ است و قابل اعتماد است بناءً امام صاحب بہ کدام بنیاد کہ دلیل پیش کردہ
 ہنگی از بنی ۴ بہ ذریعہ صحابہ کرام و تابعین مؤثق بہ امام صاحب رسیدہ است در بین کدام
 شک و شبہ وجود ندارد و در وقت استدلال امام صاحب آن روایات بالکل صحیح و سالم بود
 اگرچہ بعداً ضعیف پیدا شدہ است بہ این سبب بہ امام صاحب طعن کردن کہ بہ احادیث
 ضعیف استدلال کردہ بی جای نامناسب و غیر صحیح است امام اعظم بہ زمانہ بنی ۴ بسیار
 نزدیک بود۔ آنها از آب پاک و صاف نوشیدند و رفتند و اینکه بعد از آن ہا در آب تغیر آیدہ

و خراب شده این را به سوی بالائین به امام صاحب نسبت داده نمی شود بلکه این بدیعتی آن قوم است که آب صاف را نیافتند و دچار مشکلات گردید.

بین مضمون از امام الطائفة شعرانی شافعی هم منقول است. مضمون این است -
 وقال الشعرانی الشافعی جمیع ما استدل به الامام ای امامنا الاعظم
 لمذهبه اخذه من خيار التابعین ولا يتصور فی سنده شخص متهم
 بالكذب وان قيل بضعف شیء من ادلة مذهبه فذلك الضعیف انما هو
 بالنظر للرواة النازلین عن سنده بعدموته وذلك لا یقدح فیما اخذ
 به الامام عنه وكذلك نقول فی ادلته مذهب اصحابه فلم یستدل احد
 منهم بحديث ضعیف كما تتبعناه ذالك انما یستدل احدهم بحديث
 صحیح او حسن او ضعیف قد كثرت طرقه حتی ارتفع لدرجة الحسن
 وذلك امر لا یختص باصحاب الامام ابی حنیفه بل یشاركهم جمیع
 المذاهب كلها «مقدمه اوجز المسالك ص ۶۸»

باب ششم

واقعات دل چسپ دربارهٔ زکات و جودت طبع و

صلاحیت ذہنی و کمالات و بحث و مناظرہ و استنباط و

استدلال مسائل امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

از نیاض ازل کدام فکر و عقل و ہوش و فہم
سہ طرق مختلف استدلال و استنباط

اعظم ابو حنیفہؒ انعام گردیدہ بود بہ برکت آن یک مسئلہ را بہ صورت مختلف بیان کردہ بہ ہر کدام
دلائل برداریم می کرد کہ ما می توانیم از یک واقعہ این اندازہ را تخمین زنیم و بدون مبالغہ ہم گفتہ
میتوانیم کہ امام ابو حنیفہؒ ۔

در نحوہی نسبت بہ دیگران دقیق و مالک قوت استدلال بود و امام مالکؒ کدام چیز را کہ
مشاہدہ کردہ است صحیح است و بہ کدام حقیقت کہ رسیدہ است آنرا صراحتاً اعلان کردہ می
فرماید۔ نعم رأیت رجلاً لو کلمک فی هذه الساریة ان يجعلها
ذهباً لقام بحجته ۔

یعنی امام ابو حنیفہؒ آن شخصیت اشکہ اگر نخواہد بہ این ستون زور و دلائل بیاورد کہ
این از ذهب (طلا) است بہ دلائل ثابت کردہ میتواند در مناقب ابی حنیفہ للذہبی ص ۱۹
بہ ہر ترتیب سزای الفہمی و تیز نظری و قوت استنباط و استدلال او ائمہ کبار را در حیرت

انداخته بود در بین سلسلہ بردایت محمد بن حسن یک قسم را بہ خوانندہ گان محترم عرض میداریم۔
 یک مرتبہ شہرت شد کہ امام ابوحنیفہؒ بغداد میرود و از جملہ شاگردان و یاران بزرگ او
 امام ابی یوسفؒ و اسد بن عمروؒ و غیرہ فقہاء کرام، مشورہ کردند کہ امام صاحب آمد بہ او یک
 مسئلہ را عرض میکنم و در بین خود بعد از بحث و مذاکرہ علمی یک مسئلہ را تصویب کردند کہ باید
 بہین مسئلہ از امام صاحب پرسیدہ شود و درین بارہ ہر کدام استدلال و دلیل یادی جمع کردند تا کہ
 امام صاحب لا جواب گردد گویا کہ امام صاحب را امتحان می کردند۔

ہنگام کہ امام صاحب از بغداد بازگشت شاگردان و یارانش در اطراف اوجہ شدند
 و تہیکہ در حلقہ درس نشستند آن مسئلہ تیار کردہ را بہ امام صاحب پیشکش کردند و امام صاحب
 طوری پاسخ داد کہ خلاف آرمان سائلین بود فوراً در مجلس شور و شغف و غوغا برپا گردید و گفتند
 اسے ابوحنیفہؒ مثل کہ مانگی سخر بہ تو اثر کردہ زیرا عقب ماندی امام صاحب فرمود صیاء ہوی
 تان را خاموش کنید کدام مسئلہ کہ دارید بہ نرمی پرسید آنها گفتند کدام جواب کہ شما دادید بکلی
 غلط است، امام صاحب گفت شما این سخن را بہ دلیل عرض می کنید یا بلا دلیل آنها گفتند بلا دلیل
 امام صاحب فرمود دلیل خود را پیش کنید۔ مناظرہ و دلیل پیش کردن شروع شد۔ بالآخرہ امام صاحب
 با دلائل معقول آنها را قناعت دادہ سخن خود را بہ آنها قبول اند و آنها ہم بہ این حقیقت رسیدند کہ قول
 امام صاحب بکلی صحیح و قول ما غلط بودہ۔

بعد از اقراری آنها امام صاحب پرسید ہنگی مطہین شدید گفتند بلی، امام صاحب فرمود
 در بارہ شخصیکہ جواب مرا غلط و جواب اول شما را صحیح تعلقی کردہ نظر شما چیست آنها بیک آواز گفتند
 کہ جواب شما بکلی درست و صحیح است زیرا کہ با دلیل است۔

باز امام صاحب ہمراہ آنها مناظرہ و مباحثہ را شروع کرد حتی کہ کدام جواب دادہ بود آن
 را غلط ثابت کرد و ہنگی ہم بہ این متفق شدند کہ جواب اول غلط بود و بیک آواز گفتند کہ سخن ما
 صحیح بود و ما بر حق بودیم شما ہمراہ ما خیانت و بی انصافی کردید کہ جواب و دلیل ما را غلط کشیدید۔
 باز امام صاحب فرمود در بارہ آن شخص کہ میگوید این جواب ہم غلط است شما چہ نظر
 دارید یعنی این ہر دو جواب را غلط جواب سوم را صحیح می دانند۔

ہمگی بیک آواز گفتند این چنین شدہ نمی تواند کہ ہر دو جواب غلط باشند باز امام صاحب جوابی دیگری یعنی جواب سوم را در میدان انداختہ با دلائل قناعت بخش آہنار را راضی کرد کہ این جواب را صحیح دانستہ ہمگی حیران شدند۔ خلاصہ اینکہ اہل مجلس گفتند امام صاحب بہ لحاظ خدا ما را بہ حقیقت مسئلہ بفہمان امام صاحب گفت بہ بنیاد دلیل فلانی و فلانی جواب اول صحیح است کہ من برایتان عرض کردم و باقی صحیح نیست لکن من خواستم بہ شما ظاہر کنم کہ جواب این مسئلہ از بہین سر پاسخ خارج و بیرون نیست۔

و در فقہ بہ ہر پاسخ دلیل پیدا میشود جواب مراقبول کنند دیگر را ترک کنند و السنۃ و مکاتہا فی التشریح الاسلامی۔

از وکیع روایت است کہ مادر مجلس امام صاحب نشستہ بودیم کہ یک عورت در مجلس حاضر گردیدہ گفت برادر من وفات کردہ و از او شش صد دینار ماندہ وقتی کہ میراث توزیع شد متأسفانہ من یک دینار رسید مقصد آن عورت این بود کہ حق من زیاد میشود لکن بہ سبب برادر و خواہر بن یک دینار رسیدہ است و این بسیار کم است امام صاحب پرسید کہ میراث را کدام شخص تقسیم کردہ بود زن گفت داؤد طائی۔ امام صاحب گفت تقسیم صحیح است بہین یک دینار حق تو میشود کہ گرفتہ دیگر چہ می خواہی آن عورت (زن) گفت این چہ قسم است؟ امام صاحب فرمود ۱۲ برادر و یک خواہر او زندہ است آن زن گفت بلی۔ بعداً امام صاحب تمام مسئلہ میراث را این قسم بیان کرد کہ ہر دو دختر برادرت ثلثان مال را می گیرد کہ ۲ صد دینار از دختر باشد سدس مال بہ مادرش می رسد صد دینار را مادرش گرفت و زن برادرت ثمن را گرفت کہ ۷۰ دینار بہ او رسید باقی ماند ۱۲ برادر و یک خواہر بہ ہر برادر دو دو حصہ و بہ خواہر یک حصہ میرشد۔

۲۰ دینار باقی ماند کہ ۲۲ آن بہ برادر ہایت و یک دینار باقی ماند تو رسید کہ حق خود را گرفت۔ «معوذ الجمان ص ۲۶۱»

تقاضی شریک روایت می کند پسریکی از سرداران سنار ع جنازہ و فیصلہ امام ابو حنیفہؒ بنی ہاشم وفات کردہ بود کہ در جنازہ آن

سینان ثوری ابن شبرمه قاضی ابن ابی یسلی، ابوالاحوص مدل جان و امام ابوحنیفہؒ یکجا شدہ بودند و چونکہ جنازہ کلان بود دیگر علماء و موسیٰ سفیدان و رؤسایان ہم حضور و شرکت داشتند جنازہ برداشتہ شد و مردم روان شدند یکبار مردم ایستاد شد و غوغا برپا گردید کہ مادر این میت مثل دیوانہ از خود بی خبر برآمدہ است چادر خود را بالای میت انداختہ بی پردہ و بی ستر روان است کدام زن غریب ہم نبود بلکہ زن یکی از خاندان با عفت ہاشمی بود۔

و تیکہ ازین حالت زن شوہر ش خبر و آگاہی پیدا کرد از فعل او بد بردہ بہ آواز بلند گفت پس بگرد بہ خانہ برو، لکن زن از فعل خود نگشتہ بہ سخن شوہر ش گوش نہ داد و شوہر زن قسم یاد کرد کہ اگر تو از ہمین جا برگردی بہ من طلاق باشی در جنازہ تا ہنوز در جنازہ گاہ نہ رسدہ بود۔ یعنی در راہ بود زن ہم قسم یاد کرد کہ تا پسر مرا جنازہ نکنید باز نمی گردم اگر چنین نہ شود بہر سلام صایم آزاد باشد۔

مردم در بین خود شور و غوغا را برپا کردند و با وصف کہ علماء و فقہاء کرام درین محفل حاضر بودند در ذہن ہیچ کدامش حل مسئلہ خطور نمی کرد۔ نظر پدر میت بہ امام ابوحنیفہؒ افتید و بہ امام صاحب گفت بر ما رحم کن ابن مسئلہ راحل کن۔ امام صاحب پیش شد از زن پرسید کہ توجہ قسم قسم رسو کنند یاد کردہ۔

زن بمثل الفاظ قسم خود را بیان کرد باز از شوہر ش پرسیدہ شد آن ہم الفاظ قسم خود را بیان کرد، امام صاحب بہ حقیقت سخن خود را فہمائید گفت چار پای رشتاق را ہمین جا بگذارید، یعنی جنازہ گاہ نہ بد۔ صف ہابستہ شد پدر میت را حکم کردہ شد کہ پیش شود نماز جنازہ را بخواند و کسانی کہ در جنازہ گاہ بود آنہا را ہم صدا کردہ شد، نماز جنازہ خواندہ شد میت را بخاطر دفن بہ قبرستان بردند و مادرش را از ہمین جا باز گردانیدند۔

و امام صاحب برایش گفت اکنون بجانہ ات برو از قسم رسو کنند خلاص شدی و برای مردم گفت کہ تو ہم از سوگند خلاص شدی زیرا کہ خانمت بکلم تو از ہمین جا باز گشت ابن شبرمہ کہ این زیرکی امام صاحب را مشاہدہ کرد بی اختیار از دہانش این الفاظ خارج شد کہ مادر میباید کہ ابن قسم فرزند بیاورد و خدا مدد کانت باشد تو عمل این قسم مسئلہ علی شکل نیست «عقود الحمان ص ۲۵۶»

امام اوزاعی کہ یکی از ائمہ
مناظرہ امام ابو حنیفہ و امام اوزاعی در مسئلہ رفع الیدین | بزرگ شام و در فقہ بانی

یک مسلک جداست، گویند یکبار در مکہ در دارالخطابین با امام صاحب ملاقی شدند و اتفاقاً در میان نشان مسئلہ رفع الیدین مورد بحث قرار گرفت، امام اوزاعی بہ امام ابو حنیفہ گفت:

ما بالکم یا اهل العراق لا ترفعون ایدیکم فی الصلوٰۃ عند الركوع وعند الرفع منه - یعنی ای اہل عراق شمار چہ شدہ کہ در وقت رکوع و بعد از رکوع رفع یدین در یعنی دستہارا بالا نمی کنید؟

امام صاحب فرمود در بارہ رفع الیدین کدام روایت کہ از نبی صلی اللہ علیہ وسلم آمدہ است بہ درجہ صحت رسیدہ است امام اوزاعی جواب داد:

وقد حدثني الزهري عن سالم عن ابيه عن رسول الله عليه وسلم انه كان يرفع يديه اذا افتتح الصلاة وعند الركوع وعند الرفع منه -

یعنی من از زہری اوز سالم و اواز پدرش شنیدہ است کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در افتتاح صلاۃ و وقت رکوع و بعد از رکوع رفع یدین می کرد۔ امام صاحب گفت:

وحدثنا حماد عن ابراهيم عن علقمه عن ابن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان لا يرفع يديه الا عند افتتاح الصلاة ولا يعود لشي من ذلك -

یعنی من از حماد و اواز ابراہیم اواز علقمہ و آن از عبداللہ بن مسعود روایت کردہ است کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بجز در افتتاح نماز دیگر وقت رفع یدین نمی کرد۔ امام اوزاعی این را کہ شنید گفت:

أحدثك عن الزهري عن سالم عن ابيه وتقول حدثني حماد عن ابراهيم يعني من بواسطه زهري وسالم وعبدالله بن عمر حديث بيان میکنم و تو در مقابل آن ہاماد ابراہیم و علقمہ و عبداللہ بن مسعود را پیش میکنی مطلب امام اوزاعی این بود کہ سند من معتبر است زیرا کہ در سند من عبداللہ بن عمر روایت است و درین بین دو واسطہ است زہری و سالم۔

لاکن در سند تو عبد اللہ بن مسعودؓ است و در بین سہ واسطہ است۔ حماد ابراہیم علقمہ
بناءً بہ اعتبار سند روایت من بہتر است امام صاحب پاسخ داد۔

کان حماد افقہ من الزہری و کان ابراہیم افقہ من قتالہ و علقمہ لیس
بدون ابن عمرؓ فی الفقہ وان کانت لابن عمرؓ صحبتہ ولہ فضل و عبد اللہ هو
عبد اللہؓ

یعنی حماد از زہری و ابراہیم از سالم افقہ است و علقمہ در فقہ از ابن عمرؓ کی ندارد و
عبد اللہ بن عمرؓ ظاہر است کہ روایتش افضل است۔

امام اوزاعیؒ کہ این سخن را شنید چپ ماندؓ و امام صاحب کہ

سند فقہ الرواۃ را اعتبار داده است و مطابق فرمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم است۔

و رب حامل فقہ الی من ہو افقہ منہ۔ معلوم گردید در راوی کہ صفت نقاہت

ہم باشد روایتش افضل دانستہ میشود۔

اما این سخن امام صاحب کہ علقمہ در فقہ از ابن عمرؓ کی ندارد قابل شک و شبہہ نیست

زیرا کہ افضلیت ابن عمرؓ بہ این است کہ صحابہ است۔

لاکن در حلیۃ الاولیاء جلد ۲ ص ۹۸ از قابوس بن ابی ظبیان روایت است کہ من از

پدرم پرسیدم: لَدَیَّ شَیْءٌ کُنْتُ قَاتِیَ عُلُقَمَہُ تَدْعُ اصْحَابَ النَّبِیِّ صَلی اللہ علیہ وسلم

بہ این معنی کہ شاد در حین موجود بودن اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم چرامثلہ را از علقمہ

استفسار می کنید۔ قابوس می گوید، پدرم بہن پاسخ داد۔

۱۔ البسوط للامام سرخسی جلد ۱ ص ۱۸۱ و ابن الہمام فی الفتح جلد ۱ ص ۲۱۹ معارف السنن جلد ۵ ص ۴۹۔

۲۔ علامہ ابن الہمام و سرخسی کہ این مناظرہ را بیان کرده در ضمن گفتند کہ امام ابو حنیفہ

رحمۃ اللہ علیہ روایت خود را بہ سبب فقہ الرواۃ افضل دانست و اوزاعی روایت

خود را بہ علو اسناد افضل دانست مذہب امان احناف قبول کرده شدہ است۔ لان الترجیع

بفقہ الرواۃ لا یجوز الا سناد

رَأَيْتُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَ عِلْقَمَةَ وَيَسْتَنْتَوْنَهُ -
 من خودم اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم را دیدم کہ از علقمہ تحقیق مسئلہ و فتویٰ می
 خواستند۔ ازین جا فضیلت و تقابہت علقمہ معلوم می گردد و جای تعجب ہم نیست کہ تابعی
 نسبت بہ صحابی فقہی باشد و دلیل این قول این حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم شدہ میتواند
 " فَرَبٌّ حَامِلٌ فَتَقِهِ وَرَبٌّ حَامِلٌ فَتَقِهِ الی من ہوا فقه منہ " -
 " مشکوٰۃ کتاب العلم ص ۳۵ "

اصول افضلیت فقہ الرواۃ را بجز از امام ابو حنیفہؒ دیگر مدّیین ہم قبول دارند مثلاً
 حاکم و در معرفۃ علوم الحدیث ص ۱۱۱ این قول علی بن خشرم ہم نقل گردیدہ است کہ می فرماید۔
 قَالَ لَنَا وَكَيْعٌ أَيْ الْأَسْنَادِينَ أَحَبُّ لَكَ الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 أَوْ سَفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عِلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ -

علی بن خشرم می فرماید کہ وکیعؒ بہن گفت در دو سند کدام سند نزد شما معتبر است ۔
 از " امام اعمش " ابو وائل بواسطہ عبد اللہ یا کہ از سفیان انصوریؒ ابراہیم بواسطہ عبد اللہ
 علی بن خشرم جواب داد۔ اعمش عن ابی وائل الخ یعنی سند امام اعمش بہ واسطہ ابو وائل
 امام وکیع گفت ۔ سبحان اللہ الا اعمش شیخ و ابو وائل شیخ و سفیان فقیہ
 و حدیث یثد اولہ الفقہاء فقہی من حدیث یثد اولہ الشیوخ -

یعنی پاک است خدا اعمش بزرگ است و ابو وائل ہم بزرگ است و سفیان
 فقہی اسدؒ، منصور و ابراہیم و علقمہ ہم فقہاء اند۔ کدام حدیث کہ راویش فقہاء باشد آن
 افضل است از آن حدیث کہ بزرگان روایت کردہ باشد در سیرت النعمان و ص ۶۵ بہ حوالہ
 کتاب الحج درین بارہ یک قول و لحسپ امام محمدؒ نقل شدہ است، امام محمدؒ می فرماید کہ غشی
 روایت مایہ عبد اللہ بن مسعود اختتام می یابد و از جانب مقابل بہ عبد اللہ بن عمرؓ میرسد و انتہی
 می یابد اگر بحث درین بارہ گردد کہ روایت کدامش افضل است پس عبد اللہ بن مسعود و زبان
 نبیؐ کلان سال بود و از حدیث ہم معلوم می گردد کہ در صف اول ایستاد می شد و از ہمہ حرکات
 و سکنات نبیؐ واقف بود و اما حضرت ابن عمرؓ حالت ابتدایش بود و در صف ہائے دوم و

وسوم ایستاد میشد در واقعیت به عبد اللہ ابن مسعود کجا رسیده میتواند داین طرز استدلال امام محمدؒ به اصول و روایت مبنی است و در تقریر امام ابو حنیفہؒ کہ "عبد اللہ هو عبد اللہ" آمده است اشاره به همین حقیقت است۔

اسد بن عمر روایت می کند

مناظرہ دل چسپ حضرت قتادہ و امام ابو حنیفہؒ کہ یکمرتہ قتادہ بصری بہ

کوفہ تشریف فرما شد، وقتی کہ مردم کوفہ از آمدنش آگاہی پیدا کردند گروہ گردیدند و او می رفتند روزی از خانہ برآمد و اعلان کرد کہ کسی اگر کدام مسئلہ فقهی پرسیان می کند آزادانہ بیاید پرسیدن جواب میدهم امام ابو حنیفہؒ ہم درین محفل حضور داشت، فوراً ایستاد شدہ گفت ای ابو الخطاب دربارہ شخصیکہ چندین سال از خانہ بیرون باشد با آوازہ خبر مرگ اش بیاید مردم یقین کنند کہ این آوازہ صحیح است وزن اش باشند و یقین کردن این آوازہ بادیگر شخص نکاح کند و از این شوہر ثانی اولاد ہم بیادرد بعد از چند مدتی شوہر اول پیدا شد صحت و سلامت بخانہ آمد و آوازہ مرگ او غلط ثابت شد اکنون شخص اول منکر است کہ این اولاد از من نیست و شوہر دوم دعو کند کہ این اولاد من است اکنون این ہر دو بہ زن تہمت زنار می کنند یا کہ صرف آن کس کہ منکر است نظر شما درین بارہ چیست؟۔

گمان امام صاحب این بود کہ اگر قتادہ از نفس خود درین بارہ چیزی بگوید خطا میشود و اگر کدام حدیث را پیش کند او موضوعی میباشد لکن قتادہ بجای اینکه مسئلہ را حل کند دیگر طرف میلان کردہ خود را خلاص کردہ گفت این قسم مسئلہ کدام جای عارض شدہ یا نہ۔ امام صاحب گفت نہ احتمال دارد کہ واقع شود قتادہ گفت این چنین مسئلہ کہ تا ہنوز عارض نہ شدہ چہ حاجت پرسیان است۔ امام صاحب فرمود۔

ان العلماء يستدلون للبلاد ويتخذون منه قبل نزوله فاذا نزل عرفوه وعرفوا الدخول فيه والخروج منه۔ یعنی برای علماء قبل از عارض شدن یک مسئلہ حل کردن و استدلال و دلیل او ضروری است۔ کہ وقوع پذیر باشد اول علماء تحریر کردہ میتوانند و وقتی کہ عارض شد آنرا بشناسند و این را ہم بدانند کہ راہ اختیار

کردن یا ترک کردن از نظر شریعت کدام است - «عقودا بجمان ص ۲۶۲»

چونکہ قتادہ در فقہ و در تفسیر ہر بود باز گفت مسائل فقہی را بگذارید در بارہ تفسیر اگر کدام سوال دارید مکمل جواب خواہم داد۔ فوراً امام صاحب پیش شدہ گفت مطلب این آیہ چیست ؟

قال الذی عنده علم من الکتب افا تیک به قبل ان یرتد الیک بصوک
در نسل ۴۰ گفت او شخصیکہ در نزد او علم کتاب بودن میآوردم تاکہ تو چشم خود را بگردانی
قتادہ گفت این در بارہ کسی است کہ سلیمان ر ع - بہ خاطر آوردن تخت ملکہ
بلقیس گفتہ بود یک وزیر سلیمان علیہ سلام آصف بن برخیا - گفت من می آورم تاکہ تو
نظر خود را بگردانی - در بعض روایات آمدہ کہ آصف بن برخیا اسم اعظم را یاد داشت
بہ برکت آن بہ مجرد چشم زدن تخت بلقیس را از شام بہ بین رساند و قتیکہ امام صاحب این
جواب را شنید پرسید آیا سلیمان اسم اعظم را یاد داشت ؟

قتادہ گفت نہ ، امام صاحب باز از او پرسید کہ آیا در نزد شما جایز است در زمانہ
بینہر شخص موجود باشد کہ پیغمبر ہم نباشد و لیکن علش از پیغمبر زیاد باشد قتادہ پاسخ داد کہ نہ قتادہ
این مرتبہ غضبناک شدہ قسم خورده گفت دیگر باشا در بارہ تفسیر صحبت نمی کنم البتہ در بارہ
عقائد و علم کدام سوال دارید جواب خواہم داد امام صاحب پرسید آیا تو مومن ہستی ؟
قتادہ گفت امید دارم کہ مومن ہستم امام گفت چرا در مومن بودن خود شک میکنی ؟ قتادہ گفت
ابراہیم - بہین قسم گفتہ بود - والذی اطعم ان یغضری خطیبتی یوم الدین - یعنی از آن
ذات طعم دارم کہ خطای مرا در روز جزا عفو کند۔

۱۱ نشانہ این سوال این بود کہ اکثر محدثین بہ خود را مومن گفتن می ترسیدند از جہت احتیاط بسیار
بہین راہ اختیار کردہ بودند از امام حسن بصری کسی پرسید کہ آیا تو مومن ہستی ؟ او پاسخ داد انشاء اللہ
سائل گفت درین جا انشاء اللہ چہ بکار است ؟ امام حسن بصری صاحب گفت من کہ خود را مومن می
گویم می ترسم کہ خداوند نگوید کہ دروغ میگوئی ۱۲

امام صاحب گفت چرا این قول را نمی گویی۔ اولہ تو من۔ آیا تو ایمان
نیارود۔ در جواب گفت۔ بلی و لکن لیطمین قلبی۔ یعنی پرانہ لیکن بر این خاطر کہ تسلی قلم
حاصل شود۔ بقصرہ ۲۶۰۔

امام صاحب گفت تو چرا تقلید قول ابراہیم علیہ السلام را نمی کنی؛ قتادہ خفہ شدہ از
مجلس برخاست بخانہ اش تشریف برد۔ بعد از چند سال کہ باز بکوفہ آمد نظرش ضعیف شدہ
بود۔ امام صاحب می گوید کہ من نزدش رفتم گفتم۔ اسے ابوالخطاب درین آیہ مراد از طائفہ
چیست و لیشهد عذابہا طائفہ من المؤمنین۔ یعنی در وقت جزاء ہر دو شان
یکجا ہمسایہ را حاضر کردن ضروری است۔ فہموم یک نفر باشد یا از یک نفر بیشتر درین وقت
مرا از آواز مشناخت و نامم را گرفتہ صدا کرد زیرا کہ درین مردم نام مرا شنیدہ بود۔
”عقود الجمان ص ۲۶۳۔“

قاضی ابن ابی لیلی غلطی خود را احساس کرد | عبدالرحمان بن ابی لیلی یک نقبی
مشہور و قاضی کوفہ بود ۳۴ سال

منصب قضاوت را بہ عہدہ داشت روزی یک ہمسایہ امام صاحب در عدالت حاضر
گردید و می خواست در بارہ باغ کسی گواہی بدہد، قاضی گفت باغ کہ تو میخوای گواہی
بدہی چند درخت دارد شاہد جواب دادہ نتوانست قاضی صاحب شہادت را منظور نکرد
و این واقعہ را ہمسایہ اش بہ امام صاحب قصہ کرد، امام صاحب دوبارہ آن شخص را نزد قاضی
فرستاد کہ بگو تو کہ ۲۰ سال در مسجد جامع کوفہ نشسته قضاوت کردہ چند ستون دارد؛ آن
شخص رفتہ زمان قسم سوال کرد۔ قاضی صاحب حیران و ملامت شدہ گواہی آن شخص
را منظور نکرد۔

بنج روپیہ بدست آمد و مشک باقی ماند | ابن جوزی از یحیی بن جعفر روایت
کرده کہ من از امام صاحب این واقعہ

را خود شنیدم کہ گفت یک مرتبہ در محراب تشنگی بسیار از راه رفتن ماندم یکبار یک اعرابی
آمد کہ در یک مشک خورد آب داشت من از او آب خواستم لیکن آب نداد و اما مشک

را به پنج درہم آمادہ فروختن شد پنج درہم دادہ مشک را خریدم و او را گفتم کہ تعلقان بخور
وقتیکہ او دست را دراز کرد من یک اندازہ تلخان بہ او دادم کہ باروغن زیتون مخلوط
بود تعلقان را خورد احساس تشنگی کرد بہ من عذر کرد کہ آب بدہ گفتم یک جام
آب را از پنج روپیہ کم نمیدہم۔ از جہت گرمی روغن زیتون او را تشنگی بہ تکلیف گرہ بود
پنج روپیہ کشیدہ برایم داد یکجام آب دادم، اکنون بمن ہم مشک ماند و ہم پنج روپیہ
بہ دست آمد در لطائف الازکی، تذکرۃ ابو حنیفہ

یک مرتبہ نزد امام صاحب یک
تدبیر شرعی و بصیرت فقیہانہ امام صاحب

مسئله آورده شد کہ علماء آن

دوران آنرا حل کردہ نمی توانستند مسئلہ این بود کہ یک زن بہ زینہ بالای بام می برآمد کہ ناگہان
شوہرش آمد۔

و بسیار غضب شدہ سوگند یاد کرد کہ اگر ازین جاے کہ ہستی بالا ہم بالا شوی و پایان
ہم پایان شوی بر من طلاق باشی و چونکہ این جاتدبیر ضرور بود کہ زن از طلاق محفوظ بماند۔ امام
صاحب گفت این مسئلہ سادہ است و آن اینکہ زن نہ بالا شود و نہ پایان چند نفر رفتہ زن
را ہمراہ زینہ در زمین پائین کنند تا کہ طلاق ہم نیاید و آن مرد ہم از غم خلاص شود زیرا کہ زن
از جالش نہ بالا رفت و نہ پایان۔ از امام صاحب پرسیدہ شد کہ دیگر علاج ہم دارد ؟
امام صاحب گفت علاج دیگر این است کہ چند زن بروا آن زن را از زینہ بدون
ارادہ او بہ زمین پائین کنند زن و مرد ہر دو بی غم شود۔ عقود الجمان ص ۲۷۸ و مناقب
موفق ص ۱۱۱

یک مرتبہ از قبیلہ لولوی یک گروپ (قافلہ) بہ کوفہ آمدہ
زن بہ شوہرش رسید

بودند کہ در جملہ زن یک نفر درین قافلہ بسیار بہ زیب و حسین

وجیل بود و او ہمراہ یک نفر کوفہ ہمراہ شد و آن شخص دعا کرد کہ این زن من است و آن زن اقاری
داد کہ این کوفی شوہر من است۔

و آن مرد لولوی گفت این زن من است کہ بہ نکاح گرفتہ ام لکن گواہ نداشت و بسیار

پریشان بود هر طرف می گشت -

این واقعه به امام صاحب پیش کرده شد امام صاحب قاضی ابن ابی یسلی و چند تن علماء و فقهاء و چند زن را گرفته به کمپ لولوی پاتشریف بردند و امام صاحب براس زن ها گفت که شما در خیمه آن نفری بروید که زنش جنجالی شده است وقتی زن ها به خیمه لولوی نزدیک شدند سگ اوزنها را مراحم شونده گذاشت که داخل خیمه بروند - باز امام صاحب به آن زن گفت که تو جدا در خیمه برو وقتی که از نزدیک خیمه شد سگ لباس های او را بوسیده چپ شد امام صاحب گفت مسئله حل شد زن زنی لولوی بوده و حقیقت هم همین بود - چند ساعت بعد آن زن خودش اعتراف کرد که شوهر من لولوی است لکن مرا شیطان فریب داد مرد کوفی را شوهر خود گفتم -

ابن مبارک روایت می کند که روزی

امام صاحب در مکه روان بود دید

به قیاس ابو حنیفه مسئله طحام حل گردید

که چند نفر در راه نشسته است و در پیشروی آنها یک بچه شتر بریان کرده شده و سرکه بود اما آنها طرف پیدا نکردند که سرکه را در آن باندازند و بخورند همگی حیران نشسته بودند امام صاحب نزد آنها رفت زمین را مثل کاسه کند و سترخان را از بالا پهن کرد و در آن سرکه انداخت گفت اکنون گوشت را همراه سرکه بخورید - آنها گفتند ترا خدا عفو کند چه خوب طریقه را با نشان دادی امام صاحب گفت این هم فضل خداوندی است که به خاطر سهولت کار شما این طریقه را در فکر من در آورده «عقود الجمان ص ۲۵۸ و کتاب الازکیاء»

امام ابو یوسف روایت می کند که

روزی یکنفر نزد امام صاحب حاضر

تلاش مال گشته و قیاس عمده ابو حنیفه

شده گفت در گوشه خانه ام چیزی سامان گور کرده بودم لیکن اکنون فراموش کرده ام به لحاظ غذا بهر کاری بکنید - امام صاحب فرمود بیاد تو که نمی آید ما چه کنیم و به یاد ما چه قسم میاید آن شخص به ناله و فغان شروع کرد - امام صاحب را رخصت آمد همراه یک گروپ شاگردان خود به خانه آن شخص تشریف بردند و نقشه خانه را به شاگردان نشان

داده گفت اگر این خانہ شامی بود و کدام اشیاء خود را برای حفاظت گور می کردید و رکبی
دفن می نمودید، ہر کس ہر چیز گفت پنج نفر بودند پنج گپ زدند امام صاحب حکم کرد ہر پنج
جای را کندہ شود از ہین پنج جای مال خواہد برآمد۔ ہین بود کہ از اول و دوم نہ از جای
سوم مال برآمد امام صاحب بسیار خوشحال شدہ گفت شکر خداست کہ مال گذشتہ تو را
ذریعہ ما پیدا کرد۔ «عقود لہجان ص ۲۶»

یک شخص در وقت مرگش در حق امام ابو حنیفہ وصیت کردہ
ابن شبرمہ و وصیت لکن امام صاحب خودش در آن وقت موجود نبود، دعوای بہ
عدالت کشید امام صاحب گواہ پیش کرد کہ فلان در حق من وصیت کردہ است۔ قاضی ابن
شبرمہ گفت ابو حنیفہ آیا تو قسم می خوری کہ گواہان تو راست می گویند؟ امام صاحب فرمود
بہ من قسم رسو کنند، لازم نمی شود زیرا کہ من در آن وقت موجود نبودم ابن شبرمہ گفت قیاس
تو بکار نیاید، امام صاحب فرمود این را بگو کہ سرریک اعمی را کسی بشکند و گواہان گواہی
بدهد کہ فلان شخص شکستہ است آیا بہ اعمی سوگند دادہ میشود کہ آیا گواہان تو راست می گویند
یا دروغ در حایکہ حقیقت این است کہ او بکلی ندیدہ است ابن شبرمہ بہ شنیدن این سخن
امام صاحب دیگر چیزی نگفتہ وصیت را قبول کرد و جاری نمود ابو حنیفہ از ابو زہرہ

خلیفہ منصور از ذہن تیز و ذہانت و بلند کرداری و راست گفتاری و
لطیفہ علمی وسعت علمی امام ابو حنیفہ بی اندازہ متاثر بود و وقتی کہ امام صاحب
در مجلس خلیفہ حاضر می گردید در حین صحبت مسائل علمی را ہم پیش می کرد۔ این است یک
لطیفہ کہ دل چسب ہم است و قابلیت امام صاحب ہم معلوم می گردد۔

مؤرخین می نویسند کہ یک مرتبہ خلیفہ منصور امام صاحب را بہ دربار خود خواست
درین مجلس قاضی ابن ابی یلی ہم موجود بود۔ در مجلس کسی این مسئلہ را پیش کرد کہ اگر یک سوداگر
در وقت خریدن بہ مشتری بگوید کہ این مال کہ تو می خری اگر کدام نقصان و عیب بود من
ضامن نیستم اگر خواہیش داری بخور و نہ راہ خود گیر اکنون مسئلہ این جاست کہ اگر در مال کدام
عیب ظاہر شد آیا خریدار مال را باز گردانندہ میتواند یا نہ؟

رائی امام صاحب این بود که بعد از اعلان سوداگر خریدار نمی تواند که مال را دوباره بگرداند اما رائی ابن ابی لیلی این بود که سوداگر به محض اعلان خلاص نمی شود بلکه او نقص مال را به خریدار نشان میدهد درین باره بحث این هر دو دراز شد و هر کدام شان دلائل خود را عرض می کرد و خلیفه منصور و درباریان این مناظره علمی امام صاحب را ابن ابی لیلی راسخ می کردند قاضی ابن ابی لیلی یسح دلیل امام صاحب را قبول نکرد بالاخره امام صاحب از قاضی ابن ابی لیلی پرسید فرض کن که یک زن با جفا و با پرده و با شرف که یک غلام داشته باشد و تصمیم فروختن آن غلام را بگیرد و در جای شرمگاه غلام هم عیب باشد و قاضی هم حکم کرد که جای عیب غلام را به دست نشان بدهد و به خریدار ظاهر کن آیا آن زن در آن جا دست می ماند و نشان میدهد قاضی ابن ابی لیلی گفت بلی باید به دست نشان بدی این فتوی ابن ابی لیلی بنگی درباریان خندیدند گویند که خلیفه منصور به این ضدی جای قاضی صاحب و چپ شدنش بسیار سخت تلکثر هم شد در مناقب موفق ص ۱۲۲

از دشمنی به غلامی یک مرتبه امام صاحب اصول مناظره را بیان می کرد درین وقت این طریقه را هم ذکر کرد که با کسی مناظره می کردید از جانب مقابل سوال کنید کامیاب میشوید و امام صاحب خودش هم به این اصول عمل کرده است. بطور مثال یقوتی که ذکر کرده است میخوانیم که امام صاحب با خارجی ها مناظره کرده است یک روز یک گروپ از اهل خوارزم آمده نزد امام صاحب ایستادند و شمشیرهای خود را کشیده گفتند تو شخص را که گناه کبیره کند کافر نمی گوی بناءً تو را قتل میکنیم امام صاحب جواب داد سخن به نرمی حل می گردد و به نرمی همراه من صحبت کنید اگر از من کدام خطائی شد باز اقدام قتل را کنید لکن اول شما شمشیرهای خود را در غلاف باندازید اهل خوارزم گفتند ما این شمشیرهای خود را بخون تو سرخ میکنیم و این فعل قرار عقیده ما از ۷۰ سال جهاد بهتر است امام صاحب فرمود کدام سوال که دارید بفرمایید.

خارجی ها سوال کردند که دو جنازه حاضر شد یکی آن مرد بود و دیگری زن اما مرد در حال شراب نوشیدن مرده و زن در وقت حمل داشتن خود را قتل کرده است اکنون درباره آن

ہر دو توجہ می گون؟

یہ امام صاحب نہ رعب پیش شد و نہ وار خطا شد بہ توصلہ کامل از آنها پرسید کہ این دو نفر یہودی ہا اند یا نصرانی ہا یا مجوسی ہا؟ خارجی ہا گفتند، نہ یہودی ہا نہ نصرانی ہا و نہ مجوسی ہا امام صاحب باز پرسید کہ آنها با کدام ملت تعلق دارند۔ خارجی گفتند با ملت تعلق دارند کہ کلمہ شہادت را می خوانند و اقرار دارند کہ اشہدان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً رسول اللہ۔

امام صاحب پرسید این را بگوید کہ این کلمہ کدام جزء ایمان است نصف است چہاں است یا سوم جزء، خارجی گفتند این ہمگی ایمان است زیرا کہ ایمان اجزاء نمی داشته باشد۔ امام صاحب فرمود و تیکہ ایمان اجزاء نداشته باشد و آن ہر دو این کلمہ را می خوانند و یقین ہم داشتند اکنون شما بگوید کہ این دو جنازہ از کیست؟ از مسلمان ہاست یا از کفار؟ خارجی ہا پریشان و وار خطا شدند و گفتند این سخن را بگذار اکنون این را بگوید کہ این ہر دو دوزخی اند یا جہنمی؟ امام صاحب گفت جواب این سوال در کلام اللہ موجود است و سیرت پیامبران در پیش روی ما حاضر است پس من آن چیزی را بشما میگویم کدام چیزی را کہ برای علیہ السلام بدرگاہ خدا در بارہ آن مجرمین گفتہ بود کہ نسبت بہ این مغرور سخت تر مجرم بودند۔ فمن اتبعنی فانه منی ومن عصانی فانک غفور رحیم (الآیہ) یعنی کیسکہ متابعت مرا کرد و آن از من است و کیسکہ نافرمانی مرا کرد و خدا یا تو بخشندہ و مہربان و من آن الفاظ میگویم کدام الفاظ کہ عیسی علیہ السلام گفتہ بود۔

ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم یعنی اے اللہ اگر تو اینہا را عذاب میدہی بندگان تو اند و اگر غفور بخشش می کنی غالب و با حکمتی۔

و من آن کلمات را گویم کہ نوح علیہ السلام گفتہ بود۔ وما علیٰ بما کانوا یعملون ان حسابہم الا علی ربی (الآیہ) یعنی چیزی کہ آنها کردند و شئ بن نیست حسابہ آن ہا با خداست ہر چہ نخواہد می کہ

وقت که خارجی با این دلیل پرمختوی و پرمشہوم امام صاحب را شنیدند احساس ندامت کرده
پیشمان شیده شمشیر ہارا در غلاف داخل کرده توبہ کرده عقیدہ اہلسنت و اجماعت را اختیار کردند
و حسن سلیقہ امام صاحب را تدبیر و فراست اورا مدح کرده بہ امام صاحب غلام (تا بعد از شہد
در مناقب موفق کوالہ رفاع ابو حنیفہ ..

امام صاحب دشمن خود را از مرگ خلاص کرد

در دربار خلیفہ منصور یک
شخص بود کہ خفیہ خفیہ با امام

صاحب دشمنی می کرد کہ اسمش ربیع بود یکروز با امام صاحب ہر دو یکجا در دربار خلیفہ
حاضر شدند ناگہان ربیع سوئے خلیفہ گفت ابو حنیفہ ناحق با جدا کبر تو حضرت عبداللہ بن
عباس دشمنی می کند و بہ خلاف قول او حکم می دہد یعنی یک شخص بعد از دوسہ روز برای دفع
سوگند انشاء اللہ بگوید نزد جدا کبر تو این استثناء صحیح است - ان الاستثناء جائز لو کان
بعد سنۃ - یعنی استثناء صحیح میشود اگر چہ بعد از یکسال ہم باشد -

و ابو حنیفہ استثناء را متصل حجت و صحیح میدانند بعد از او نہ و دلیلش این قول نبی صلی اللہ
علیہ وسلم بود کہ من حلف یمین و یستثنی فلا حنث علیہ یعنی شخص کہ سوگند خورد و استثناء
کرد حانث نمی شود امام صاحب بطرف منصور توجہ کردہ گفت مطلب ربیع این است کہ لشکر
تو ہمراہ تو بیعت کردہ است صحیح نیست خلیفہ پرسید این چہ قسم ؟ امام صاحب فرمود لشکر
تو در نزد تو بیعت کردند و سوگند یاد کردند و تیکہ بخانہ ہایشان رفتند انشاء اللہ گفتند بیعت
از بین رفت ختم شد - مطلب ربیع این است کہ این بیعت بی تاثیر میباشد زیرا کہ بہ شکر این
قدرت را میدہد کہ با تو بیعت کنند قسم یاد کنند و در خانہ کہ رفتند استثناء کنند از نظر ثمر بیعت
پابندی بہ عہد ختم شد - این سخن فتنہ و فساد است لہ گویند کہ بہ این سخن امام صاحب خون

لہ در دوران عباسی این طریقہ بیعت بود کہ بیعت کنندہ سوگندی خورد اگر من بی توئی کردم زخم
بہ من طلاق باشد غلام و کنیز ہایم آزاد باشد و فتنی بہ حج پیادہ برآیم نذر باشد و با وصف این قسم بخانہ برود
و بگوید این قسم تا وقت است کہ خواہش خودم است مطابق قول عبداللہ بن عباس استثناء صحیح
است و با این استثناء تمام پابندی ختم شد درین وقت راہ خطرناک را امام صاحب بہ خلیفہ نشان داد

در بدن ریح خشک شد و خلیفہ منصور بہ شنیدن این گپ بہ خندہ آمد و بہ ریح گفت با امام صاحب بحث نکن و قتیکہ از دربار بیرون شدند سوے امام صاحب گفت لے

امروز گویا تو مرا کشتی، امام صاحب گفت نہ تو ارادہ قتل مرا کردہ بودی من خود را رہا کردم و تو را ہم، در دیگر روایت آمدہ کہ ابن اسحاق لے در حضور خلیفہ از امام صاحب پرسید اگر یک نفر قسم یاد کرد کہ فلان کار کنم یا نکنم و متصل انشاء اللہ گفت چند ساعت بعد انشاء اللہ گفت دین بارہ رائی توجہ است؛ امام صاحب پاسخ داد کہ اگر انشاء اللہ متصل نگوید کدام فائدہ دارد ابن اسحاق خوش حال شد و بہ سوی خلیفہ منصور گفت کہ از جد اکبر تو مخالفت می کند کہ عبد اللہ بن عباس است۔ منصور بہ غضب شد امام صاحب با اطمینان کامل گفت جناب اصلاً این مردم راہ از بین بردن خلافت ترا تعجب می کنند و مقصدشان این است کہ ضمانت بیعت خلیفہ از ما سلب گردد، چرا کہ اگر بیعت کنند بعد از حنیکہ بخانہ ہایشان رقتند انشاء اللہ بگویند آن بیعت ختم گردد۔ بعد از شنیدن این سخن خلیفہ امر کرد کہ در گردن ابن اسحاق چادر را انداختہ بیرون بکشید نفرہای دربار خلیفہ ہمین قسم ہم کردند، بعد از اینکہ از دربار خارج شدند ابن اسحاق بہ امام صاحب گفت، امروز مراد مرگ تیار کردہ بودی امام صاحب گفت تو دربارہ من چہ حیدہ سنجیدہ بودی در مناقب موفق ص ۱۲۲۔

روزی امام صاحب با شاگردانش در مسجد

نشستہ بود ناگہان یک زن کہ درد ستایش

جواب استفتاء بہ دو پارہ سید

یکدانہ سیب داشت و یکطرف سیب سرخ بود و طرف دیگرش زرد نزد امام صاحب آورده گذاشت امام صاحب سیب را گرفتہ با چاقو دو تقسیم کردہ بہ زن تسلیم نمود مردم حیران شدند بعد از رفتن زن اہل مجلس از امام صاحب واقفہ را پرسیدند بعد از استفسار زیادے امام صاحب گفت این عورت مالصہ بود و بعض وقت خون سرخ و بسا اوقات دم اصغر زرد

لے و فیات الامیان لابن خلکان جلد ۳ ص ۴۰ موفق۔

لے منسوب بہ سوے مخازی نہیں است۔

می دید از جهت جیاب لسان اتفسار نکرد و تنبیه من سبب را دیدم به مطلب اورسیدم -
 سبب را دوپاره کردم به این معنی که سرخی و زردی حیض است تا که مثل بین سبب سفیدی
 خالص نیاید تو پاک نمی شوی آن زن به گپ رسیده پشت راه خود رفت -
 در روض الفائق بحواله حدائق المحنیف ص ۶۹

قرطبی در تشریح سورۃ البین
 این را هم نوشته که یکی

پایان چیز در دنیا نسبت به انسان حسین نیست

از درباریان خلیفه منصور یعنی عیسی بن موسی با خانم خود محبت زیاد داشت و زنش بسیار
 حسین هم بود و قتیکه شب چهاردهم ماه بود مهتاب تمام جهان را نور و روشن ساخته بود و باز نش
 صحبت و مزاح داشت - قتیکه به روس خانم نظر کرد و گفت - انت طالق ثلثاً ان لم
 تکنونی احسن من القصر یعنی تو بمن طلاق باشی اگر از مهتاب حسین نباشی - هنگامیکه
 زن این الفاظ را شنید از شوهرش کناره گی را اختیار کرد که مرا شوهرم طلاق داد و حالیکه
 این الفاظ در حین مزاح سر زده بود و طلاق طوری است که اگر به مزاح هم باشد واقع می
 گردد عیسی بن موسی بیچاره شب را به غم و بی خوابی تیر کرد و وقت که صبح شد بدر بار خلیفه
 رفته واقعه را بیان کرد و همین بود که خلیفه همه علماء شهر را بدر بار خود خواسته این مسئله را در
 جریان گذاشت هنگامی گفتند که زن طلاق شد زیرا که آدم از مهتاب حسین نمی باشد، لکن
 یکی از شاگردان امام صاحب درین مجلس حاضر و ساکت بود و قتیکه همه علماء رأی خود را دادند
 همه آنها را رد کرده قبول نکرد و خلیفه منصور گفت تو چرا خاموش نشسته اود را پاسخ گفت
 بسم الله الرحمن الرحیم والتین وز میتون تا آخر سوره خواند و به خلیفه
 گفت خداوند میفرماید لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم - طبق فرمان الهی
 خداوند هیچ چیز را نسبت به انسان حسین پیدا نکرده است و قتیکه این جواب را حاضرین مجلس
 شنیدند هنگامی حیران ماندند هیچ چیز نگفتند خلیفه هم به این فتوی عمل کرد و زن طلاق نه شد -
 «معارف القرآن جلد ۸ ص ۶۸ بحواله قرطبی»

مسئله مشکل طلاق ثلثه

یک مرتبه شخصی نزد امام صاحب حاضر شده گفت یک نفر سوگند یاد کرده زن خود را سه طلاق داده است اکنون

راه دیگری نیست زن طلاق میشود خانه آباد ویران می گردد چه کنیم امام صاحب پرسید چه قسم سوگند خورده است آن شخص گفت قسم اول این قسم بود که اگر امروز من نماز پنجگانه را به وقتش نتواندم زخم طلاق باشد (سه طلاق) دوم قسم این بود که اگر من امروز با زن خود جماع نکنم او بمن طلاق باشد سوم این بود که اگر من امروز از جنابت غسل کردم زخم بمن سه طلاق باشد این مسئله پیچیده بود که سرش معلوم نمی شد علماء مفتی ها به این مسئله نرسیدند اما بعد از شنیدن امام صاحب به باریکی گپ رسیده فوراً فرمود -

۱- صاحب واقداً امروز عصر را بخواند -

۲- بعد از نماز عصر با زن خود جماع کند -

۳- وقت که آفتاب غروب کرد غسل کند شام و خفتن را اداء کند طلاق بهم نیاید هر سه قسم او بهم بجا شود در اصل مسئله این است که به اصطلاح شریعت شب تابع روز می باشد بعد از غروب دیگر روز حساب شد طوریکه مهتاب عید را دیدی حکم عید نافذ می گردد

در مجلس مسائل مشکل فقه بحث می گردید با سفیان ثوری

دیت را کدام شخص میدهد

قاضی ابن ابی یسلی و امام ابو حنیفه دیگر علماء و طلباء بهم

نشسته بودند، هر کس رأی خود را اظهار می کرد که ناگهان یک نفر پرسید که در اینجا چند نفر جمع شده بود مجلس داشتند که ناگهان از یک سوراخ مار برآمد به یکی از اهل مجلس بالا شد آن نفر از ترس خود به بالای دیگر کس انداخت نفر دوم به بالای نفر سوم انداخت نفر سوم بالای نفر چهارم انداخت نفر چهارم به بالای نفر پنجم انداخت از بخت بد نفر پنجم را مار گزید و فات کرد اکنون مسئله در عدالت پیش شد و وارث های میت دعوی دیت کردند از نظر شریعت اکنون دیت را کدام شخص می پردازد و دیت بیالای که واجب میشود؛ چونکه علماء مفتی ها و مشائخ موجود بودند هر کدام مدلل به قرآن و احادیث رأی خود را پیش می کردند که بعضی می گفت به همگی لازم است که دیت را پردازند بعضی می گفت به نفر اول لازم است و بعضی

می گفت به نفر آخری لازم است که دیت را ادا کند۔ امام صاحب در حین جواب دادن مردم و محققین متبسم بود بالآخره نوبت به امام صاحب رسید از امام صاحب نظر خواسته شد، امام صاحب گفت نفر اول ما را به بالای دوم انداخت از جهت که خود را از شر مار محفوظ نگه دارد بنا بر گردش خلاص شد و دوم که به بالاس سوم انداخت و سوم به بالاس چهارم و نفر چهارم که به بالاس پنجم انداخت از جهت حفاظت خودش و چونکه به انداختن نفر چهارم مار شخص پنجم را نیش زود و فات کرد دیت به بالای نفر چهارم لازم گردید۔

اما اگر به مجبور انداختن نفر چهارم پنجم نیش نمی زد یا فوراً نمی مرد بالاس او به هم چیزی لاشعاری شد زیرا که نفر پنجم در حفاظت خود سستی کرده بود۔ «و صامن خودش می بود در آنوقت»
به این رائی امام صاحب بگی قول کردند و زیرکی و تقابست امام صاحب را تعریف کردند۔
«عقودا لبحان ص ۲۹۹»

یک روز یک دانشمند رومی سه سوال دانشمند رومی مسکت ابو حنیفه سوال دانشمند رومی سه جواب مسکت ابو حنیفه بدر بار خلیفه حاضر گردید
که مدعی علم و فضل و دانائی و هوشیاری بوده طمطراقانه گفت من سه سوال دارم که اگر تمام علماء سلطنت تو جمع شوند جواب گفته نخواهند توانست، خلیفه حیران شده اعلان کرد که علماء عظام، امه کبار و امامان جمع شوند بگی طبق دستور خلیفه جمع و به دربار خلیفه حاضر گردیدند که امام صاحب هم تشریف آورده بود، رومی به خود یک منبر هم نهاده بود، دقیقاً علماء حاضر شدند او در منبر نشسته به نوبت از هر عالم این سه سوال را به ترتیب پرسان می کرد۔

اول۔ این را بگوید که قبل از خدا که بود؟

دوم۔ این را بگوید که رخ ز نظر خداوند کدام طرف است؟

سوم۔ این را بگوید که خداوند تعالی درین وقت چه کاری کند؟

واقعاً که در ظاهر سوال های پریشان کن بود، بگی بعد از شنیدن سوال بابہ فکر افتید نزدیک

بار امام صاحب از جای خود برخاست نزدیک آمده گفت تو از بالای منبر سوال کردی بر من

هم لازم است که در بالای منبر جواب بدهم، تا که حاضرین بی تکلیف بشنوند بناءً بر تو لازم

است کہ از منہ پایان شوی روی زود پایان شد امام صاحب در منبر نشسته گفت اکنون یک سوال بگو یک جواب بشنو دانشمند روی بہ ترتیب اول سوال ہای خود را شروع کرد و امام صاحب بہ این ترتیب جواب داد، در بارہ سوال اول گفت از یک تادہ ہشمار روی از یک تادہ شمارید وقت کہ بہ دہ رسید مثلاً ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱ بانام امام صاحب گفت اکنون از دہ شماریدہ بہ عقب برو وقتی کہ دانشمند روی از دہ شروع کردہ تا یک رساند امام صاحب گفت از یک او طرف ہشمار روی گفت از یک این طرف دیگر عدد نیست امام صاحب گفت وقتی کہ قبل از واحد بازی و غلطی قبل دیگر چیز نیست پس اللہ ہم یک است قبل از اللہ دیگر کسی نیست و ہم نبودہ در جواب سوال دوم امام صاحب یک شمع را روشن کرد و از او پرسید کہ رخ این شمع کدام طرف است، روی گفت ہر طرف است۔

امام صاحب گفت شمع مخلوق است و از تعین رخ مثل تو دانشمند ما عاجز است پس بندہ عاجز و بیچارہ را در تعین رخ اللہ چہ کار است باز ہم بہ ہر حال رخ خداوند ہر طرف است۔

در جواب سوال سوم امام صاحب فرمود درین وقت خدا تعالیٰ تو را از منبر پایان کردہ مراد منبر شانہ بہ من عزت داد وقتی کہ دانشمند روی این جواب ہا را شنید شرمندہ شدہ راہ فرار را اختیار کرد۔ در موفق ص ۱۵۲ و عقود الجمان ص ۲۸۴،

چند نفر از مدینہ منورہ نزد امام صاحب حاضر گردیدند امام صاحب **قراءت خلف امام** وجہ آمدن آنہا را پرسید آنہا گفتند کہ در بارہ قراءت خلف امام با تو مناظر میکنیم، امام صاحب گفت ہمگی شما یکجا با من چہ قسم مناظرہ می کنید اگر مکنفری بودید گپ اورامی شنیدم شما جماعہ کثیر ہستید من زود تر کدام شمارا بفرمانم و سخن کدام نفر شمارا جواب بدہم شما ہمگی علماء و فضلاء ہستید و بہ گپ می نمید مکنفر امیر مقرر کنید کہ با من سخن بگوید دیگران سمع کنید آنہا از جملہ یک نفر را تعین کردند و گفتند کہ این در بین ما عالمتر است و از طرف ما با شما مناظرہ می کند ما ہمگی خاموش بودہ سمع می کنیم۔

امام صاحب گفت اگر شما ہمگی بہ این اعتماد داشتہ باشید خیلی خوب است۔ باز

امام صاحب گفت اگر شما براهی اوتقلا داشته باشید قناعت اورا قناعت خودی دانید؛ ہمگی گفتند بلی۔ امام صاحب گفت گپ خلاص شدن مناظره ختم شد ما ہم در نماز امام را به این غرض می گیریم که آن قراءت کند ما بشنویم نبی صلی اللہ علیہ وسلم می فرماید من کان لہ امام فقواءت الامام قراءت لہ یعنی کیسکه امام داشت بد در نماز قراءت امام قراءت اوست بد مناقب موفق و عقود الجمان ص ۲۸۴

جای افسوس نیست بلکه فضل خدا شامل حال شما است

یک مرتبه از امام صاحب کسی پرسید

که آیا تو بیچ وقت در اجتهاد خود پشیمان شده؟ گفت بلی یک مرتبه از من چند نفر پرسید که زن مرده در شکم او طفل دست و پایی زند چه قسم کنیم گفتیم که شکم زن را پاره کرده طفل را بکشید و بعداً به این حکم پشیمان بودم که چرا این حکم را داده به مرده ضرر رساندم و باز خبر نشدم که آن طفل زنده برآمد یا مرده؟

سائل گفت، جناب این جاے افسوس نیست بلکه فضل خدا شامل حال شماست آن طفل من ہستم کہ از برکت اجتهاد شما زنده مانده به علم و فقہ و اجتهاد رسیدم۔ در حقائق الحنفیہ ص ۱

قسم واقعہ مذکور قصہ امام طحاوی ہم مشہور است

اجتهاد ابو حنیفہ سبب زندگی امام طحاوی شد

کہ اساتذہ کرام اکثر این قصہ را بہ شاگردان خود بیان می کنند و شہم چند مراتب از اساتذہ خود شنیدم اکنون در حقائق الحنفیہ بحوالہ فتویٰ برہنہ از نظر م گذشت می نویسند کہ اول امام طحاوی شافعی مذہب بود زیرا کہ او در سہای خود را نزد امام مدنی خواندہ بود و بہ سبب اقامت با او و خدمت و درس مسلک او را اختیار کردہ بود بعد ازین کہ بہ ذریعہ مطالعہ و اجتهاد حقیقت را معلوم شد از مذہب شافعی گشت حنفی مذہب شد۔ علت از مسلک شافعی گشتن را این قسم ذکر کردہ اند کہ یکروز امام طحاوی با مامای خود مدنی درس می خواند کہ این مسئلہ آمد اگر زن حاملہ دار بود و نوات کرد با طفل برده دفن گردد طفل او را از شکمش خارج کردن جائز

نیت دیرین باره مسلک امام صاحب این است که شکم مادر را پاره کرده طفل را از مرگ نجات بدهند وقتی که امام طحاوی این درس را خواند از جای خود برخاست و گفت من تابع این چنین مسلک که پروا دمرگ مرا ندارم چگونه باشم۔ در سبب این بود که طحاوی در شکم مادرش بود که مادرش وفات کرد و نظر به فتویٰ فقہ حنفی بطن مادرش را پاره کرده او را زنده خارج کردند۔ بعداً امام طحاوی مطالعه و تحقیق فقہ حنفی را شروع کرد حتی که در احادیث و فقہ ثانی نداشت در یک روایت دیگر این قسم آمده که محمد بن احمد شروطی از امام طحاوی پرسید که تو چرا مسلک مامی خود را ترک کرده مسلک حنفی را اختیار کردی امام طحاوی پاسخ داد بسیار وقت من می دیدم که ما بایم کتب حنفی را مطالعه می کرد و از آن فائده می گرفت۔

در حدائق المحنیه ص ۱۹۱ و عقود البمان ص ۱۶۶،

باب ہفتم

خوان زعفران

درشش ابواب مذکور کتاب تکمیل گردیده آماده چاپ بود که خوش بختانه در پنج ذالحجہ
 ششم از طرف مدرسہ تعطیلات ایام عید الاضحی اعلان گردید کہ ناگہان کتب کہ از مصر و لبنان
 سعودی خریدہ شدہ بود بہ کتب خانہ دارالعلوم رسید کہ من جملہ مناقب ابو حنیفہ للموفق، مناقب
 ابی حنیفہ لکوردی اخبار ابی حنیفہ واصحابہ للصیری ابو حنیفہ جیاتہ عصرہ آراء و فقہ لابن زہری
 مصری الطبقات السنیہ فی تراجم المحدثین، عقود الجمان فی مناقب ابی حنیفہ النعمان فوائد البہیہ
 فی تراجم المحدثین وطرب الامثال بتراجم الافاضل، سیر اعلام النبلاء بود، چونکہ تعطیلی ہای عید ہم
 بود از موقع استفادہ کردہ بعض واقعات کہ در ابواب قبل نگذشتہ بود جمع نمودہ در آخر کتاب
 بنام "خوان زعفران" نام نہادم

امام ابو حنیفہ وقتی کہ بہ درس و تدریس مشغول
بشارت احیاء سنت در خواب | گرفت بہ شوق و ذوق تشنگان علم را سیراب
 می کرد در ہمین ایام خواب دید کہ قبر بنی صلی اللہ علیہ وسلم را کندہ حصہ ہای جسد المہر مبارکش
 را جمع می کند امام صاحب می فرماید وقتی کہ این خواب را دیدم وارخطاء شدم در طبیعت ام
 اضحلال پیدا شد درس و تدریس را ترک کردہ دگیر در خانہ نشستم۔

و تئکہ طلباء و عاشقان علم ازین حال من خبر شدند بہ احوال پرسی من می آمدند و می گفتند
 کہ توب و مریمین نداری بچمتند و خند درست استی پس چرا درس را ترک کردی امام صاحب می فرماید

از اصرار کثیر آنها صبرم نیامد بالاخره خواب خود را بیان کردم آنها سویدانه گفتند قابل خفگان نیست خداوند خیر کند درین نزدیکی محیر خواب ابن سیرین موجود است آن را طلب کنیم، امام صاحب خواستن او را مناسب ندانسته خودش نزد او تشریف برده خواب را بیان کرد۔ امام ابن سیرین گفت بلی معلوم میشود و من یقین دارم که این خواب را تو دیده^ص ۱۰۰ الهمهای فرماید من جواب دادم که بلی این خواب را من دیده ام ابن سیرین گفت ابو حنیفه اگر این اتعده دست باشد بتوبه فاطمہ احیاء سنت و اقامہ دین باندا از علم داده شود کہ بہ دیگر کس داده نہ شدہ باشد و علم تو عادی علوم پراگندہ و منتشرہ میشود و کدام سنت پیامبر صلی اللہ علیہ وسلم را کہ مردم ترک کردہ باشد یا فراموش کردہ باشد بہ برکت علم تو دوبارہ تازہ می گردد امام صاحب می فرماید من این تعبیر را بشارت بخود دانستم و برایم اطمینان و سکون حاصل گردیدہ درس و تدریس را دوبارہ شروع کردم و بہ علم فقہ بسیار کوشش و سعی بہ ترویج می دادم الحمد للہ امروز بسیار زاویہ و گوشہ علم زندہ شدہ است اللهم اجعل عاقبۃ الی الخیر۔

در مناقب لوفق ص ۶۲ و مناقب کردری ص ۱۲۷

در باب اول گذشت کہ امام صاحب فرمود
قصہ سہ زن و عبرت امام صاحب

سہ زن ذریعہ انقلاب زندگی من گردیدند یک زن مرا فریب داد و یک زن مرا زاهد ساخت و زن سوم مرا فتنہ گردانید در تفصیل این حکایت امام صاحب می فرماید روزی از یکوچہ کوفہ عبور می کردم ناگهان دیدم کہ یک شخص با انگشت خود بطرف کدام شی اشارہ میکنند گمان کردم کہ او گنگ است و بہ انگشت خود بسوی شی افتنہ اشارہ می کند کہ بالا کنم در یعنی از زمین بلند کنم، من از جهت جذبہ ہمدردی انسانی نزدیک شدہ آن چیز را از زمین بلند کردہ می خواستم کہ بہ او تسلیم نمایم زیرا کہ گمان بردم شاید از او باشد بہ غور نظر کردم کہ او زن است و بعد از افراشتن آن چیز بمن گفت جناب این را نزد خود محفوظ نگہدار تا کہ مالکش پیدا شود و بہ او حوالہ کنی و در تفصیل زن کہ زاهد ساخت می فرماید کہ من روزی از یک کوچہ عبور می کردم کہ جامعہ زنہا مجلس داشتند و قہقہہ یکی آن را دید دیگران را خبر دادہ بہ آواز بلند گفت هذا ابو حنیفۃ الذی یصلی الفجر بوضوء العتمة - یعنی این است آن ابو حنیفہ

کہ بہ وضو خفتن نماز فجر رومی خواند بہ شنیدن این سخن زن ارادہ کردم کہ گفتہ اورا راست می کنم
ہمان بود کہ من بہ عبادت کمر بستہ اکنون الحمد للہ عادت شدہ است و در تفصیل آن زنی کہ فقیہ گروانید
» یعنی فدیہ علم فقہ من گردید « می فرماید : یکزن نزد من آمد دربارہ حیض » ماہواری « از من
چیزی پرسید و آن مسئلہ بن معلوم نبود بسیار شرمندہ شدہ بعد از آن روز تقسیم تحصیل علم فقہ
را گرفتم کہ الحمد للہ امروز طبیعت ام با فقہ تا جای برابر است ۔
» مناقب کردری و مناقب موفق ص ۵۵ و ص ۵۶ «

موسیٰ بن جعفر صادق ابو حنیفہ را از چہرہ اش شناخت

موسیٰ بن جعفر
صادق دیگر امام

صاحب را ندیدہ بود و تیکہ اوبا امام صاحب ملاقی شد گفت جناب شما نمان بن ثابت نیستید
امام صاحب فرمود ہلی و کیف عرفنی فقال ۔ قال اللہ تعالیٰ سیما ہم فی وجہ ہم من اثر السجود ۔
یعنی تو چہ قسم مرا شناختی ؟ او گفت خداوند می فرماید نشانیہ آنها در رویہایشان است کہ از اثر
سجدہ معلوم می گردد و مناقب و موفق ص ۲۳۲ و مناقب کردری ص ۲۶۳ «

عظمت ابو حنیفہ در نظر امام جعفر صادق

از عبدالمجید بن عبد العزیز روایت است
کہ ما با امام جعفر صادق در مقام دحجر ،

نشستہ بودیم کہ امام صاحب تشریف آورد و بہ ما سلام داد امام جعفر صادق جواب سلام
را دادہ از جای خود بر ناستہ بغل کشی و مصافحہ کردہ امام صاحب را بنظر حاضرین معجز نشانداد
و تیکہ امام صاحب رخصت شد ۔ یک نفر از جعفر صادق پرسید کہ آیا شما این شخص را می شناختید ؟
امام جعفر صادق گفت من نسبت بہ تو دیگر بی عقل ندیدم کہ از من می پرسید این شخص را شناختی
این امام ابو حنیفہ بود کہ درین ملک نسبت بہ ہمہ مردم فقیہی است ، امام جعفر پسر امام باقر است
کہ با امام ابو حنیفہ تعلق کامل داشت و ہر دویش ہم سن ہم بودند دربارہ امور خن این قول
امام صاحب را نقل کردہ کہ واللہ ما رأیت افقہ من جعفر ابن محمد الصادق
یعنی من نسبت بہ جعفر صادق دیگر فقیہی بزرگ ندیدم ، با وصف کہ این ہر دو ہم سن بودند باز ہم
علماء جعفر صادق را از جملہ اساتذہ امام صاحب شمرده اند ابو حنیفہ از ابو زہرہ ص ۵۵ «

ملاقات امام صاحب بازیدین علیؑ، امام باقرؑ، امام جعفر صادقؑ و محمد بن حسن

دائرہ تحصیل امام صاحب محدود نبود بلکہ او از ائمہ شیعہ «آنانکہ شیعہ امامان خودی دانند و در حقیقت آنها نہ شیعہ استند و نہ امامان شیعہ»، کسب فیض کرده است و از آنها ہم درس گرفته خود را مستفید ساخته و با آنها مذاکرہ کردہ حتی در میانہ سالی با آنها نصرت و اعانت کردہ و در استیانات گوناگون خود را واقع کردہ است حتی کہ محبت اہل و بیت زہد و تقویٰ بحق و صداقت باعث خاتمہ حیات امام صاحب گردید امام صاحب بازیدین علیؑ، محمد باقرؑ و ابو محمد عبداللہ بن حسن ملاقات کردہ از آنها درس فقہ ہم گرفتہ است زیرا کہ آن ہاستون علم فقہ بودند در الروض النضیر میآید کہ امام صاحب می فرماید من زید بن علی و خاندان او را دیدہ بودم در آن زمان نسبت بہ او دیگر فقہی و عالم حاضر جواب و فصیح و بلیغ ندیدہ بودم امام صاحب بازید بن علیؑ بسیار صحبت نم کردہ ولی باز ہم از او استفادہ کردہ است بکذا امام صاحب در وقت با امام باقر بن زین العابدین ملاقات کردہ بود کہ توصیف فقاہت و رائی امام صاحب ہر جا تبصرہ می گردید، امام باقر از امام صاحب بسیار سخن ہای مخالف شنیدہ بود و قتیکہ این واقعہ در مدینہ طیبہ رخ داد و با ہم دیگر ملاقات کردند بہ امام صاحب گفت تو دین بابائی من و احادیث او را بہ قیاس تبدیل کردہ امام صاحب فرمود معاذ اللہ این چہ قسم میشود امام باقر گفت پس چرا در ہر جا علیہ تو شور و غوغا پر پا ست؟ امام صاحب درین وقت تفصیلاً با امام باقر صحبت کردہ او را از حقیقت قیاس آگاہ کرد کہ تفصیل ملاقات شان در باب ہجتم گذشت و قتیکہ امام باقر و سخنان قناعت بخش امام صاحب را شنید از جاسے خود برخاستہ با امام صاحب مصافحہ کردہ جبہ و پیشانی امام صاحب را بوسیدہ و او را تکریم داد، امام جعفر صادق ہم از استادہ امام صاحب شمرده شدہ است و ہم چنین امام صاحب شاگردی عبداللہ بن حسنؑ را بگردن گرفتہ زانوی ادب پیش شان یابان کردہ است آنکہ ثقہ رقابل اعتماد و محدث و صدوق و راست گفتار بود و در الوضیۃ از ابو زہرہ ص ۷۷

حقیقت فقہ جعفریہ | بہ زعم باطل شیعہ ہا زید بن علیؑ امام محمد باقرؑ و امام جعفر صادقؑ ائمہ شیعہ اند در حالیکہ این ہا در حقیقت ز شیعہ بودند و نہ امام ہا ی اصل تشیع اند بہ امامت امام باقر صاحب دو گروہ مشہور اہل تشیع ۔

۱۔ اثنا عشریہ و ۲۰۔ گروہ اسماعیلہ متفق اند لیکن از اصل تعلیمات آن ائمہ و ہدایات ایشان و خدمات علمی ایشان در فقہ جعفریہ نشان اش دیدہ نمی شود در حقیقت اصل فقہ جعفریہ آنست کہ امروز در تمام جہان بنام فقہ حنفی مشہور است و مقبول و منظور و قابل عمل و رائج ہم است ۔

امام ابو حنیفہ امانت دار علم و معارف حضرت عمرؓ و حضرت علیؓ و دیگر اصحاب کرام رضی اللہ عنہم

قابل شک نیست کہ سرچشمہ فقہ حنفی از آن ذخیرہ است کہ بہ امام حماد از ابراہیم نخعی بہ وراثت ماندہ است با وصف کہ امام صاحب از حماد علم حاصل کردہ نیز از دیگر اساتذہ کرام فیض یاب شدہ است کہ تفضیلش در ورق قبلی گذشت بعد از وفات حماد امام صاحب بہ این قول اسلاف عمل کردہ درس و تدریس را ترک نکردند ۔ لا ینزال الرجل عالما مادام یطلب العلم فاذا ظن انه علم فقہ جہل ۔ یعنی تا وقت کہ انسان در تلاش علم است عالم می گردد ۔ و تئیکہ خود را عالم تصور کرد جاہل شد امام صاحب در تمام عمرش ۵۵ حج کردہ است درین دوران از عطاء بن رباح تا و تئیکہ در مکہ بود علم حاصل کردہ است ۔ در سفر ہائے پیایی امام صاحب دو فائدہ بود ۔

۱۔ ذخیرہ فقہ و احادیث و فتویٰ ۔

۲۔ از طرف دیگر بہ اداء حج تقویٰ و درخ و ترقی روحانی و باطنی میآید این جا امام صاحب از عطاء بن رباح و از عبداللہ بن عباسؓ و از عبداللہ بن عمرؓ و از مولیٰ ابن عمرؓ علم جامع فاروقیؓ را نیز حاصل کردہ است و فضل علم حضرت عمرؓ و حضرت عبداللہ بن عباسؓ را از درسگاہی کوفہ بدست آورده است و افکار علمی حضرت عمرؓ و ابن عباسؓ را از تابعین کہ خاص از دیگران

آنها فیض یاب شده بود بدست آورد در ابو حنیفه از ابو زہرہ ص ۶۷ و ص ۶۸ ..

امام اعظم ابو حنیفه و علم قراءت
 امام صاحب طوری که در علم فقه فضل و تفوق و تقدم
 و سبقت و شرف و برتری داشت در فن قراءت
 هم کتب ابو حنیفه به طرز و طریقہ او پیدا میشود کہ در ہر دور علماء و فقہاء و قاری ہا از آن استفادہ
 کامل کردہ اند درین سلسلہ تفضیلاً در بعض واقعات ہم و مناقب و حکم ترجیحات قراءت امام
 صاحب کتاب با نوشتہ شدہ است بلکہ موفق و کردوری در بارہ قراءت امام صاحب ابواب
 مستقل قائم کردہ اند در مناقب ابو حنیفہ للموفق ص ۲۲۷ ، و درین بارہ قراءت نقل شدہ از
 صحابہ را افضل حکم کردہ و بہ آن امثال ہم دادہ است و در این بارہ شاگردان خاص اش
 صاحبین یعنی امام ابی یوسف و امام محمد است اما بعض اشخاص کہ از نفس خود احادیث جوہر کردہ
 بہ امام صاحب نسبت دادہ اند صاحبان علم آن را اعتبار ندادہ است اولین کسانی کہ در بارہ
 قراءت امام صاحب کتاب نوشتہ ابو القاسم زعمشری و ابو القاسم یوسف بن علی بن جبارہ
 است درین بارہ کتاب مشہور "الکامل" است خصائل محمودہ و علم بی پایان امام صاحب را
 ہر کس مدح می کرد اما کردوری و موفق بہ اشعار عربی چنین تعریف کردہ است ۔

لأبي حنيفة ذي الفخار قراءة
 عرضت على القراء في أيامه
 بالله در أبي حنيفة أنه
 خلف الصحابة كلهم في علمهم
 سلطان من في الأرض من فقاؤها
 أن المياه كثيرة لا كنهه

مشهورة منخولة غراء
 فتعجب من صنمها القراء
 خضعت له القراء والفقهاء
 فتضائلت لجلاله العلماء
 وهم اذا فتوا له اصدا
 فضل الميا جميعها صدا

وہ خصائل ابو حنیفہ
 عمران الموصلی روایت می کند کہ بہ ابو حنیفہ خداوندہ خصلت
 دادہ بود کہ اگر آنرا آنجلہ یک خصلت ہم در کسی موجود باشد سیادت

لہ ذلہ الخواہر المنفہ جلد ۲ ص ۴۷۷ موفق ص ۲۲۷ و کردوری ص ۲۲۲

و قیادت قوم و ریاست قبیلہ خود را کرده میتوانند آن وہ خصلت این است۔

الورع والصدق والسخاء والفقہ ومداراة الناس والمرورة الصادقة
والإقبال على ما ينفع وطول الصمت والإصابة بالقول ومعونة الله فان
عدواً كان اولياً۔

یعنی پرہیزگاری، صداقت، سخاوت، مہارت فقہی با عامہ مردم نرمی محبت با خلوص کامل ہمدردی
سرعت و سبقت در خیر رساندن خاموشی طویل "یعنی از فنون گپی اجتناب" و گفتگو راستی و
معاونت مظلوم برابر است کہ دشمن باشد یا درست۔

مصرفیات ابو حنیفہؒ | از امام زفرؒ روایت است کہ من بیش از بیست سال در محاسن
و محافل امام ابو حنیفہ شرکت کردم اما من نسبت بہ ابو حنیفہ دیگر
خیر خواہ و شفیق و غم خوار ندیدم امام ابو حنیفہؒ زندگی خود را در راہ خدا و کار خیر وقف کردہ بود
روزانہ اکثر اوقات در تدریس و اشاعت علم مصروف بود و جواب مسائل را میداد و در واقعات
مختلف و حادثات گوناگون مردم را سوسری و راہنمائی می کرد بعد از اقامت مجلس عیادت مریمان و
ہمدردی فقیران و ملاقات دوستان و در جنازہ ہا شریک شدن و حال پرسی دوستان و فقراء محمول
امام صاحب بود حتی کہ بہ ہمین حال شب می شد خود را آمادہ عبادت کردہ تمام شب را در نوافل و
ریاضت و مناجات و تلاوت قرآن می گذرانید این تقسیم اوقات امام صاحب بود حتی کہ جہان
فانی را ترک گفتہ بہ دار باقی رحلت کرد۔ "مناقب موفقی ص ۱۸۶"

ابو حنیفہؒ در تمام عمر کسی را بہ بدی یاد نکرد | بکیر بن معروف می فرماید کہ من بخدشت
امام ابو حنیفہ حاضر شدہ گفتم جناب
من بہ مثل شما دیگر کس ندیدم چرا کہ در پیشروی ہر کسی کہ اسم ترا یاد کردم او بالای تو اعتراض کردہ
و بدگفتہ اما وقتی کہ نام ہر کسی را کہ در نزد شما یاد کردم دوست بودہ یا دشمن آنرا توصیف کردہ
و وقتی کہ امام صاحب این را شنید گفت ما کافات احداً بسیۃ قط یعنی تا امروز من بہ
بدگفتن کسی بدل نگرفتم برابر است کہ دوست باشد یا دشمن "یعنی کسی را بد نگفتم و بہ کسی تنقید و
اعتراضی نجست بدگوی نکردم ام" عبداللہ بن مبارک می فرماید من پیچ بندہ را ندیدم کہ این

قدر پرہیزگار و متقی و محافظ زبان خود باشد طوریکہ ابوحنیفہ بود۔ ابن مبارک می فرماید یک قصاب را دیدم کہ امام صاحب را دشنام می داد لیکن امام صاحب در پاسخ بجز از دعا و خیر خواہی دیگر چیزی نمی گفت در مناقب موفق ص ۱۱۱

از نضر بن محمد روایت
مکالمہ کینز و نضر بن محمد در بارہ ریاضت امام صاحب است کہ می فرماید

من از خانہ بہ ارادہ حج بر آمدم ہمراہ یک کینز ہم داشتم و قتیکہ در کوفہ رسیدم بہ ملاقات امام صاحب شرف شدم و قتیکہ مرا دید بسیار خیر مقدم کردہ خیلی خوشحال شد۔ بعد از چند روز من بہ حج روان شدم و کینز را در جای امام صاحب ماندم کہ تا آمدن من خدمت شما را بکند و قتیکہ از سفر حج باز گشتم باز بکوفہ رفتم و با امام صاحب دیدن کردم اما ارادہ ایستادن زیاد نداشتم و تصمیم نداشتم کہ امام صاحب را تکلیف بدہم بنا بر دیگر جاہ کناسہ رفتن عزم داشتم امام صاحب را گفتم بہ خادم تان امر کنید کہ کینز مرا در کناسہ در خانہ فلانی برساند امام صاحب گفت این جا جاس خودت است کدام تکلیف نیست۔

لاکن نضر قبول نکرد و امام صاحب آن کینز را بہ کناسہ فرستاد و قتی کہ کینز بہ نضر رسید در گفتگوی بین خودشان کینز از نضر پرسید آیا تو از جملہ شاگردان امام صاحب نیستی ؟ نضر گفت بل من از شاگردان امام صاحب ہستم کینز گفت تو چہ قسم شاگرد ہستی کہ افعال و کردار تو مثل افعال امام صاحب نیست بلکہ از زمین تا آسمان فرق دارد نضر گفت بہ علم و تقوی امام صاحب کہ رسیدہ میتواند؟ کینز گفت نہ نہ من در بارہ بہارت علمی نمی گویم بلکہ من زندگی عادی و عادت اورا میگویم بتو خوب معلوم است کہ تو ہم ماہ در مسافری بودی در ہمین چہار ماہ کہ من در خانہ آنها بودم جای تعجب اینجاست کہ درین مدت مذکور نہ بہ امام صاحب نان علیحدہ پختہ می شد و نہ جای استراحت خاصی داشت و قتی کہ شب میشد امام صاحب بدرگاہ خدا ایستادہ مصروف بندگی و عبادت بود بہ نماز و تلاوت و دعا تا سحر قایم بود گویا کہ یک چوب را ایستاد کردہ باشی در جای امام صاحب بہ من انتظام نان جدا بود اما بہ امام صاحب کسی آورد را ہم بخاطر نان صفائی کرد بدین معنی بہ امام صاحب کدام دیگر دگاسہ جدا نبود۔

گویند وقت کہ نضر مستجابی کینہ خود را شنید حیران شدہ خوشحالی اش بہ غم مبدل گردید
و طوری در فکر و غم فرو رفت کہ از اعمال خود پشیمان شدہ در حالت بی خودی شب را در یک گوشہ خانہ
گذرانید و کینہ در جای دیگری شب را سپری کرد "مناقب موفق ص ۲۲۲"

در ایام کہ امام صاحب مصروف اشاعت علم
احتیاط ابوحنیفہ در بحث و مناظرہ | فقہ بود کہ بسا اوقات مناظرہ با خوارج و شیعہ

بایش می شد بنا بہ اصول عقائد شاگردان و اصحاب خود را از مناظرہ کردن منع می ساخت حتی کہ
یک مرتبہ پسر خود حماد را در حال مناظرہ دید او را منع کرد کہ دوبارہ این کار را نکنی حماد فرمود :
رایناک تناظر فیہ و تنہا ناعنہ - یعنی ما می بینیم کہ تو خودت مناظرہ میکنی و ما را منع
میسازی - امام صاحب جواب داد کہ من مناظرہ میکنم لکن بسیار احتیاط می کنم و در حین مقابلہ
کوشش می کنم کہ جانب مقابل حصر شود و شما کہ مناظرہ می کنید بہ خاطر کہ جانب مقابل خطا شود
بغیر دو کسی کہ آرمان دارد کہ جانب مقابل خطا شود گویا کہ کافر شدن او را آرمان کند - کسی کہ طمع
کافر شدن دیگر را کند بہ آن خوشحال شود قبل از کافر شدن دیگر خودش بہ درجہ کفر می رسد
"ابوحنیفہ از ابو زہرہ مصری ص ۱۷۷"

شفیق بن ابراہیم بلخی میفرماید من یک مرتبہ
عقیدہ راسخ و یقین محکم امام ابوحنیفہ | در مسجد ہمراہ امام صاحب در مجلس نشستہ

بودم و مسجد از تلامیذ و اصحاب امام صاحب مملو بود کہ یک مار از بالا در پیشروی امام صاحب
افتید مردم ہر طرف گریخت کہ مار است منہم از جملہ کسانی بودم کہ جا تبدیل کردہ بودم لکن این
سخن بہ امام صاحب کلام اثر نکرد و ما تحرک ابوحنیفہ فی مجلسہ ولا تغیر
لونہ فوقعت الحیۃ فی حجرہ فنفضہا و ما زال عن مجلسہ فعرفت
انہ صاحب یقین - یعنی نہ امام صاحب از جای خود بی جا شد و نہ در زنگش تغیر آمد و حالیکہ
مار در امن او افتیدہ بود و آن را دور انداختہ در جای خود مطمئن نشستہ بود وقت کہ من این حال
را دیدم گفتم کہ واقعاً امام ابوحنیفہ مالک یقین کامل است -

اسماعیل بن فدیك میفرماید که من امام مالک را دیدم
امام مالک و احترام ابو حنیفه که دست امام ابو حنیفه را گرفته و رحین رقتار گفتگو

می کردند حتی که به مسجد رسیدند دیدم که امام مالک احترام امام ابو حنیفه را کرده اورا مقدم کرد و خودش
 از عقب اورفت در رحین و خول در مسجد شنیدم که امام صاحب این دعا را می خواند -

بسم الله الرحمن الرحيم هذاموضع الايمان فامني من عذابك و
 نجستي من النار - یعنی بنام خدای که بی اندازه مهربان و نهایت با رحم است این مسجد جای
 امن است الهی مرا از عذابت در امان دار و از آتش دوزخ محفوظ دار

در باره قبر امام صاحب مورخین
امام شافعی به توسل ابو حنیفه برکت حاصل کرد می نویسند و خطیب بغدادی هم

نوشته است و موفق هم همین روایت را نقل کرده است که راوی علی بن میمون است و علی بن
 میمون از جمله شاگردان خاص امام شافعی "بجاس بی آید می گوید که من به گوش های خود شنیدم
 که امام شافعی می گفت انی لا تبرک بابی حنیفه واجبی الی قبره فی کل یوم یعنی زائراً
 فاذا عرضت لی حاجة صلیت رکعتین وجئت الی قبره وسالت الله تعالی
 الحاجة عنده -

یعنی من به وسیله ابو حنیفه برکت حاصل می کنم و کدام حاجت پیش شود و در رکعت نماز خوانده
 در پهلوی قبر او از خدا خواهم پوره گردد در "تاریخ بغداد و موفق ص ۴۵۳"

قاضی ترمذی (قاضی عبدالعزیز) روایت می کند که یکروز امام صاحب فرمود
مولائی ابو حنیفه روزی نزدی من یک شخص آمده گفت خواهرم وفات کرده و حامله

له مناقب موفق ص ۱۸۱ یاد داشته باشید که امام صاحب پانزده سال از امام مالک
 کلان بود ابو حنیفه در سنه ۹۰ پیداشده است و امام مالک در سنه ۹۹ تولد شده و ابو حنیفه
 در سنه ۱۰۰ وفات کرده و امام مالک در سنه ۱۰۹ وفات کرده است امام ابو حنیفه
 تابعی است و امام مالک تابعی نیست -

داراست اکنون در شکم او طفل دست و پایی ز بدن گفتم اذهب و تشق بطنها و اخرج الولد یعنی زود برو شکم او را پاره کرده طفل را از شکم او خارج کن۔ آن شخص رفت همان قسم کرد و بعد از ہفت سال بہمان نفر آمد کہ ہمرایش یک کودک ہفت سالہ بود گشت آیا تو این طفل را پیشناسی گفتم نہ آن شخص گفت این بہمان طفل است کہ در شکم مادر بود تو فتویٰ خارج کردن اش را دادہ بودی من بہ قول تو عمل کردہ شکم مادر را پاره کردہ طفل را از مرگ نجات دادم و این طفل از شما منون است یعنی تو بالای این طفل احسان مندستی بناءً ما ہم نام این را مولائی ابو حنیفہ در یعنی غلام ابو حنیفہ، نام نہادہ ایم۔ مناقب موفق بعد ازین حکایت در آخر گفتہ ہذا مولادک وقد سمیتہ نجبا۔ یعنی این کودک غلام تو ہست و نام او را نجبا ماندہ ایم۔ در مناقب ابی حنیفہ لکوردی ص ۱۹۶ و مناقب موفق ص ۱۲۱۔

شرافت نسبی و کمالات فقیہی | واقعات نویس ہا در بارہ نسب امام صاحب اقوال مختلف را نوشتہ اند بعضی گفتہ اند کہ از کابل بود بعضی باگفتہ کہ

از بابل بود بعضی مؤرخین گفتہ کہ عربی النسل بود لکن قول راجح این است کہ امام صاحب از نسل فارس بودہ این سخن نیکو نشان و مرتبہ امام صاحب ایچ فرق نمی آید و نہ خدمت دین بہ عقب می افتد و حقیقت این است کہ امام صاحب و والدش آزاد بودند و غلامی نکرودہ اند و غلام نبودند و در بارہ بابای او کہ آزاد بود یا غلام بحث کردن بی جا است۔

بہ این خاطر در شان و مرتبہ او ایچ کمی و بیشی نمی آید اگر فرض کنیم کہ امام صاحب غلامی ہم کردہ باشد در شان و شوکت او ایچ کمی نمی آید و از لحاظ اخلاق اسلامی در صفات او و خوی او ایچ فرق نمی آید امامت امام صاحب و علمیت قابلیت ہوشیاری و تقویٰ اخلاص اش او را از مال و زر و حسب و نسب بی نیاز گردانیدہ است و این رحم و فضل خداست کہ بہ بعضی ہا میدہد علامہ بر مکی می فرماید کہ تقویٰ نسب است از ہمہ بالا و ذریعہ است برائے کسب ثواب۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم می فرماید الی کل بر و تقی۔ یعنی ہر نیک و متقی و رآل من است نبی صلی اللہ علیہ وسلم سلمان فارسی رضی اللہ عنہ را در آل خود صاحب کردہ است۔ سلمان عند اهل البيت یعنی سلمان از اہل بیت ماست۔

خداوند اولاد توح علیه السلام را از زاده او حساب نکرد و آنه لیس من اهلک انه عمل
غیر صالح (مرد) بنی بلال رضی که غلام بود بخود قریب کرد و کاکای خود که ابو لهب بود دور کرد.
در مناقب ابی حنیفه للمکی ص ۷۰ «در کدام زمان که مردم حسب و نسب را اعتبار می دادند به
ابو حنیفه ذره حقارت عارض نگردیده بود روزی یک نفر از قبیله بنی تمیم «نام کدام قبیله که نسبت
غلامی امام صاحب به آن قبیله می گردد» به امام صاحب گفت انت مولای قوم مولای
من هستی و یعنی آزاد کرده منی «امام صاحب جواب داد انا والله اشرفکم لی
یعنی به سبب من بتو عزت داده شده است، لیکن به سبب تو در عزت من افزونی نیامده است
در الاستقاء لابن عبد البر «در زبان مؤرخین عرب موالی عجم را گویند و فارسی النسب بودن در
عظمت و شان امام صاحب ذره نقصان وارد نمی کند، همین موالی (غیر عرب) بودند که در زمان
تابعین حامل علم و فقه بودند و امام صاحب نزد آنها زانوی ادب را پایان کرده از علم و فقه آنها
کمال و فیض حاصل کرده است و حقیقت هم همین است که در زمان تابعین و تبع تابعین در بلاد و
امصار اکثر ائمه فقه و موالی عجمی بودند در ابو حنیفه، حیاته، وعصره، آراوه، و فقهه ص ۱۳ «
و انعکاس این حقیقت از مکالمه عبدالملک مروانی و زهری و یا از گفتگو هشام و عطاء بن
ریاح خوبتر واضح می گردد. ابن عبد البر به نقل قول از عیسی بن موسی و قاضی ابن یعلی می فرماید «در
کتاب العقد الفرید» که این نقل را هم امام مکی در مناقب ابی حنیفه و حاکم در معرفت علوم الحدیث
ص ۱۵۱ ذکر کرده است. گویند که یک مرتبه ابن شهاب زهری به دربار خلیفه عبدالملک تشریف
برد و در حین صحبت خلیفه از ابن شهاب زهری پرسید آیا بتو معلوم است که امروز در بلاد و امصار
مسلمین علما بزرگ که مرجع انام باشند کدام باشند؟

زهری: گفت بلی صاحب بن معلوم انوگو که علما را کدام شهر را برایت نام ببرم.

عبدالملک: حسب ذیل از زهری پرسیدن را شروع کرد.

عبدالملک: تو اکنون از کجا آمدی؟

زهری: از مکّه شریف.

عبدالملک: تو که از مکّه آمدی امروز در مکّه رهنا و پیشوای روحانی مردم و عالم بزرگ

و مرجع مردم کہ مردم بہ او عقیدت مند باشند کیست ؟

زہری : عطاء بن رباح در مجاہد سعید بن جبیر و سلمان بن یسار و اسماء کہ در توسس
بند است ما خود از دیگر روایت است چونکہ واقعہ کی است بنا ءیک جا ذکر کردیم ۔

عبد الملک : عطاء بن رباح عربی است یا از موالی ؟

زہری : از موالی ۔

عبد الملک : چہ چیز عطاء و ہمراہانش را بہ این مقام رساندہ ؟

زہری : علم دین و روایت حدیث ۔

عبد الملک : راست گفتی ہمین دو چیز طوری است کہ بہ انسان سرداری و پیشوای

وزعامت میدہد ۔

عبد الملک : در بین امروز پیشوای سلین کیست ؟

زہری : طاووس بن کسان و پسرش دابن امیہ

عبد الملک : آنہا عربی النسل اند یا از موالی اند ؟

زہری : از موالی اند ۔

عبد الملک : چہ چیز بہ آنہا این بزرگی را عطا کردہ است ۔

زہری : چیزیکہ عطاء بن رباح و رفقاہ او را عزت دادہ بود ۔

عبد الملک : امام و پیشوای مصر کہ است ؟

زہری : یزید بن حبیب ۔

عبد الملک : یزید عربی است یا موالی ؟

زہری : از جملہ موالی اند ۔

عبد الملک : پیشوای شام کہ است ؟

زہری : سکول ۔

عبد الملک : از عرب است یا موالی ؟

زہری : این ہم موالی است ۔ یکنون قبیلہ ہزریل آزاد کردہ بود ۔ و قتیکہ

عبدالملك اين جواب باراشنيد و چهره اش تغير آند رنگ اش سرخ گشته غضبناك شده از جاي
خود ايستاده پريد در جزيره يعني درميان دجله و فرات پيشوا كيست ؟
زهري : ميمون بن مهران .

عبدالملك : عربي است يا موالي ؟

زهري : موالي .

عبدالملك : فقيهي و امام عراق كيست ؟

زهري : حسن بن ابی الحسن و محمد بن مرقين .

عبدالملك : عربي اند يا موالي ؟

زهري : موالي اند يعني عجمي اند .

عبدالملك : در مدينه فقيهي و عالم و سردار پيشوا و امام كيست ؟

زهري : زبير بن اسلم و محمد بن المنكدر و نافع بن ابی نجیح .

عبدالملك : عربي النسل اند يا موالي ؟

زهري : موالي اند به مجروح شنيدن اين جوابات غضب عبدالملك افزون گرديده

گفت فقيهي در سمنان خراسان كيست ؟

زهري : ضحاک بن مزاحم و عطاء بن عبداللہ خراساني .

عبدالملك : اين ها عرب اند يا عجم ؟

زهري : موالي «يعني عجم» اند .

عبدالملك : آه سرد كشيده گفت و يلك افسوس باد بتو ، در رنگش تغيري

زيادي آمده گفت در كوزه فقيهي و پيشواي مردم كيست ؟

زهري : ابراهيم النخعي و شعي .

زهري مي گويد از ترسم نام حکم بن عتبہ و حماد بن ابی سلمان را گرفتم زيرا که اين ها هم موالي

بودند از جهت برپاشدن شريفه بای آنها را ياد نکردم ، و تئيه من نام ابراهيم النخعي را گرفتم عبداللہ

بلا اختيار اللہ اکبر گفته طرف من گفت بعد از اين قدر وقت الان يك سخن گفتم که کمتر برايم اطمینان و

مژده داد» العقد الفرید جلد ۲ ص ۲۶۲ «

در بعض روایات می آید که عبدالملک گفت اگر همین جواب آخری را همین قسم ارائه نمی کردی قریب بود که دلم بترقد و در کدام روایت که این واقعه بسوی هشام منسوب است در آن روایت الفاظ عبدالملک را این چنین نقل کرده است که من گمان داشتم روح من بر آید لیکن در زبان تو نام عربی نیاید. در ابو حنیفه از ابو زهره ص ۱۵ «

بهر حال در زمانه که امام اعظم ابو حنیفه رحمه الله علیه مصروف تحصیل علم بود علماء اکثر اموالی و اعاجم بودند به ذریعه آنها دین نشر و اشاعت می گردید غرض من از نقل این واقعه مفصل این است که استاذ امام ابو حنیفه موالی بود یا اعاجم در فخر و نسب و عزت و شرف اوزره رخنه وارد نمی شود «چراغ را که ایزد بر فروزد، هر آنکس پف کند ریشش بسوزد» اما خداوند به آنها علم، و فخر و فقه و کالات و مراتب روحانی و صلاحیت های دینی را داده بود که نسبت به نسب زیاد مقدس تر بوده بلکه تا قیام قیامت نام انسان زنده می باشد.

ملقات ابو حنیفه با ابراهیم بن ادیم شفیق بن ابراهیم میفرماید که یک مرتبه ملاقات
امام صاحب با ابراهیم بن ادیم شده با هم
 صحبت کردند امام صاحب گفت ای ابراهیم خداوند تو در عبادت ریاضت و مجاهدت حصه وافر می بخشیده مگر آرام نه نشین به علم توجه کن زیرا که علم رأس العبادات است و دار مدار کارهای دنیا و آخرت به علم است در مناقب ابو حنیفه «الموفق ص ۲۵»

مثال تا در دیانت داری و عدل و انصاف امام صاحب از سفیان بن زیاد بغدادی

روایت است که امام صاحب در ریاضت تقوی و ورع و نیکوکاری بسیار پیش بود و از لحاظ کار و بار بزاز بود «دکان کالافروشی داشت»

تجار کالای غریب و ببناء خزاز هم گویند در خرید و فروش و تجارت هم از تقوی و پرهیزگاری کار گرفته در ذره ذره سودا احتیاط می کرد یک مرتبه یک شخص از مدینه بکوفه آمده عزم کرد که بخانه اش چیزی مال و سودا و کالا ببرد بعد از اینکه دوستان خود را دید ذکر خریدن سودا و کالا را هم کرد.

اجداد او گفت کدام کالای کہ تو تقصیم خریدن داری بجز در دکان ابو حنیفہ دیگر جاپیدا نمی شود الا کن وقتیکہ بہ دکان اورفتی بہ ہر قیمتی کہ می گوید بگیر چرا کہ او یک گپ دارد آن نفر ہر سان کردہ دکان امام صاحب را پیدا کردہ در دکان یک شاگرد امام صاحب نشستہ بود او گمان کرد کہ ابو حنیفہ ہمین است و کالای را کہ ضرورت داشت یک ہزار درہم قیمت داشت پول را دادہ کالا را گرفتہ باقی سواد خود را خریدہ بہ مدینہ بازگشت چند وقت بعد آن کالا ضرورت شد امام صاحب پرسید شاگردش گفت آن کالا را فروختم امام صاحب پرسید چند فروختی ؟ شاگرد گفت بہ یک ہزار درہم وقتیکہ امام صاحب این را شنید بہ او غضب شدہ گفت تعذر الناس وانت معی فی دکانی یعنی تو ہمراہ من در دکان ہستی و مردم را فریب میدہی ، امام صاحب آن شاگرد را از دکان خارج کردہ یک ہزار درہم را گرفتہ بہ تلاش خریدار کالا مدینہ رفت وقتی کہ در مسجد داخل شد دید کہ از ہمان کالا در تن کینفر است و آن نفر نمازی خواند امام صاحب ہم بہ نماز نیت کرد وقتیکہ آن نفر نماز را ادا کرد امام صاحب قریب شدہ گفت برادر من این کالا را از کجا خریدی آن نفر گفت من این کالا را از ابو حنیفہ رفیقی از کوفہ بہ قیمت یک ہزار درہم خریدم امام صاحب گفت ۔

تو اگر ابو حنیفہ را ببینی میشناسی ؟ آن شخص گفت بلی امام صاحب گفت من ابو حنیفہ ہستم آیا تو این کالا را از من خریدہ آن شخص گفت نہ امام صاحب گفت این یک ہزار درہم خود را بگیر این کالای کہنہ را پس بن بردہ و امام صاحب تمام حالات و واقعہ را بہ آن شخص قصہ کرد۔ آن شخص گفت جناب من کالا را چند مرتبہ پوشیدم و کہنہ ہم شدہ نامناسب است کہ اکنون برای تو بدہم اگر می خواہی دیگر پول ہم میدہم امام صاحب گفت من برای پول گرفتن نیادم اصلاً قیمت این کالا چہار صد درہم است و رفیق من تو قیمت سودا کردہ است من می خواہم کہ شش صد دیگر تو بدہم اگر این قسم خوش نداری یک ہزار درہم را بگیر کالای مرا برآیم بدہ و چہ انداز کہ تو این کالا را استعمال کردہ از طرف من بخشش است خواهش مندم کہ ازین دوراہ یکی را اختیار کنی آن نفر قبول نکرد و گفت بہ ہمین قیمت کہ خریدم صحیح است لکن امام صاحب او را مجبور کرد بالآخرہ او گرفتن شش صد را قبول کرد امام صاحب شش صد درہم او را دادہ دوبارہ بہ خوشحالی کامل بکوفہ بازگشت « مناقب موفقی ص ۱۱۱ »

اسد بن عمرو

خدا جنت را بتو واجب بگرداند اگر چه من خوش ندارم فرماید کہ یک مرتبہ

عمر بن ذر نزد امام صاحب آمدہ گفت جناب من یک ہمسایہ شیعہ دارم مسئلہ برایش عارض شد است امام صاحب گفت اورا نزد من روان کن طبق شریعت فیصلہ کنم و جواب بدہم عمر بن ذر ہمسایہ خود را خبر داد ہر دو نزد امام صاحب آمدند شیعہ گفت من بہ خانم خود گفتم انت علی حرام تو بر من حرام باشی آیا بہ این لفظ زن طلاق شد؟ دبر انسان حرام میشود یا نہ؟

امام صاحب گفت - درین مسئلہ رائی علیٰ اسمہ طلاقہ بودہ زن مغلط می کرد - شیعہ گفت قول علی بن ابی طالب نیست فتویٰ تو منظور است امام صاحب گفت وقتی کہ انت علی حرام گفتی چہ مقصد داشتی - شیعہ (رافضی) گفت ایچہ چیز نیست نکرده بودم - امام صاحب گفت نیست طلاق را ہم نکرده بودی؟ شیعہ گفت نہ - امام صاحب گفت ایچہ گپ نیست زن در نکاح تو هست، وقتی کہ آن رافضی (شیعہ) این جواب را شنید گفت جزاک اللہ خیر! و واجب - لک الجنة وان کرهت انا یعنی خداوند تو جزا بخیر بدہد و واجب بگرداند تو جنت را اگر چه من خوش ندارم "ابو حنیفہ لکدری ص ۱۸"

شیطان طاق

حرکت جاسوز رافضی (شیعہ) و غیرت دینی و جیاداری ابو حنیفہ کہ رہبر مشہور

شیعہ ہا بود و شیعہ ہا اورا مون طاق می گفتند - این خبیث از نام ابو حنیفہ بسیار بدی برد و یکی از جملہ حاسدین دیکتہ و رو بفض کفندہ ہا سے امام صاحب بود و از موقع استفادہ کردہ می خواست کہ امام صاحب شرمندہ شود و اعتراضات و تمقیدات ہم می کرد یک مرتبہ بہ حمام رفت دید کہ امام صاحب ہم آن جا موجود است - وقتی کہ امام صاحب را دید گفت اسے نعمان شکر خداست کہ استاد تو "حماد بن ابی سلیمان فوت کرد" امام صاحب گفت اگر استادان من می مرند طبق فطرت بشری و تقاضای قانون خداوندی است و اما استاذک من المنتظرین الی یوم الوقت المعلوم یعنی استادان تو زود نمی مرد زیرا کہ خداوند تاملت خاصی مہلت دادہ است و اشارہ امام صاحب بطرف شیطان بود زیرا کہ قرآن می فرماید الی یوم دقت معلوم - وقتی کہ این جواب

امام صاحب را شنید لا جواب شده خاموش ماند و تکیه از دستش دیگر چیز نیامد از بی حیای کار گرفته
از ار خود را کشیده شرمگاه خود را بطرف امام صاحب کرد چونکه امام صاحب نمونه و پارچه حیا بود
روی خود را دیگر طرف گردانید و شیعه گفت چشم تو چه وقت کور و نظرت ختم شده بود؟ امام صاحب
گفت وقت که خداوند پرده تورا در انداخت چونکه امام صاحب حیاناگ بود این فعل خبیث را برداشت
کرده نتوانست زود از حمام برآمد و این -

اشعار را می خواند -

اقول دنی قوی بلاغ وحکمة
اولیا عباد الله خافوا الله
وما قلت قولا جئت فيه بمنكر
فلا تدخلوا الحمام الا بمیزر
ترجمہ: ہر کلام من ملوان حکمت و بلاغت است
یا مباد اللہ بتہ سید از مجبور برحق
بد مناقب موقت ملک و مناقب الی حیفہ مکروری صحت
نہی ستی و بی حیای مر ملائک را نفرت است

از کنارہ دوزخ بہ برکت ابو حنیفہ قدس سرہ محفوظ ماند | **و** برای ہم المنظلی
قامنی سمرقندی است

کہ ہمراہ مایک گروہ از سمرقند روان شد یک نفر ماعیضہ گروہ قدسیہ را داشت در راہ ما ہمراہ
او بحث و مباحثہ کردیم وقت کہ بکوفہ نزدیک شدیم گفتیم اکنون این جا جای فیصلہ کردن است
لاکن تو بکوفہ نزدیکی فیصلہ کنیم؟ او گفت نزد ابو حنیفہ بالآخرہ نزد امام صاحب رفتیم کہ مصروفیات
و مکتوبات زیاد داشت ما ہم در صف مراجعین ایستاد شدیم و گفتیم جناب! این کاروان ما از
سمرقند آمدہ از بخت بد ما یک ہمراہ ماعیضہ قدسیہ را دارد ما بسیار مباحثہ کردیم لکن حل مسئلہ
و فیصلہ را بشا محفل نکردند، ہر بانی کنند اورا طلب کنند اگر خداوند بہ برکت شما ہدایت کند بہ راہ
نیکی بیاید چہ کاری خوبی خواہد شد ما بدل خود می گفتیم امام صاحب مصروف است کار زیاد
دارد شاید گپ مارا گوش نکند و یا خود را بہ بی خبری باندازد لیکن فوراً امام صاحب قلم و کاغذ
را بجای خود گذاشت با قدسیہ در تماس شدہ با نرمی با او صحبت کرد و تکیہ امام صاحب با او گپ
را شروع کرد او سست شد وقتی کہ دوم بار با او کلام کرد در فکر فرو رفت و تکیہ مرتبہ سوم

با او کلام کرد سر خود را بزمین انداخته لاجواب شدتی که خداوند آن را به برکت ابوحنیفه "براه آورد
از گمراهی به راه آمده توبه کرده گفت استغفر الله و اتوب الیه . جزاک الله یا ابوحنیفه
عنی خیراً ومن جمیع المسلمین کنت علی شفیر النار فانقذنی الله علی
یدک . یعنی - پناه می خواهم از خدا و توبه میکنم به اولی ابوحنیفه خدا تو از طرف من و همه مسلمین جزا
خیر نصیب گرداند - من به زاویه دوزخ رسیده بودم لکن خداوند به برکت تو باز مرا کشید و محفوظ ماند
» مناقب موفق ص ۱۹ و مناقب کردری ص ۱۹۶ «

از امام زفر روایت است که امام صاحب فرمود کدام علم که
علم آنست که نافع باشد | انسان را از کارهای حرام و گناه منع نکند این چنین عالم
در خسران و تاوان است » مناقب موفق ص ۲۴۳ و ص ۲۴۴ «

ابن دکن می فرماید که امام صاحب فرمود: **علماء و فقهاء**
علماء و فقهاء ولی الله اند | ولی الله باشد پس در زمین و آسمان هیچ ولی الله نیست
زیرا که خدای فرماید الله ولی الذین امنوا الخ

پس علماء و فقهاء در شناختن خدا نسبت به دیگر بندهای خداوند مقدم اند بناءً حق
دار ولایت و قابلیت مقام اعلی را دارند » مناقب موفق ص ۳۴۴ «

کدام مجلس انعقاد نکاح بود مفضل کوفی می فرماید من هم درین مجلس حاضر
اختصار در خطبه | بودم دیدم که سفیان ثوری و قاضی شریک و غیره علماء نشسته اند و معلوم
می گردید که منتظر کسی بودند از صاحب خانه پرسیدند که منتظر کیستی ؛ صاحب خانه گفت منتظر
امام ابوحنیفه در همین وقت امام صاحب هم حاضر شد و صاحب خانه گفت جناب خطبه نکاح
را شما بخوانید یعنی نکاح را شما بسته کنید » امام صاحب خطبه را شروع کرد بعد از حمد و ثنا گفتن
این چنین گفت -

اما بعد . فان الکلام کثیر و محکمه سیر . وان الکلام لا ینتهی حتی
ینتهی عنه و خیر الکلام ما ارید به وجه الله و شر الکلام ما ارید به
غیر وجه الله تعالی و عقد نکاح قال فقال سفیان لشریک الا سرکما تری

یعنی بعد از حمد و ثناء کوتاہ گفت بعد ازین سخن، سخن بسیار است لکن خبر خوب آن است
 کہ آسان باشد کلام تا آن وقت خلاص نمی شود کہ تو خلاص نمکنی در ہمہ کلام بہتر آن
 است کہ بہ رضاء خدا باشد و بدترین کلام آن است کہ بہ رضاء دیگرانی باشد، بعد از آن نکاح
 رابستہ کرد، راوی می گوید سفیان بہ رفیق خود شریک گفت چہ قسم بود دیدی۔
 ”مناقب کردی ص ۳۴“

خوانندہ و سامعین گرامی خدا نگہدارتان بعداً انیکہ امروز یوم جمعہ
 المبارک ۹ میزان ۱۳۷۲ ہجری شمسی مطابق اول اکتوبر ۱۹۹۲ء عیسوی مصادف
 با ۱۵ ریح الثانی ۱۴۱۲ ہجری قمری بہ توفیق و معاونت خداوند بی نیاز با وصف

مشکلات درسہا، واقعات حیرت انگیز امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ترجمہ
 گردیدہ ختم شد۔ با وصف نظر ثانی فکر میکنم کہ ہنوز ہم در کتاب سہو و غطای لفظی یا تکلفی
 موجود باشد۔ پس امید دارم کہ بجای تنقید شما خوانندہ و سامعین محترم لطف نمودہ
 بامام ہمکاری نماید۔

پانیدہ محمد زعیم بدخشان قاضی و استاد، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
 پشاور۔ پاکستان۔

مولانا عبدالقیوم حقانی کی تصنیفات و تالیفات

[illegible]

القائم اکیڈمی . جامعہ ابوہریرہ

خالق آباد • ضلع نوشہرہ • سرحد - پاکستان